

۲۵۶
اِنَّ مِنْ الشَّعْرِ حِكْمًا
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

حِكْمَةُ النَّوَابِ

ابتداءً شاعری گوارنج کا پہلا دیوان

از قاضی محمد تحسین صدیقی بیدل بجنوری

احقر التلامذہ نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی مرحوم



**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

مذہباً بخوری 257

۶۹

ان من الشعر الحكمة
قد خلقنا الانسان في احسن
تقويم

کلام مع ابی حنیفہ
عمر بن محمد بن حنفیہ
ابن ابی حنیفہ

ابتداء شاعری گوالیج کا پہلا دیوان

از قاضی محمد تحسین صدیقی بیدل بخوری

حقیر التلامذہ نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی مرحوم

136802

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

قیمت چھ روپے

شیخ محمد امین نے پنجاب پریس لاپرو وطن بلدیہ نگر سے چھپوائی

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۱	ظفر شاہین سلمہ	۱۶	فرزند مسٹر عبد الحفیظ صدیقی	۱۵	فرزند مسٹر رفیع اللہ	۱	حمد و نعت
۲۱	سہیل سلمہ	۱۶	مسٹر عنایت حسین	۱۶	مسٹر خلاق احمد خاں	۱	بدرگاہ قاضی الحاجات
	رسم ختنہ	۱۶	مسر کتاب احمد صدیقی	۱۶	مسٹر عبد الحمید قریشی	۱	تذکرہ عقیدت جید احمد حضور
۲۲	جاگر گوشاں خدیوہ لطیف احمد	۱۶	مسٹر قمر الدین ان	۱۸	مسٹر مقبول الہی	۲	شان صدیق اکبر
۲۲	نبیہ خانہ ہارن فضل الکریم خاں	۵	مولو کے کان میں ادا	۱۹	دختر محمد امین صدیقی	۳	موت علی قاضی حسن بخانی
۲۲	برخوردار اعجاز علی سلمہ	۱۶	دختر مسر مبین صدیقی	۲۰	فرزند عبد الرشید نصاری	۴	قطعات تاریخ و ولادت
۲۳	جادید ریاض سلمہ	۴	عقیقہ	۲۱	کیپٹن زمر دھاں	۴	ولادت سردار عالم صلح
	رسم رسم اللہ	۱۶	نبیہ عطا محمد خاں	۲۲	فرزند مسر مبین صدیقی	۴	فرزند چراغ الدین
۲۳	عبد الحفیظ سلمہ	۶	سوغات کرشمہ لوطی	۲۳	دختر پرویسر محمد نسیم صدیقی	۵	فرزند دوم مصنف
	روزہ کشانی	۱۸	از بیگم نعمان انصاری	۲۴	فرزند جسٹس ہدایت اللہ	۵	فرزند چہارم مصنف
۲۳	فرزند قاضی حفص علی صدیقی	۱۸	فضل عظیم	۲۵	ڈاکٹر ریاض الاسلام	۵	شاہزادہ مکرم جاہ دکن
	آغاز تعلیم	۱۸	عبد الغفار	۲۶	دختر محمد مبین صدیقی	۶	فرزند مسر انعام الرحیم
۲۴	معین الرشید صدیقی	۱۹	شاہدہ خاتون	۲۷	فرزند مسر محمد متین	۶	دسر ترمیضہ خاں
	نتائج امتحانات	۱۹	از بیگم شرف الحق	۲۸	دختر مسر کاظم شیر	۶	پرویسر محمد نسیم صدیقی
۲۴	طاہرہ خاتون سلمہا	۱۹	از محترمہ اماں بی صاحبہ	۲۹	فرزند مسر الطاف اللہ	۷	معذرت از صدیق علی خاں
۲۴	خواجہ محمد صادق	۲۰	از برخوردار ی فاطمہ	۳۰	مسر عبد الوحید خاں	۷	نبیہ مسر بنی احمد
۲۵	دختران خواجہ محمد حسین	۲۰	از پرویسر محمد نسیم صدیقی	۳۱	دختر خواجہ چراغ حسین	۷	دختر محمد امین صدیقی
۲۵	ڈاکٹر محمود حسن خطیب	۸	بچوں کی تصاویر	۳۲	فرزند عبد المتین نصاری	۸	فرزند پرویسر ریاض احمد
۲۵	مسر محمد مبین صدیقی	۱۵	عطیہ خاتون سلمہا	۳۳	دختر محمد مبین صدیقی	۸	نور اللطیف خاں
۲۶	مسر عبد المتین نصاری	۱۵	سعیدہ انجم سلمہا	۳۴	خواجہ زادہ مسر گل شیر علی	۹	محمد اسلم
۲۶	برخورداری حبیب النساء	۱۵	معین الرشید سلمہ	۳۵	فرزند مسر غلام حسین بٹ	۹	محمد امین صدیقی

ب

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۸	برخوردار معین الرشید	۲۶	۳۳	۱۴	خواجہ محمد حسین صاحب	۲۰	۲	مستر ظہور احمد
۹	نعیمہ خاتون	۲۶	۳۳	۱۵	شیخ محمد عالم بیٹ	۲۰	۳	بنت مسٹر عبدالغفار
۱۰	مستر عبدالمعین انصاری	۲۷	۳۴	۱۶	آنریبل آر کے پٹیل	۲۱	۴	عزیزہ عقیلہ بانو سلہا
۱۱	مستر قمر الدین صدیقی	۲۷	۳۴	۱۷	ڈاکٹر ارشاد علی	۲۱	۵	رفیعہ بیگم
۱۲	مستر افتخار احمد صدیقی	۲۷	۳۴	۱۸	برخوردار محمد امین صدیقی	۲۲	۶	برخوردار محمد امین صدیقی
۱۳	مستر مسعود الحق صدیقی	۲۸	۳۵	۱۹	عزیزہ محبتی حسن بیگم	۲۲	۷	میجر مظفر علی
۱۴	مستر عبدالمتین انصاری	۲۸	۳۵	۲۰	شریحان آر کے پٹیل	۲۲	۸	سید نور الحسن جعفری
۱۵	برخوردار شہد خاتون	۲۹	۳۵	۲۱	جنرل ایوب خاں	۲۲	۹	کیٹن زمر و خاں
۱۶	راشدہ خاتون	۲۹	۳۶	۲۲	صدیقی برادر س	۲۳	۱۰	میجر ریاض الکریم ایم سی
۱۷	مستر یوسف خاں	۲۹	۳۶	۲۳	آنریبل دولت خانہ	۲۳	۱۱	برخوردار محمد امین صدیقی
۱۸	محی الدین سلمہ	۲۹	۳۶	۲۴	ایڈمرل حاجی محمد صدیق	۲۴	۱۲	تقاضا عقد
۱۹	صحبتی از عدالت	۳۰	۳۶	۲۵	ہراسٹری کلین الزماں	۲۵	۱۳	شرکت بارات
۲۰	برخوردار شوکت علی	۳۰	۳۷	۲۶	۱۸ مسند آرائی	۲۵	۱۴	سہرا برخوردار محمد امین صدیقی
۲۱	عزیز محمد نسیم انصاری	۳۰	۳۷	۲۷	ملک معظم ایڈورڈ ہشتم	۲۵	۱۵	قمر بیگم سلہا
۲۲	برخوردار معین الرشید	۳۰	۳۷	۲۸	پیر یگار و صاحب	۲۵	۱۶	عقد شہد خاتون
۲۳	اخوی الحاج محمد نسیم	۳۰	۳۷	۲۹	پرنسپل ملکہ الزبتھ دویم	۲۵	۱۷	مستر افتخار احمد محمودی
۲۴	برخوردار معین الرشید	۳۱	۳۸	۳۰	شادی خانہ آبادی	۲۶	۱۸	شادی برخوردار امین سلہا
۲۵	محمد امین صدیقی	۳۱	۳۸	۳۱	برخوردار فاطمہ سلہا	۲۶	۱۹	حبیبہ خاتون
۲۶	آنریبل محمد علی	۳۲	۳۸	۳۲	امینہ سلہا	۲۶	۲۰	برخوردار محمد امین صدیقی
۲۷	برخوردار سعیدہ خاتون	۳۲	۳۸	۳۳	برخوردار محمد امین صدیقی	۲۶	۲۱	راشدہ بانو
۲۸	عزیزہ خواجہ مقبول حسین	۳۲	۳۸	۳۴	دستر قاضی صیف اللہ بیگم	۲۶	۲۲	آصف چہاں
۲۹	۱۶ سالگرہ	۳۲	۳۹	۳۵	سید قاری عباس مجنون	۲۶	۲۳	حسن کاسٹرو پائی جہاز
۳۰	حضور نظام دکن	۳۳	۳۹	۳۶	نواب صدیق علی خاں	۲۶	۲۴	عقد مسٹر قمر الدین صدیقی
۳۱	برخوردار معین الرشید	۳۳	۴۰	۳۷	سید افتخار حسین سلمہ	۲۶	۲۵	عقد مسٹر ظہور احمد

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۷۹	عقد ذکر الفتح صدیقی	۲	۵۶	۱	۶۱	۲	۵۶
۳۰	مستر نصار احمد صدیقی	۳	۵۶	۲	۶۱	۳	۵۶
۳۱	رحمت خاتون سلہا	۴	۵۶	۳	۶۲	۴	۵۶
۳۲	مسترافاق احمد	۵	۵۶	۱	۶۲	۵	۵۶
۳۳	فاروق سلہا	۶	۵۶	۲	۶۲	۶	۵۶
۳۴	عزیز محمد نجی سلہ	۷	۵۶	۳	۶۲	۷	۵۶
۳۵	فرزند محمد ذکریا صاحب	۸	۵۶	۱	۶۲	۸	۵۶
۳۵	عزیر محبوب احمد سلہ	۹	۵۶	۲	۶۲	۹	۵۶
۳۵	فرزند عبدالواحد صاحب	۱۰	۵۶	۳	۶۲	۱۰	۵۶
۳۵	شکار شکار	۱۱	۵۶	۴	۶۲	۱۱	۵۶
۱	شکار شیراز اخوی محمد نسیم	۱۲	۵۶	۵	۶۲	۱۲	۵۶
۲	مگرچہ محمد امین صدیقی	۱۳	۵۶	۶	۶۲	۱۳	۵۶
۳	شیر خواجہ محمد حسین	۱۴	۵۶	۷	۶۲	۱۴	۵۶
۴	سون کتا از محمد نسیم صدیقی	۱۵	۵۶	۸	۶۲	۱۵	۵۶
۵	اکند اسوازی کے مہربان	۱۶	۵۶	۹	۶۲	۱۶	۵۶
۶	تیندوا، مشرمان انصاری	۱۷	۵۶	۱۰	۶۲	۱۷	۵۶
۷	شیراز میرزا امین الکریم	۱۸	۵۶	۱۱	۶۲	۱۸	۵۶
۸	شیراز خان صاحب	۱۹	۵۶	۱۲	۶۲	۱۹	۵۶
۹	جشنید بٹ	۲۰	۵۶	۱۳	۶۲	۲۰	۵۶
۹	شیراز محمد عبداللہ خان	۲۱	۵۶	۱۴	۶۲	۲۱	۵۶
۱۰	آدم خوردیند از محمد متین	۲۲	۵۶	۱۵	۶۲	۲۲	۵۶
۱۱	تیندوا۔۔	۲۳	۵۶	۱۶	۶۲	۲۳	۵۶
۱۱	۲۱ تعمیرات	۲۴	۵۶	۱۷	۶۲	۲۴	۵۶
۱	تعمیر عثمانیا مرادنی	۲۵	۵۶	۱۸	۶۲	۲۵	۵۶
۲۶	محررم الحرام	۱	۶۱	۱۹	۶۲	۲۶	۵۶
۲۷	"	۲	۶۱	۲۰	۶۲	۲۷	۵۶
۲۸	شب شہادت	۳	۶۱	۲۱	۶۲	۲۸	۵۶
۲۹	آدسال ۱۳۰۰	۱	۶۱	۲۲	۶۲	۲۹	۵۶
۳۰	" ۱۹۵۱ء	۲	۶۱	۲۳	۶۲	۳۰	۵۶
۳۱	عطاے خطابات	۳	۶۱	۲۴	۶۲	۳۱	۵۶
۳۲	خانقا سید مظفر حسین	۱	۶۱	۲۵	۶۲	۳۲	۵۶
۳۳	" سید اطاعت حسین	۲	۶۱	۲۶	۶۲	۳۳	۵۶
۳۴	درباری خانقا لطیف احمد	۳	۶۱	۲۷	۶۲	۳۴	۵۶
۳۵	خانقا جمشید بٹ	۴	۶۱	۲۸	۶۲	۳۵	۵۶
۳۶	خانقا فضل الکریم خان	۵	۶۱	۲۹	۶۲	۳۶	۵۶
۳۷	" سید مظفر حسین	۶	۶۱	۳۰	۶۲	۳۷	۵۶
۳۸	" حسام الدین	۷	۶۱	۳۱	۶۲	۳۸	۵۶
۳۹	" خواجہ حسین احمد	۸	۶۱	۳۲	۶۲	۳۹	۵۶
۴۰	سی آئی ای میٹر سیکلنگ	۹	۶۱	۳۳	۶۲	۴۰	۵۶
۴۱	دکٹوریہ کراس	۱۰	۶۱	۳۴	۶۲	۴۱	۵۶
۴۲	جمعدار عبدالحفیظ	۱۱	۶۱	۳۵	۶۲	۴۲	۵۶
۴۳	۲۴ جنگ عظیم دویم	۱۲	۶۱	۳۶	۶۲	۴۳	۵۶
۴۴	ایٹلن فوج کا	۱	۶۱	۳۷	۶۲	۴۴	۵۶
۴۵	تبروک سے اخراج	۲	۶۱	۳۸	۶۲	۴۵	۵۶
۴۶	یوگوسلاویہ کی شکست	۳	۶۱	۳۹	۶۲	۴۶	۵۶
۴۷	تبدیلی وقت	۴	۶۱	۴۰	۶۲	۴۷	۵۶
۴۸	دعا برائے فتح جنگ	۵	۶۱	۴۱	۶۲	۴۸	۵۶
۴۹	اکرمس روڈ کی فروختگی	۶	۶۱	۴۲	۶۲	۴۹	۵۶
۵۰	خداے سنگاپور	۷	۶۱	۴۳	۶۲	۵۰	۵۶
۵۱	اٹلی کی جنگ سے علیحدگی	۸	۶۱	۴۴	۶۲	۵۱	۵۶
۵۲	فتح ماندلے	۹	۶۱	۴۵	۶۲	۵۲	۵۶
۵۳	پرشیا پر ایم بی	۱۰	۶۱	۴۶	۶۲	۵۳	۵۶
۵۴	ہٹلر کی شکست	۱۱	۶۱	۴۷	۶۲	۵۴	۵۶
۵۵	کنٹرول برائے خوردنی	۱۲	۶۱	۴۸	۶۲	۵۵	۵۶
۵۶	کنٹرول کے اثرات	۱	۶۱	۴۹	۶۲	۵۶	۵۶
۵۷	مٹی کے تیل کی کمیابی	۲	۶۱	۵۰	۶۲	۵۷	۵۶
۵۸	" کا نذر	۳	۶۱	۵۱	۶۲	۵۸	۵۶
۵۹	پیسہ کی کمی	۴	۶۱	۵۲	۶۲	۵۹	۵۶
۶۰	نک نذر	۵	۶۱	۵۳	۶۲	۶۰	۵۶
۶۱	دیہ سلائی کا قحط	۶	۶۱	۵۴	۶۲	۶۱	۵۶
۶۲	کئی پوسٹ کارڈ	۷	۶۱	۵۵	۶۲	۶۲	۵۶
۶۳	شکر میں بلیک مارکنگ	۸	۶۱	۵۶	۶۲	۶۳	۵۶
۶۴	پان کا قحط	۹	۶۱	۵۷	۶۲	۶۴	۵۶
۶۵	۲۶ تصانیف	۱۰	۶۱	۵۸	۶۲	۶۵	۵۶
۶۶	شاہ دلا	۱	۶۱	۵۹	۶۲	۶۶	۵۶
۶۷	کتاب شکار	۲	۶۱	۶۰	۶۲	۶۷	۵۶
۶۸	انٹائے داغ	۳	۶۱	۶۱	۶۲	۶۸	۵۶
۶۹	تاریخ کلام پاک	۴	۶۱	۶۲	۶۲	۶۹	۵۶
۷۰	کتاب شکار	۵	۶۱	۶۳	۶۲	۷۰	۵۶
۷۱	دیوان سوز و گداز	۶	۶۱	۶۴	۶۲	۷۱	۵۶
۷۲	تغزیرات پاکستان	۷	۶۱	۶۵	۶۲	۷۲	۵۶
۷۳	دیوان خندہ گل	۸	۶۱	۶۶	۶۲	۷۳	۵۶

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۲۷	دعوتِ احباب	۲	۹۰	داخلہ یورپین کلب	۷	۲۸	تشریف آوری عالمگیری	۹۷
۱	دعوتی رقعہ کا جواب	۳	۹۰	سینما سے گریز چاہیے	۸	۲۹	آغا خان	۹۷
۲	ڈنرا زبیدل خستہ	۴	۹۱	مسلم لیڈیز اور کیشن	۹	۳۰	آمد ماورائت	۹۸
۳	ایک کرمفرا کے دعوتی	۵	۹۱	نورہالان وطن سے گزارش	۱۰	۳۱	مس قاطر جناح	۹۸
۴	رقعہ کا جواب	۸۳	۹۱	تبادلہ صدیقی برادران	۱۱	۳۲	آمد الحاج مفتی اعظم	۹۹
۴	دعوت اثرات مابعد	۸۴	۹۲	الوداع اہل فرنگ	۱۲	۳۳	برخورداریاں قمری	۹۹
۵	وعدہ شکنی	۸۴	۹۲	سفر میں بندوتوں کی ضبطی	۱۳	۳۴	جیب کا سفر	۱۰۰
۶	مفت خوردوں کی مدارات بیجا	۸۴	۹۳	برخورداران کا ورد کراچی	۱۴	۳۵	واپسی برخورداری	۱۰۰
۲۸	تحفہ جات	۲	۹۳	راجت پاک	۱۵	۳۶	جیب سلہا	۱۰۰
۱	گڑک مرغی	۵	۹۳	اپلیہ منتین کا سفر	۱۶	۳۷	سفر برخورداری جیب سلہا	۱۰۰
۲	پیالہ سنگ	۶	۹۴	بیدل کا سفر حیدرآباد	۱۷	۳۸	آمد مسر روز ویلیٹ	۱۰۰
۳	جوار کے بھجے	۸۵	۹۴	راجت پاک	۱۸	۳۹	رخانہ ہادی فضل الکریم خان	۱۰۰
۴	سل بیٹہ	۸۴	۹۴	ورد پاک	۱۹	۴۰	سفر ازبیل شاہ نظام الدین	۱۰۸
۵	روہو مچھلی	۸۴	۹۴	ازبیل جواہر لال کی آمد	۲۰	۴۱	آمد احمد شاہ بخاری	۱۰۸
۶	سیگریٹ کیس	۸۷	۹۴	ازبیل بیات علیاں	۲۱	۴۲	میر محمد ایل غزالی	۱۰۹
۷	برخوردار سیلہ کا عطیہ	۸۸	۹۵	کا سفر امریکہ	۲۲	۴۳	جنرل محمد ابراہیم مصری	۱۰۹
۸	لکھنؤ کی حلیمیں	۸۸	۹۵	مسٹر منڈل کا فرار	۲۳	۴۴	بابائے اردو	۱۰۹
۹	خمیرہ تمباکو	۸۸	۹۵	ناکامی سردون ڈکن	۲۴	۴۵	ڈاکٹر ایس ڈی جوہر	۱۱۰
۱۰	لکھنؤ کے خربوزے	۸۸	۹۶	تشریف آوری شہنشاہ ایران	۲۵	۴۶	غربت میں یاد وطن	۱۱۰
۱۱	پھل ازراولپنڈی	۸۹	۹۶	برناکامی ڈاکٹر گریگ	۲۵	۴۷	آمد نقیب الافری	۱۱۰
۱۲	آم کی چٹنی	۸۹	۹۶	مسٹر منڈل کا استعفا	۲۶	۴۸	پیر گیلانی	۱۱۰
۱۳	کلب اور سینما	۸۹	۹۷	خاجہ حق کی ادائیگی لندن	۲۷	۴۹	گمشدگی سامان	۱۱۰
۱	سینا اور مخائین بخت	۸۹	۹۷		۲۷	۵۰	بولڈال کا گم ہونا	۱۱۰

نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۲	قربانی کا بکرا	۱۱۱	شمس العلماء حالی مرحوم	۶	تجارت بعد پیش	۲	مولانا شرف علی تھانوی	۱۳۸
۴	مسجد سے لاکھی	۱۱۲	خان بہادر اکبر مرحوم	۷	تاخیر تبادلہ پیش	۳	علامہ عبید اللہ سندھی	"
۵	مشاعرے میں جوئے	۱۱۲	پنڈت برج زان عکیت	۸	پاکستان میں کٹی پیش	۴	مولانا شاد اللہ قمری	۱۳۹
۶	سفر میں دو ہولڈال	۱۱۲	نواب حیدر یار جنگ طابطبا	۹	خان صاحب عبید الحمید	۵	شیخ الاسلام شبیر عثمانی	"
۳۴	قہر الہی	۱۱۲	حضرت یاض خیر آبادی	۱۰	خواجہ محمد حسین	۶	مفتی کفایت اللہ	"
۱	بنگال کا قحط زبائے جنگ	۱۱۳	ادیب الملک نصیر خیاں	۱۱	ڈاکٹر محمد احسن	۷	مصطفیٰ انور ڈی وقار	"
۲	" " "	۱۱۳	علامہ اقبال	۱۲	حج بیت اللہ	۳۷	پنڈت رتن ناتھ سرشار	۱۴۰
۳	" " "	۱۱۳	آغا شاعر قزلباش مرحوم	۱۳	الحاج ظہور الحسن	۱	شمس العلماء ڈاکٹر	"
۴	پنجاب کا سیلاب عظیم	۱۱۵	حضرت جن ماہروی	۱۴	" انوی محمد نسیم	۲	نذیر احمد مرحوم	"
۵	" میں زلزلہ	۱۱۶	بہاراجہ شاد بکنٹہ پاشی	۱۵	" شجاعت علی صدیقی	۳	شمس العلماء مولانا	"
۳۵	اردو ادب شاعری	۱۱۶	ڈاکٹر ٹیکور	۱۶	" احمد اسلام خاں	۴	شبلی نعمانی مرحوم	"
۱	آل انڈیا اجلاس	۱۱۷	حضرت فانی مرحوم	۱۷	" ڈاکٹر احمد اللہ خاں	۵	مولانا عبد الحلیم شہر مرحوم	۱۴۱
۲	لیگ ناگپور	۱۱۸	حضرت سائل	۱۸	" خواجہ محمد حسین کی دلگیج	۶	شمس العلماء سید	"
۳	غیر طرح مشاعرہ کالج	۱۱۹	نواب فصاحت جنگ حلی	۱۹	" تکمیل حج	۷	ممتاز علی مرحوم	"
۴	شعرا کی راگنی	۱۲۰	ہزار کلسنی طوطی ہندوستان	۲۰	آنریبل الحاج عبدالرشید	۸	مولانا راشد الخیری	۱۴۲
۵	اردو کا اخراج از ہند	۱۲۰	خان بہادر حافظ	۲۱	الحاج علامہ مشرقی	۹	سید سجاد حیدر بلیدرم	"
۶	حضرت آزاد کی کچھل یونی	۱۲۱	ولایت اللہ مرحوم	۲۲	انتقال پر ملال	۳۸	سید سجاد حیدر بلیدرم	"
۷	بابائے اردو سے گزارش	۱۲۱	حضرت سیماب	۲۳	۱۔ شعرا		سید سجاد حیدر بلیدرم	"
۸	مشاعرہ نہیں محفل راگ	۱۲۱	حضرت حسرت سربانی	۲۴	حضرت امیر بینانی مرحوم	۱	سید سجاد حیدر بلیدرم	"
۹	بنگال میں تنازعہ اردو	۱۲۱	آغا محمد تقی بہار مرحوم	۲۴	نواب زلفی مرحوم	۲	سید سجاد حیدر بلیدرم	"
۱۰	ادارہ اردو کا	۱۲۲	عزیز عبد الخالق ہنال	۲۵	نواب فصیح الملک	۳	نواب حسن الملک مرحوم	۱۴۳
۱۱	اعلان شکست	۱۲۲	" " "	۲۶	داغ مرحوم	۱۲۹	نواب قار الملک	۱۴۴
۱۲	سیکدوشی ملازمت	۱۲۲	حضرات علمائے کرام	۲۷	بیدل بر مراد داغ	۴	ڈاکٹر عبدالرحمان بجنوری	"
۱۳	الحاج فرید خان قضا پیش	۱۲۲	مولانا محمود الحسن دیوبندی	۲۸	شیخ امیر اللہ شمیم	۵	صاحبزاد آفتاب احمد خاں	۱۴۵

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۶	فضل حسین مرحوم	۱۴۵	۲	رستم زمان شیردولہ	۱۵۹	۴	مبلغ جماعت احمیہ	۱۴۵
۷	سر راس مسعود	۱۴۵	۳	رستم ہند حمیدا	۱۵۹	۱	مولانا محمد علی مرحوم	۱۴۵
۸	جسٹس سر شاہ سلیمان	۱۴۶	۱۲	شاہان مملکت و	۱۶۰	۷	صوفیان با صفا	۱۴۶
۹	ڈاکٹر ضیاء الدین مرحوم	۱۴۶	۱۳	والیان ملک	۱۶۰	۱	قاضی علیم الدین	۱۴۶
۱۰	سرتیج بہادر سپرو	۱۴۶	۱	زار روس	۱۵۹	۲	حضرت شاہ مونی محمد صدیق	۱۴۶
۱۱	سر عبد القادر	۱۴۶	۲	نواب سلطان بن حکیم مرحوم	۱۶۰	۳	حضرت بشیریاں	۱۴۶
۱۲	ڈاکٹر ایم ڈی تاثیر	۱۴۶	۳	غازی اتا ترک	۱۶۰	۴	حضرت پیر جماعت علی شاہ	۱۴۶
۱۳	مستر رحمت علی	۱۴۶	۴	مصطفیٰ کمال	۱۶۰	۸	اطباء	۱۴۶
۵	سیران ملک و ملت	۱۴۶	۴	نواب امت الزہراء مرحومہ	۱۶۰	۱	الحاج حکیم رحیم اللہ مرحوم	۱۴۶
۱	شری سی۔ آر۔ اس	۱۴۸	۵	معزول خلیفہ عبد الحمید خاں	۱۶۱	۲	ڈاکٹر مختار احمد انصاری	۱۴۸
۲	مولانا محمد علی جوہر مرحوم	۱۴۸	۶	شاہ و شاہنشاہ بیہوی	۱۶۱	۳	حکیم نظام محمد جمال خان مرحوم	۱۴۸
۳	سر علی امام مرحوم	۱۴۸	۷	ہزار کسلسنی بہر پاشا	۱۶۱	۴	الحاج مولوی حسین الدین	۱۴۸
۴	سید حسن امام	۱۴۹	۸	ڈاکٹر مسعود لونی اٹلی	۱۶۱	۵	مولوی محمد حسن بھوپالی	۱۴۹
۵	مولانا شوکت علی	۱۴۹	۹	نواب افتخار علی خاں چاردرہ	۱۶۲	۹	کھلاڑی صاحبان	۱۴۹
۶	سر محمد یعقوب	۱۵۰	۱۰	نواب سر سلالہ جنگ	۱۶۲	۱	بیمبر وزیر علی مرحوم	۱۵۰
۷	سر سکندر حیات خاں	۱۵۰	۱۱	جنرل رزم آرا	۱۶۳	۲	نواب افتخار علی خاں	۱۵۰
۸	نواب بہادر یار جنگ	۱۵۰	۱۲	پرنسپل شاہ عبداللہ	۱۶۳	۱۰	کمانداران افواج	۱۵۰
۹	تابوت حضرت	۱۵۰	۱۳	مارشل جوزف اسٹین	۲۲۵	۱	لارڈ کپٹن آف خرطوم	۱۵۰
۱۰	بیگم محمد علی صاحبہ مرحومہ	۱۵۱	۱۴	احباب ملازمان سرکار	۲۲۵	۲	فیلڈ مارشل دول	۱۵۱
۱۱	سید حسن مرحوم	۱۵۱	۱	سید محمد عباس مرحوم	۱۶۳	۳	بیمبر جنرل افتخار علی خاں	۱۵۱
۱۲	بیگم حمید علی خاں مرحومہ	۱۵۱	۲	ڈاکٹر عبد الجبار	۱۶۳	۴	بریگیڈیئر شیر خاں	۱۵۱
۱۳	جسٹس عبد الرحیم مرحوم	۱۵۱	۳	مفتی محمد احمد انصاری	۱۶۳	۵	فیلڈ مارشل دیول	۱۵۱
۱۴	آصف علی مرحوم	۱۵۱	۴	خان بہادر غلام محی الدین	۱۶۳	۱۱	پہلوانان	۱۵۱
			۵	دعید السلام	۱۶۳	۱	رستم ہند گونگا	۱۵۹
۱۴۵	محمد اشرف مرحوم	۵	۵	رحمت خاں	۶	۵	گلبرٹ پورانی سی ایس	۱۴۵
			۸	سید ماجد علی مرحوم	۸			
			۹	عبد الرزاق خاں	۹			
			۱۰	سیدین الرحمان ایم ایل اے	۱۰			
۱۴۶	ڈاکٹر عمر خاں مرحوم	۱۱						
			۱۲	خان بہادر ولی محمد	۱۲			
			۱۳	مصباح القحان	۱۳			
۱۴۸	الحاج مصطفیٰ خاں	۱۴						
			۱۵	عبد الوحید آئی سی ایس	۱۵			
			۱۶	شیخ احمد مرحوم	۱۶			
۱۴۹	قاضی حافظ علی	۱۷						
			۱۸	خانقا لطیف احمد	۱۸			
			۱۹	آغا اکرام احمد	۱۹			
۱۵۰	خان صاحب محمد علی	۲۰						
			۲۱	پروفیسر ناصر علی	۲۱			
۱۵۰	قمر الدین خاں	۲۲						
			۲۳	منہاج الحق	۲۳			
۱۵۱	آغا علی حیدر	۲۴						
			۲۵	محمد خاں جلیپوری	۲۵			
			۲۶	الحاج سراج احمد	۲۶			
			۲۷	عبد القادر مرحوم	۲۷			
۱۵۲	حاجی محمد یوسف	۲۸						

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۲۹	رضی الدین احمد مرحوم	۱۷۲	۷	شیخ شہاب الدین مرحوم	۱۷۷	۱۹۱	ہمشیرہ شمس النساء مرحومہ	۲۲	۱۵	اعزاز و اشتراک	۱۷۵
۳۰	مستر مقبول غنی	"	۸	شیخ سالار مرحوم	۱۷۸	۱۹۲	برخورداری عائشہ خاتون	۲۳	۱۸۴	اخوی مولوی محمد امین	۱
۳۱	شیخ محمد صادق	"	۹	سید شفقت حسین خطیب	"	"	اخوی منشی عبدالواسع	۲۴	۱۸۵	والدہ مرحومہ مصنف	۲
۳۲	عبد الشکور خاں	۱۷۳	۱۰	نواب محمد یار جنگ مرحوم	"	"	اخوی قاضی احمد علیصا حب	۲۵	"	ہمشیرہ مرحومہ	۳
۳۳	خان صاحب محمد عادل	"	۱۱	سید اظہر حسین بیہار دی	۱۷۹	۱۹۳	برخورداری ستارا بانو	۲۶	"	عظمت حسین مرحوم	۴
۳۴	عماد الدین احمد	"	۱۲	فضل الکریم خاں مرحوم	"	"	برخوردار محمد احمد طور	۲۷	"	اخوی الحاج حافظ	۵
۳۵	رسالہ دار عبد المجید	۱۷۴	۱۳	لالہ مرلی دھرشاد	"	۱۸۶	اخوی حافظ شیر الدین گنگوئی	۲۸	"	محمد ابراہیم	۱۸۶
۳۶	دین محمد مرحوم	"	۱۴	عبد الواحد بیکتار مرحوم	"	"	اخوی مولوی دلچ الدین فاضل	۲۹	"	حافظ احمد حسن	۶
۳۷	مقبول محمد نیاز	"	۱۵	افتخار احمد	۱۸۰	"	عزیز بدر الدین مرحوم	۳۰	"	اخوی مولوی محمد حسن	۷
۳۸	آئی سی ایس مرحوم	"	۱۶	عارف حسین	"	۱۸۷	برخوردار محمد امین منظر	۳۱	"	الحاج اخوی شمس الدین	۸
۳۸	مستر محمد دیم بیرسٹر مرحوم	"	۱۷	سر شکر لال	"	"	" " " "	۳۲	"	عزیز ضیاء الحسن	۹
۳۹	ہذا کسٹنس صاحبزاد	۱۷۵	۱۸	انیس فاطمہ مرحومہ	۱۸۱	"	" " " "	۳۳	۱۸۸	برخوردار محمد معین	۱۰
	محمد خورشید	۱۷۵	۱۹	نواب یونس خاں مرحوم	"	"	" " " "	۳۴	"	برخورداری برہنہ حسین	۱۱
۴۰	نواب زادے	"	۱۹	سید فردوس شاہ	"	"	بیتل مزار امین پر	۳۵	"	عزیز عبدالباسط مرحوم	۱۲
	اعتزاز الدین خاں	۱۷۵	۲۰	انیس فاطمہ بنت آغا صاحب	۱۸۷	"	" " " "	۳۶	"	ایلیہ محمد یونس	۱۳
۴۱	الحاج مرزا نادر حسین مرحوم	۱۷۶	۲۱	امت العزیز مرحومہ	"	۱۸۹	" " " "	۳۷	"	برخوردار محمد امین	۱۴
	۱۴- احباب اور ان کے متعلقین		۲۲	والدہ احمد مرزا	"	"	بیتل مزار امین پر	۳۸	"	ایلیہ مرحومہ مصنف	۱۵
۱	عبد الستار خاں مرحوم	۱۷۶	۲۳	الحاج جیون خاں	۱۸۳	"	" " " "	۳۹	"	عزیز مولوی عبد البصیر	۱۶
۲	زمیہ خاتون مرحومہ	"	۲۴	ایلیہ آغا اکرام صاحب	"	"	ایلیہ خورشید علی مرحوم	۴۰	"	الحاج احسن الدین	۱۷
۳	سید حسن اختر مرحوم	"	۲۵	ظفر مرحوم	"	"	" " " "	۴۱	"	حافظ محمد یعقوب مرحوم	۱۸
۴	ریاض کبریٰ مرحومہ	۱۷۷	۲۶	ایلیہ سید الطاف حسین	"	۱۹۰	مخترہ مائیں بی فاطمہ مرحومہ	۴۲	"	حسن مرحوم	۱۹
۵	قربان نور مرحومہ	"	۲۷	والدہ قاضی	۱۸۳	"	" " " "	۴۳	"	قاضی احسن الدین مرحوم	۱۹
۶	منشی سید اللہ خاں مرحوم	"	۲۸	نجیب الدین	"	"	" " " "	۴۴	۱۹۱	عزیز مولوی عبدالحی	۲۰
		"	۲۸	ایلیہ قاضی نجیب الدین	"	"	" " " "	۴۵	"	مستر کرم انبی مرحوم	۲۱

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۲۱	پروفیسر بخاری کی م	۲۲۴	یوم قائدِ ملت	۲۲۱	وفاتِ حسرت آیات	۲۲۱	ہباتا کرم چند گاڑھی
	یو این او میں تقریباً		یوم مرزا غالب		" " "		بیکٹھہ باشی
	مصر میں جنرل نجیب کی حکومت	۲۲۸	یوم وارث شاہ	۲۲۲	یوائے لوح مزار	۲۲۵	جشن سالگرہ
	مخالفین کی ریشہ و انیا		یوم خوشحال خاں کھٹک		شہیدِ ملت نواب زاد		ہباتا کابرت
۲۲۲	افغان دشمنان پاک سے ساز باز		یوم قائدِ ملت نواب		لیاقت علی خاں	۲۲۶	پرارتھنا میں ہم
۲۲۳	شورشِ ڈوگر اور کشمیر		بہادر یار جنگ	۲۲۲	تقریر پروازتِ عظمیٰ		ہباتا جی کا قتل
	اجتماع سپاہِ بندرِ جدو پاک		قیامِ سلطنت ہائے نو		جنگ کرمیا میں ادا گندم		" " " " ۵
۲۲۴	غلام مصطفیٰ کی بیوفائی	۲۲۹	انڈونیشیا		آزیدیل لیاقت علی خاں	۲۲۷	" " " " ۶
	خانبہادر فضل الکریم خاں		لبیا		کا گھونسا	۲۲۷	" " " " ۷
	کے گھر میں بھوت		مالا دیو		تاریخِ وفات	۲۲۸	" " " " ۸
	احبابِ گندم نامہ جو فروش		جدوجہدِ مراکش	۲۲۳	" " "	۲۲۸	قائدِ اعظم محمد علی جناح
۲۵۷	وفاتِ ہنرا کسنسی آصف علی	۵۲	ملتِ اسلام کی بیداری	۲۲۴	" " "	۲۲۸	دولتِ قائدِ اعظم
	ہنرا کسنسی پر سری خطیبی الزما		حکومتِ ایران کا		۵۰۔ یادِ فرنگان	۲۲۹	خاکسار کا حملہ
	وفاتِ آقا کی شکست		تیل پر قبضہ		یوم قائدِ اعظم		تہنیتِ سالگرہ
۲۵۸	نشری آزیدیل پرویز خانوں		برس کا کارخانہ	۲۲۵	یوم قائدِ اعظم پر		حصولِ پاکستان
۲۵۹	جنرلِ اعظم خاں		آبادان سے اخراج		مادریت کی تقریر		پر مبارک باد
۲۵۹	کلامِ عربی		ایرانِ ہنگستان کے منقطع		یوم ڈاکٹر اقبال	۲۳۰	بہمدہ گورنر جنرل
۲۶۳	غزلیاتِ بیدل			۲۳۶	یوم قائدِ ملت	۲۳۱	مادریت میں قائدِ جناح

ضرب الامثال کی تاریخوں میں بندش

صفحہ	مصرع تاریخ	ضرب المثل
۷	زبان خلق یقیناً خدا کا نقارا	زبان خلق نقتارہ خدا
۵۱	جا چڑھا آخر سکھایا پوت بھی دربار اب	سکھایا پوت کب دربار چڑھتا ہے
۵۱	چٹ اگر منگنی ہوئی ہے پٹ ہو جائے بیاہ	چٹ منگنی پٹ بیاہ
۸۲	چت بھی میری پٹ بھی میری	چت بھی میری پٹ بھی میری
۸۴	تم نے گدھے کو کھیت کھلائے کہاں کاپن	گدھے نے کھایا کھیت نہ پاپ نہ پن
۹۱	تمہاری عقل پر پتھر پڑے ہیں	عقل پر پتھر پڑے
۹۲	میدان کارزار میں گرتے ہیں شہسوار	گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں
۶۲	رہے خانہ آباد دولت زیادہ	خانہ آباد دولت زیادہ
۱۱۲	چور پر بار پڑے گی یہ خدائی لائھی	خدا کی لائھی میں آواز نہیں
۹۵	سفر اب سراسر سفر ہو چلا ہے	سفر نمونہ سفر
۱۰۲	اب اندھیرا کیا چراغ تلے	چراغ تلے اندھیرا
۱۰۳	سگ کی دم برسوں نلکی میں رہی پٹھیری نکلی	گتے کی دم برسوں نلکی میں رہی پٹھیری نکلی
۱۰۵	گدھے نے گھوڑے کو دیکھا تو گون گل ٹکی	گدھے نے گھوڑے کو دیکھا تو گون ٹیک دی
۱۲۳	شاد باش	پانچوں انگلیاں گھی میں
۱۲۳	کھوکے ہانڈی	ادھی کی ہنڈیا گئی تو گئی گتے کی ذات پہ چانی گئی
۱۳۲	دہن سگ ز لقمہ دوختہ ام	دہن سگ ز لقمہ دوختہ بہ
۱۳۸	موت عالم	موت عالم موت العالم
۱۹۴	یہ جواں بیٹا	جواں بیٹا باپ کا عصائے پیری ہوتا ہے

صفحہ	مصرع تاریخ	ضرب المثل
۲۲۳	آج ہے ماسٹر کی ٹری بازی	ماسٹر کی ٹری
۱۲۰	شاعروں میں رہ گئے	بھاڑے کے ٹوٹے
۲۰۴	گھن پسا جاتا ہے ساتھ	گیہوں کے ساتھ گھن پتا ہے
۲۲۲	اُف گھر گھاٹ کے رہے	دھوبی کا گتا گھر کا نہ گھاٹ کا
۲۲۲	بے طرح پا پڑ	کوڈ کر زور کیا پھر بھی نہ پا پڑ ٹوٹے
۲۲۲	چلے کاغذ کی ناؤ آہ کے دن	کاغذ کی ناؤ کب تک چلے
۲۴۰	دیکھ تیل آج اور تیل کی دھار	تیل دیکھ تیل کی دھار دیکھ
۲۴۳	آہ بے پیری میں کشمیری تمام	کشمیری بے پیری
۲۴۳	گیڈروں کی اثر	گیڈر بھیک
۲۴۴	واہ مردک ہو گیا	انڑا شخندہ مردک نام
	بندش	ضرب الامثال
۲۴۴	آہ باتوں سے کہاں لاتوں کا جانا بھوت ہے	لاتوں کا بھوت باتوں سے کب مانتا ہے
۲۴۲	آشنا اکثر میں اب گندم نما جو فرش	گندم نما جو فرش
۲۰۶	دفعاً باسی کر ڈھی میں بھر سے پہنچا کچھ ابال	باسی کر ڈھی کا ابال
۲۰۷	گھر پہ قاضی کے ہوا آ کے سیانا چوہا	قاضی کے گھر کے چوہے بھی سینے ہوتے ہیں
۲۱۰	بے بیشک چور کی داہڑی میں تنکا	چور کی داہڑی میں تنکا
۲۱۰	عذر گناہ کیا نہیں بدتر گناہ سے	عذر گناہ بدتر از گناہ
۲۰۹	چپاند پر خاک ڈالتا ہے کیا	چپاند پر دھول ڈالتا

ضرب الامثال

بندش

کوئلہ کی دلائی میں ہاتھ کالے

فلک پر دماغ ہے

پتھر میں جونک نہیں لگتی

چھوٹا منہ بڑی بات

نیم چڑھا کر یلا

سردار جی کے بارہ بج گئے

قدر جوہر شاہ داندیا بداند جوہری

نارغ البال

مرے کو مارے شاہ مدار

سونا تپانے سے اور نکھرتا ہے

چیونٹی کی موت آتی ہے تو پر نکلتے ہیں

بندر کا ناریل

کم خرچ بالانشیں

قاضی کے پوت کبھی ولی کبھی بھوت

صبح کا بھولا ہوا شام کو لوٹ آیا

ہتیلی پر سر لینا

جلے دل کا بخار نکالنا

گئے تھے روزے بخشوانے نماز گلے پڑی

کوئلہ کو روک رکھا خود بھی منہ کالا کیا

اب فلک پر چڑھ چلا اوچھی حکومت کا دماغ

جونک لگتی نہیں وہ پتھر میں

ہے چھوٹا یہ منہ بڑی بات ہے

سہ گنا کر ڈوا کر یلا نیم پر چڑھ کر ہوا

گرو گو بند کی اُمت کے پھر سے ہوں بکے بارہ

شہ ہے اچھا قدر داں جوہر کا یا ہے جوہری

چلو ٹھیک اب فارغ البال ہے

مرتے کو آج مارتے شاہ مدار ہیں

کہ... تپانے سے نکھر جاتا ہے زائد سونا

ہے علامت موت کی جو ہیں عیاں چیونٹی کے پر

یاروں کی یہ حکومت بندر کا ناریل ہے

یہ وہ ہے جو کم خرچ بالانشیں ہے

قاضی کے پوت بھوت یہ ہونگے کبھی ولی

صبح کا بھولا مسافر لوٹ آیا شام کو

بے نیاز سر بنے جب سر ہتیلی پر لیا

ہے بخاری نے نکالا اس جلے دل کا بخار

گئے جو روزوں کو بخشوانے گلے پڑی اور نماز آئیے

صفحہ	مضمون
۲۶۳	غزلیات بیدل
۲۶۴ تا ۲۶۸	" "
	قطعہات تاریخ :-
۲۶۹	برکامیابی ڈاکٹر صادق حسین ایف آرسی ایس
۲۶۹	بر تقرر آنریبل محمد علی بروزارت عظمیٰ پاکستان
۲۷۰	برکامیابی بر خورداری شاہدہ خاتون ایم اے
۲۷۰	بر انتقال مسٹر عبدالرحمان صدیقی مرحوم
۲۷۱	بر فتح کوہ ایورسٹ
۲۷۲	عزل شاہ فواد دویم
۲۷۲	تولد دختر محمد متین صدیقی

شی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتساب

بِذِیْبِ بَابِ كِے مَرْجُومِ یٰطِیْءُ مُحَمَّدِ اٰمِیْنِ صِدِیْقِیْ مَنْظَرِ كِے
نَامِ دُعَاۓ مَغْفِرَتِ كِے سَاۓتِ حَسْبِ كِی اِنَّ تَحْتَكِ
كُوشِشُوْنَ نِے مِیْرِے كَلَامِ كِے پِرَا كِنْدِرِهْ اَوْرَاقِ كُو
مَجْتَمِعِ كِرِے دِیُو اِن كِی صُوْرَتِ مِیْنِ مَرْتَبِ كِیَا
كِه۔ حَقِّ طَفِیْلِ مُحَمَّدِ اٰمِیْنِ كُو بَخْشِے

۱۳

۵

۶۸

بیدلِ خستہ

انجمن ترقی اردو پاکستان

اسپتال روڈ کراچی

نمبر فون ۲۷۸۴

مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۵۲ء

ہماری ادبی صناعت میں تاریخ گوئی کی صنعت بہت عجیب اور دلچسپ ہے۔
 دل چسپی کے علاوہ فائدے سے بھی خالی نہیں۔ شرط یہ ہے کہ واقعہ سے متعلق اور
 بیساختہ ہو۔ اگر تعمیم یا تخریج کی ضرورت آپڑے تو وہ بھی ایسے پیرائے میں ہو کہ اس
 سے لطف اور بڑھ جائے۔ ایسی تاریخیں عام طور پر بہت مقبول اور زبان زد عام
 اور خاص ہو جاتی ہیں۔ حضرت بیدل بجنوری کو تاریخ گوئی میں کمال حاصل
 ہے۔ وہ تاریخ اس طرح کہتے ہیں جیسے کوئی باتیں کرتا ہے۔ کوئی واقعہ ہوا یا کوئی
 بات نظر پڑی جھٹ تاریخ کہہ دی۔ گویا پہلے سے تیار رکھی تھی۔ دس بیس نہیں
 سٹو و سٹو نہیں ہزاروں تاریخیں کہہ ڈالیں ہیں اور لطف یہ نہ تعمیم نہ تخریج اور سب
 واقعہ کے مطابق اور برجستہ مثلاً آزادی ہند اور مولانا ابوالکلام پر ایک تاریخی قطعہ لکھا ہے
 اور تاریخ اس مصرع سے نکلتی ہے..... ”ابھی تک گرفتار آزاد ہے“
 ہاتما گاندھی کے قتل کی تاریخ..... ”بھارت کے کیوں سپوت کو مارا کیوت نے“
 یا مسٹر منڈل کی خواری یا لغو گوئی کی تاریخ..... ”سنگ کی دم برسوں ہے نلکی میں پرہری ہے“
 غرض اس قسم کی تاریخوں کے ہزاروں قطعے لکھ ڈالے ہیں۔ بیدل صاحب کا
 یہ ملکہ تاریخ حیرت انگیز ہے۔

دستخط..... عبدالحق

(بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق ایم ایچ ڈی)

روزانہ "زمیندار" پاکستان کا سب سے قدیم اور سب سے زیادہ مقبول عام اخبار

لاہور۔ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۵۳ء

اگرچہ پاکستان کی تعلیم یافتہ جماعت کے اکثر اربابِ ذوق تاریخ گوئی کا بلکہ رکھتے ہیں لیکن ان کا یہ شوق اس قدر محدود ہے کہ جب تک کوئی دوست یا عزیز فرمائش نہ کرے یا خود ان کی ذاتی غرض محرک نہ ہو وہ اپنے اس فن کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ لیکن حضرت بیدل بخٹوری اس بڑا عظیم کے ادیبوں اور شاعروں میں غالباً پہلے شخص ہیں جنہوں نے ایک وسیع پیمانے پر اپنے منظوم کلام میں تاریخ گوئی کے فن میں اپنی غیر معمولی مہارت کا ثبوت دیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیدل صاحب کو مادہ تاریخ نیکلنے میں مبدا فیض سے خاص جوہر عطا ہوا ہے انہیں مادہ تاریخ نیکالنے کے لئے غور و فکر سے کام لینا نہیں پڑتا بلکہ نظم کے آخری مصرعے سے سزا یا سزا کے اعداد و سورج کی طرح الفاظ کے پردے سے خود بخود نمودار ہو جاتے ہیں پھر الفاظ بھی ایسے سادہ اور سلیس پیرایہ میں کہ بیدل صاحب کو اس کی داد دینا پڑتی ہے۔ مثلاً ایک عزیز کی شادی خانہ آبادی کا تاریخی مصرعہ یہ ہے "خدا جوڑا ہے یہ شادا باد" شورش پٹھانستان کے عنوان سے جو نظم لکھی گئی ہے اس کا آخری شعر یہ ہے۔

مخصوصت آج افغانوں کو ہے بیدل بیکانوں
 نہ کیوں حیراں ہو آبِ روحِ جمالِ لیلین افغانی

غرض بیدل صاحب نے زندگی کے اسٹیج پر اگر ایک طرف مسلم اور غیر مسلم اکابر کی سیرت کا رنگ اور مختلف واقعات و حوادث کا نقشہ دکھایا ہے تو دوسری طرف ہر تاریخی مصرعے سے انہیں زندہ جاوید کر دیا ہے

(مولانا) ظفر علی خاں

(بی اے علیک)

میرا خط شاعری

عمر بھر دیدہ گریاں نے پروئے موتی
پر کوئی تدرشنا سانس ہنر کا ہی ملا

۱۳ ۱۴ ۱۵

سودائے شاعری بزمانہ طالب علمی رامپور میرے سر میں سما گیا۔ جہاں مشاعروں کی محفلیں استادان وقت حضرات امیر مینائی اور شیخ امیر اللہ تسلیم کے دم قدم سے رونق پذیر تھیں۔ میرا خاندان سدا علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے۔ پھر میرا اس ماحول میں پڑ کر بیچ نکلتا قطعاً ناممکن تھا۔ فصیح الملک نواب میرزا داغ دہلوی رامپور کو خیر باد کہہ کر اعلیٰ حضرت میر محبوب علی خاں سلطان دکن خلد آشیانی کے استاد کی حیثیت سے حیدرآباد میں تشریف فرما تھے۔ ان کی زبان دانی کا ڈنکہ ہر چہار طرف بج رہا تھا۔ مجھ کو بھی ان کے زمرہ تلامذہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہو گیا۔ شاگردوں کی اصلاح بذات خود فرماتے تھے دیگر استادوں کی طرح یہ کام دیرینہ مشق شاگردوں کی سپرد کرنا گوارا نہیں فرماتے تھے۔ اس کے اندراج کے لئے ایک دفتر تھا اگر کوئی اصلاح ڈاک کی بد نظمی سے گم ہو جائے تو دفتر سے نقل مل سکتی تھی۔ رامپور میں ہر ماہ جو مشاعرہ منعقد ہوتا تھا اس کی آئینہ طرح کا اعلان ختم مشاعرہ پر کر دیا جاتا تھا اس لئے غزل کہنے اور اصلاح کرانے کا کافی وقت میسر تھا۔ ایک مرتبہ میری اصلاحی غزل وقت پر نہ ملی اور میں نے اپنے لڑکپن کے زیر اثر استاد مرحوم کو بڑی خفگی کا خط لکھ مارا۔ اس کا جواب صاحب محترم نے اپنے دست مبارک سے ارقام فرمایا :-

{ نقل خط یاد سے }

محب بیکرنگ سلمہ اللہ تعالیٰ :- میری اہلیہ کا انتقال ہو گیا اس خانہ ویرانی کے
صدے نے مجھے مریض جاں بلب کر دیا۔ صد ہا غزلیں اصلاح طلب آئی ہوئی ہیں۔
دل ٹھکانے ہو تو سب کچھ کیجئے۔ انشاء اللہ سکون ہونے پر اس طرف توجہ کی جائیگی۔

ہوش میں آئیں یہ حواس کیسے

”فصیح الملک داغ“

میری مزید براں حماقت یہ تھی جس کا مجھے آج بھی خیال آکر تاسف ہوتا ہے۔
ایک مصرعہ تاریخ استادنی محترمہ مرحومہ کا نکال کر بھیج دیا اور استاد مرحوم سے تاکید کی
کہ مصرعے ضم کر لیں ۛ

قدرت کی ستم ظریفیاں ملاحظہ ہوں کہ طالب علمی سے چھٹکارا دلا کر ایسے محکمہ
میں لا ڈالا جہاں قیس و فرہاد کے پُرانے درسوں کو مجھے پھر سے دوہرانا پڑا۔ مالک
متوسط کے سنسان جنگلوں اور سر بفلک پہاڑوں میں نہروں کی پیمائش کے لئے
صحرا نور رہے۔ جب مدتوں تک مجنوں کے یہ فریض ادا کر کے جان چھوڑائی تو کوئی
قسمت میں آئی یعنی پہاڑوں میں بذریعہ ڈاٹا مائٹ نہریں نکلوانے لگے ۛ

غرض جوانی یوں بادیہ پیمانی میں کٹی۔ اس درمیان میں ضلع جبلیپور میں میرے
سرکاری بنگلہ میں اتفاقاً آگ لگی اور مال کے ساتھ شاعری کا ذخیرہ بھی نذر آتش
ہو گیا۔ پنشن لینے پر جب مشاعروں کا رنگ یہ بدلا ہوا پایا کہ کمال شاعری راگنی کے
زیر اثر اچکا تھا اور اشعار کی داد بجائے سخن آرائی کے خوش گلوئی کی محتاج پائی گئی
تو میری توجہ غزلیات سے ہٹ کر اس ادبی صنعت کی طرف رجوع ہو گئی اور آج

اپنے اس مجموعے سے جس کی تعداد ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ قریباً نو صد قطعاً تاریخ ناظرین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میں نے جہاں تک ہو سکا۔ پورے مصرع سے تاریخ نکالی ہے جس غرض و غایت کے لئے یہ دوسری مولیٰ ہے مصرع تاریخ خود اس کا مظہر ہے۔ تعمیہ اور تخریج تین چار موقعوں پر روارکھا ہے تاکہ معزز ناظرین اس کا اندازہ فرمائیں کہ ان کا استعمال کس طرح کیا جائے ایسا لطیف اشارہ ہو کہ مصرع تاریخ پر بار نہ گدرے ۔

قطعہ

کیوں نہ ہو تاریخ گوئی پر عبور
حق تعالیٰ کا کہیں لطف مزید
تھے فصیح الملک استاد شفیق
پھر ہے بیدل ایک فرزندِ عرق

غزل کو اپنی پسندیدہ طرح پر جو شگفتہ ہو طبع آزمائی کرتا ہے۔ لیکن تاریخ گو کو مصرعہ تاریخ پہلے نکالنا ہوتا ہے اور بعد کو اشعار ضم کرنا ہوتے ہیں اس کو اکثر ناموں توائف و ردائف سے سابقہ پڑتا ہے ایسے الفاظ کو بر محل چسپاں کر کے اپنا کام نکال لے جانا ”کوہ کندن و کاہ بر آوردن“ کا مصداق ہے۔ ناظرین پر تمکین کو بہت جگہ ایسے الفاظ نظر سے گزریں گے۔ جو طبائع نازک پر گراں ہوں میری ان مجبوریوں کا خیال کر کے معاف فرمائیں اور دعائے خیر میں یاد رکھیں گے ۔ میں اپنے شعرا بھائیوں سے بصد ادب مستدعی ہوں کہ اس ادبی صنعت کی جانب متوجہ ہوں اور اس قدر لا پرواہی جو بحالت موجودہ برتی جا رہی ہے مناسب نہیں۔ میں نے ہر اسلامی دنیا کے واقعات پر تاریخیں لکھی ہیں۔ یہ تاریخدانوں کے لئے بھی موجب دلچسپی ہو سکتی ہیں ۔

بیدلِ نخستہ

فتح چوٹی ننگا پربت از ہر ہرین بہل آسٹرن کوہ پیم

الو اعزموں کی ہے عالم میں عظمت
 بہت سے مرٹے اس کی بدولت
 ٹھکانے لگ گئی ان کی مشقت
 کھلی ہمت کے بل پوتے حقیقت
 ہے پاکستان کے پرچم کی رفعت
 ہوا ہرین سے ننگا پربت

نہ ہوں ممتاز کیسے کوہ پیم
 گئی ہیں کوششیں کتنوں کی بیکار
 بالآخر کامیابی دیکھ پائی
 نہ رکھی مطلقاً جانوں کی پرواہ
 مبارک حق کرے یہ سر بلندی
 یہ بیدل قابل صد آفریں ہے

اس کوہ ہمالہ کی چوٹی پر جو ۲۶۶۲۰ فٹ بلند ہے پہلے ۱۸۹۵ء میں انگریزوں کی ہم گئی تھی۔ جو ناکام رہی۔ دوسری ہم ۱۹۳۲ء میں جرمن و امریکن صاحبان کی ناکام پھری۔ تیسری ہم ۱۹۳۷ء میں اسی ولی مرگل کی دوبارہ گئی جو خود موت کا شکار ہو گیا۔ چوتھی ہم ۱۹۳۷ء میں جرمن آسٹرن کی گئی جو سب کے سب موت کے آغوش میں جا سوائے۔ یہ آخر اور باپنجویں ہم جرمن آسٹرن کی ہراچن بریسر کے زیر اہتمام ۱۹۵۲ء میں گئی جس کے ایک فرد ہر ہرین بہل نے ننگا پربت پر ۲۳ جولائی کو پاکستان کا جھنڈا جا گاڑا۔ اراکین سلطنت اور عوام نے اس کی اس فتح پر خوشیاں منائیں۔

بد کامیابی بخور داری حبیب النساء سلہابی ا۔ در امتحان بی ٹی
 تکمیل علم کر کے پڑھانے کی دُمن لگی
 اک اور ذمہ داری یہ سرلی حبیب نے

بیدل یہ سعی قابل تعریف ہے ضرور
 شاباش آج بی ٹی کر لی حبیب نے

نوٹ :- مسودہ دیوان پریس جاچکا تھا۔ اس لیے یہ دو تاریخیں یہاں لکھی گئیں۔

اقسام و محاسن تاریخ کوئی


بیان حروف تہجی :- ا ب ج د - سے بنا ہے۔ چونکہ

اردو زبان ہندی، فارسی اور عربی سے مل کر بنی ہے لہذا اس میں ان زبانوں کے حروف موجود ہیں :-

- ۱- خاص عربی حروف یہ ہیں :- ث ح ذ ص ض ط ظ ع ف - یہ حروف قدیم فارسی ہندی یا سنسکرت میں نہیں پائے جاتے۔ لیکن ذ قدیم فارسی میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور اب بھی بعض فارسی الفاظ ذ سے لکھے جاتے ہیں ۔
- ۲- ٹ ڈ ڈھ خالص ہندی ہیں۔ عربی فارسی میں نہیں آتے ۔
- ۳- ز ف خ غ کی آوازیں ہندی میں نہیں۔ عربی فارسی دونوں میں ہیں ۔
- ۴- ژ خاص فارسی حرف ہے۔ ہندی میں نہیں آتا ۔

یہاں خط سے مراد وہ خط ہے جو دولت عباسیہ میں جاری تھا اور یہ قدیم مصری اصلاح شدہ خط تھا) ۔

اس کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ جب انسان حیوانیت کے درجہ سے ترقی کر کے انسانیت کے مرتبے تک پہنچا۔ تو اظہار خیالات کے لئے اس کو تحریر کا احساس ہوا۔ اور جب قومیں اپنے مرکز سے دور دراز ممالک میں منتقل ہو گئیں اور نئے نئے واقعات کا ظہور ہوا۔ تو ان کا محفوظ رکھنا بھی ضروری ٹھہرا۔ چنانچہ بڑے غور و فکر کے بعد نقاشی اور صورت گیری سے کام لینا شروع کیا اور خدمات کے لحاظ سے تمثال کشی کو اظہار خیال کا ذریعہ بنایا مثلاً

- ۱- اظہارِ محبت کے لئے کبوتر کی تصویر بنائی جو پرندوں میں سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔
 - ۲- اظہارِ دشمنی کے لئے انھی (ایک قسم کا سانپ جو ہمیشہ کنڈل مار کے چلتا ہے) کی تصویر بنائی (©)
 - ۳- اس طرح نیلگوں آسمان کے لئے نصف قوس بنائی وغیرہ وغیرہ 
- یہ کتابت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت سے (۱۹۹۶ ق م) بیس صدی قبل کی ہے لیکن یہ مصوری دنیا کے ہر واقعہ کے اظہار سے قاصر تھی۔ لہذا حکمائے مصر نے ایک ابجد بنائی (اس کا دوسرا نام حسابِ حمل ہے) جس کا ہر حرف تقریباً پرندوں وغیرہ کی صورت میں تھا اور یہ کل ۲۲ حروف تھے۔ عربوں نے ان کو چھ کلمات پر تقسیم کیا ہے جس کا نام ابجد ہے۔ اور حروف کی ترتیب مصری ہے۔
- ابجد (ا ب ج د) ہوز (ہ و ز) حطی (ح ط ی) کلن (ک ل م ن) سعفس (س ع ف ص) قرشت (ق ر ش ت) ؎

پھر صدیوں کے بعد عربوں نے مصری حروف تہجی پر چھ حرف اور بڑھائے یعنی شخ (ش خ ذ) اور ضطغ (ض ظ غ) اسطور حروف تہجی کا مجموعہ ۲۸ ہو گیا۔ اور چھ حروف عربوں کے گلے سے مخصوص ہیں اور وہی ان کو صحیح مخرج سے ادا کر سکتے ہیں ؎

خلیفہ ہارون رشید کے عہد میں ابجد اس ترتیب سے مرتب ہوئی۔ اسے ط تک اکائی ہے۔ (ابجد) ا ب ج د (ہوز) ہ و ز (حطی) ح ط ی (اوری سے ص تک) ی۔ کلن۔ سعفس (ئ) ک۔ ل۔ م۔ ن۔ س۔ غ۔ ف۔ ض۔ اور ق سے ظ تک سینکڑہ ہے (قرشت) ق۔ ر۔ ش۔ ت (شخ) ش۔ خ۔ ذ (ضظ) ض۔ ظ۔ غ آخری حرف کے ایک ہزار اعداد ہیں ؎

یہ حروف ہم اعداد ہیں: ج اور ج + ت اور ٹ + د اور ڈ + ر اور رٹ + ز اور ژ ؎

ک

حمرزہ اور مد کے لئے کوئی اعداد نہیں۔ شعرائے متقدمین نے کہیں ایک عدد محسوب کیا ہے لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں۔ اب قطعاً متروک ہے۔ استاذی حضرت داغ مرحوم کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

ہم کس شمار میں رہے ہو کر خمیدہ پشت یہ حرفِ حمرزہ وہ ہے کہ جس کا عدد نہیں

مشدد الفاظ کو بھی دو مرتبہ نہیں شمار کیا جاسکتا۔ تاریخ میں حروف مکتوبی کے اعداد لئے جاتے ہیں۔ مثلاً تخمیناً۔ بولنے میں آخر میں دو نون کی آواز نکلتی ہے۔ لیکن تحریر میں صرف آخر میں الف ہے وہی محسوب ہوگا۔

لفظ اللہ چونکہ اللہ کا مخفف ہے۔ اس لئے دو لام محسوب ہونگے۔ چنانچہ مولوی روم رحمۃ اللہ علیہ نے شہادت امام حسین علیہ السلام کی تاریخ ارقام فرمائی ہے۔

من چه گویم کر بلا را واقعات آہ بیروں آمدہ از اسم ذات
تصریح۔ اسم ذات اللہ ہے۔ اس کے اعداد کا مجموعہ ۶۶ ہے۔ اس میں سے آہ کے عدد ۶ خارج کر دینے سے ۶۰ رہ جاتے ہیں اور یہی سنہ ہجری شہادت امام عالی مقام کا سن ہے۔ حمرزہ اکثری۔ و۔ پر آتا ہے۔ اس کے وارد ہونے سے وزن میں فرق ہو جاتا ہے۔ اس لئے جس لفظ پر ایسے مواقع پر حمرزہ آئے اس لفظ کے دُگنے اعداد لیں گے۔ مثلاً۔

۱۶۔ واے اور جب ہائے۔ ۲۶۔ واے گنو ہو تو یہ دو مرتبہ محسوب ہوگا۔

بیان تاریخ۔ ابتدا میں شعرا تاریخ (ظاہر) کہتے تھے۔ چھ سو برس سے تاریخ معنوی (باطن) نے زیورِ تجدد پہنا ہے۔ ایسے چند حروف کا جمع کرنا جن کے اعداد کا مجموعہ مطابق سنہ مطلوبہ ہو تاریخ کہلاتا ہے

تاریخ کے معنی پیدا کر دین کے ہیں اور اس مجموعہ کا نام مادہ ہے۔ بہترین مادہ وہ ہے جو واقعہ پر دلالت کرے جیسے استاذی مرحوم کا یہ مادہ تاریخ "شاہ آصف نے شیراے دو" اگر مادہ کی صراحت منظور ہوتی ہے تو قطعاً یا منظم میں تفسیریں کر دیتے ہیں۔ تاریخ کلام الہی سے نکالنا سب سے بہتر ہے۔ جیسے والد مرحوم (عزلی) کا یہ مادہ "ان فتخنا لکس فتح المبین" یا ضرب المثل سے مثلاً پچھدان کی یہ تاریخ "صبح کا بھولا مسافر لوٹ آیا شام کو" اگر یہ دو صورتیں نہ ہوں تو مادہ مکمل اور واقعات پر مبنی ہو اور لطیف اشارہ ہو۔ جیسے استاذ مومن خان مرحوم نے کسی میر گھسیٹا کے مرنے کی تاریخ نکالی ہے "افسوس کہ موت نے گھسیٹا"

تاریخ صوری و معنوی کے بیان میں تاریخ صوری و معنوی اس تاریخ

تاریخ ہو یعنی الفاظ سے بھی تاریخ پائی جائے اور اعداد سے بھی۔ یہ کامل الفن کا کام ہے۔ جیسا کہ حضرت استاذی مرحوم (داع دہلوی) مرحوم کی یہ تاریخ "پنجشنبہ مہ ذی الحجہ سال"

اگر ایک مصرع سے ہر دو سنیں عیسوی اور ہجری برآمد ہوں تو اور بھی بہتر ہے جیسے ازبچیاں بیدل گیا بابائے پاکستان ہے گور قاندا اعظم

$$۶۱۹۲۸ = ۵۱۳۶۶ + ۵۸۱$$

تاریخ معنوی :- اس تاریخ کو کہتے ہیں جس میں الفاظ و حروف سے کوئی بحث نہیں ہوتی۔ صرف اتنا ہو کہ الفاظ یا معنی اور اپنی تقریب سے مناسبت رکھتے ہوں اور اگر الفاظ کو واقعہ سے نسبت نہ ہوگی تو وہ تاریخ تاریخ نہ ہوگی اس تاریخ معنوی کی تین ہیں

(۱) کامل الاعداد (۲) زائد الاعداد (۳) ناقص الاعداد

۱۔ کامل الاعداد وہ تاریخ ہے جس کے اعداد پورے ہوں یہ ضروری نہیں کہ مصرعہ موزوں ہی ہو بلکہ ایک یا دو لفظ ہی ہوں لیکن مناسب و بامعنی پورے مصرعہ سے جیسے استاذی کی تاریخ ثواب خلد اشیاں کلب علی خاں صاحب کے جلوس کی تاریخ۔ ”جلوس خسرو عالم پناہ نیک نہاد“ یا ثواب صاحب کے دیوان کی تاریخ دو لفظوں میں۔ ”شہر منظم“ یا ولادت شاہزادہ دکن کی تاریخ۔ ”شبیبہ نظام“ واضح ہو کہ تاریخ کی یہی قسم شائع اور مطبوع ہے اور بہتر بھی یہی ہے۔ کہ پورے مصرعہ سے تاریخ ہو۔ بھرتی کے الفاظ سے معری ہو۔ چونکہ یہ دیگر قسموں سے بہتر اور ہر دل عزیز ہے۔ اس واسطے استاذہ نے صنایع اور تکلفات کو بھی داخل کر لیا ہے جن کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی ۰

۲۔ زائد الاعداد۔ جس میں عدد مطلوب سے کسی قدر زیادہ ہوں اور مادہ یا مصرعہ اولیٰ میں اشارہ ہو کہ فلاں حرف یا لفظ مناسب کے عدد مادہ میں سے خارج کرنے سے سال مطلوب حاصل ہوا ہے اس کو صنعت تخریج بھی کہتے ہیں۔ جیسے جنگ کوریا میں وزیر اعظم پاکستان کے گندم دینے پر۔ از ایچمدان سے

اسی مثل بے بہا بہ من گفتہ ”دھن سگ ز لقمہ دوختہ ام“

اس میں سے بہا کے ۸ عدد گھٹائیں تو سن مطلوب ۱۳۶۹ھ حاصل ہوتا ہے۔

یہ واضح رہے کہ تہنیت کی تاریخوں میں تخریج منجوس سمجھا جاتا ہے ۰

۳۔ ناقص الاعداد۔ جس میں عدد کم ہوں۔ جیسے

بگو داغ از سرِ خلاص تاریخ ”مزار اشرف عبدالنبی شاہ“

سراخلاص الف تھے جس کا اعداد ہوتا ہے۔ اس ایک کو مادہ میں جوڑنے سے سن مطلوب ۱۳۰۹ نکلتا ہے۔ اس کو صنعت تعمیم بھی کہتے ہیں۔ یہ خیال رہے کہ تعمیم و تخریج و ش سے زائد اعداد کا مناسب نہیں۔ جیسا اوپر اشارہ کیا جا چکا ہے شعرانے کا بل الاعداد تاریخ میں صنایع اور تکلفات کو بھی شامل کر لیا ہے۔

وہ ہے کہ لفظ یا مصرع کے صرف حروف صنعت منقوٹہ یا معجمہ :- منقوٹہ مشعر تاریخ ہوتے ہیں۔ باقی حروف

سے بحث نہیں ہوتی جیسے حکیم قیام الدین صاحب تبر نے قدر بلگرامی کے دیوان کی تاریخ کہی ہے یہ نظم قدر بلگرامی بہتر مزدور یتیم

اس میں - حروف منقوٹہ - ن - ظ - ق - ب - ب - ت - ز - ی - ت - ی

صنعت ہملہ :- وہ ہے کہ لفظ یا فقرہ یا مصرع کے صرف حروف ہملہ سے تاریخ نکالی ہے۔ جیسے آلم مرحوم نے حضرت داغ مرحوم کے دیوان کی تاریخ کہی ہے یہ

”کلام سرور و سردار اہل علم و کمال“

(اس میں جتنے الفاظ بے نقاط ہیں ان کو جوڑا گیا ہے)

صنعت بنیات :- بنیات اس کو کہتے ہیں کہ حرف کے اسی جتنے حرف ہوں ان کا سر حرف چھوڑ کر باقی حروف کے اعداد

بقاعدہ حمل حساب کریں مثلاً الف میں لفت + جیم اور منیم میں یم + سین شین عین غین میں ین + صاد ضاد میں او + واؤ میں او + اور باقی با سے یا تک کل میں الف بنیات ہے۔

اس صنعت میں تاریخ کہنی بھی بڑی صنعت پر تکلف ہے۔

سال تاریخیں محقق زدرقم در بنیات

منظم و لکش راحت افزا جانفزا او با وقار

صنعت زبر و بنیات وہ ہے کہ مسہی اور اسم حرف

دونوں کے عدد نکال کر تاریخ نکالی جائے۔ مثلاً

الف میں ا۔ ل۔ ف کے عدد اور جیم میں ج۔ ی۔ م کے عدد زبر و بنیات ہیں

صنعت تعداد حروف کے بیان میں بطریق یہ ہے کہ کوئی لفظ مناسب واقعہ

لیں اور اس کے حروف کو بہ ترتیب درجات اعداد حمل لکھیں یعنی حرف اول کے عدد

اکائی کے درجہ میں اور دوم کے وہائی کے درجہ میں اور سوم کے سیکڑے کے درجہ میں

اور چہارم کے ہزار کے درجہ میں لکھیں جیسے کسی شاعر نے باغ کی تاریخ لفظ "طوباً"

سے بموجب قاعدہ مرقومہ نکالی ہے یعنی ط۔ و۔ ب۔ ا۔ جس سے ۱۲۶۹ برآمد ہوتا ہے۔

صنعت تنصیف: کسی لفظ مناسب واقعہ سے کوئی حرف لیکر اس کے اعداد کی

حسب ضرورت تنصیف کرنے سے سہ مطلوب حاصل ہوتا ہے جیسا کہ شیخ ناسخ مرحوم نے کی ہے

۵ ازہائے حکیم ہشت برگیر سہ مرتبہ نصف نصف کم کن

درجہ احاد میں حا کے ۸ عدد اور عشرات میں اس کا نصف چار اور اثنائے میں اس کا نصف دو

اور الف میں اس کا نصف ایک لکھنے سے ۱۲۴۸ حاصل ہوتے ہیں

حروف متحرک وساکن :- ان میں بھی تاریخ نکالتے ہیں

بطریق جمع و تفریق :- (۱) بطریق جمع: حافظ ممتاز علی صاحب کی تاریخ طبع ہفتاب باغ

خوش بیانی - حسن معنی - جو جہلا

۹۷۹ + ۲۸۸ + ۴۲ = ۱۳۱۹

۲۔ بطریق تفریق: سیاہی داغ سے - لاف عدد اشعار سے کھووے
 (۱۰۵-۸۶) + (۱۹۱-۵۷۲) = ۱۳۰۰ فصلی

۳۔ بطریق ضرب: جیسے استاذی مرحوم کی تاریخ وفات ولید بہادر شاہ ظفر کی موت پر ۵
 جو ز داغ سالِ حلتِ دل دروند پر سید بکشید آہ حسرت دو صد و دو آزدہ بار
 آہ کے اعداد ۶ ہیں ان کو ۲۱۲ سے ضرب دینے سے ۱۲۶۲ ہجری نکلتا ہے۔
 صنعت ترجمہ کے بیان میں :- جیسے - "باغِ گزین" وہ اس طرح ہے کہ
 ہر حرف کے عدد کو حرف سے لکھ کر ان حروف کے عدد شمار کئے جائیں۔ مثلاً

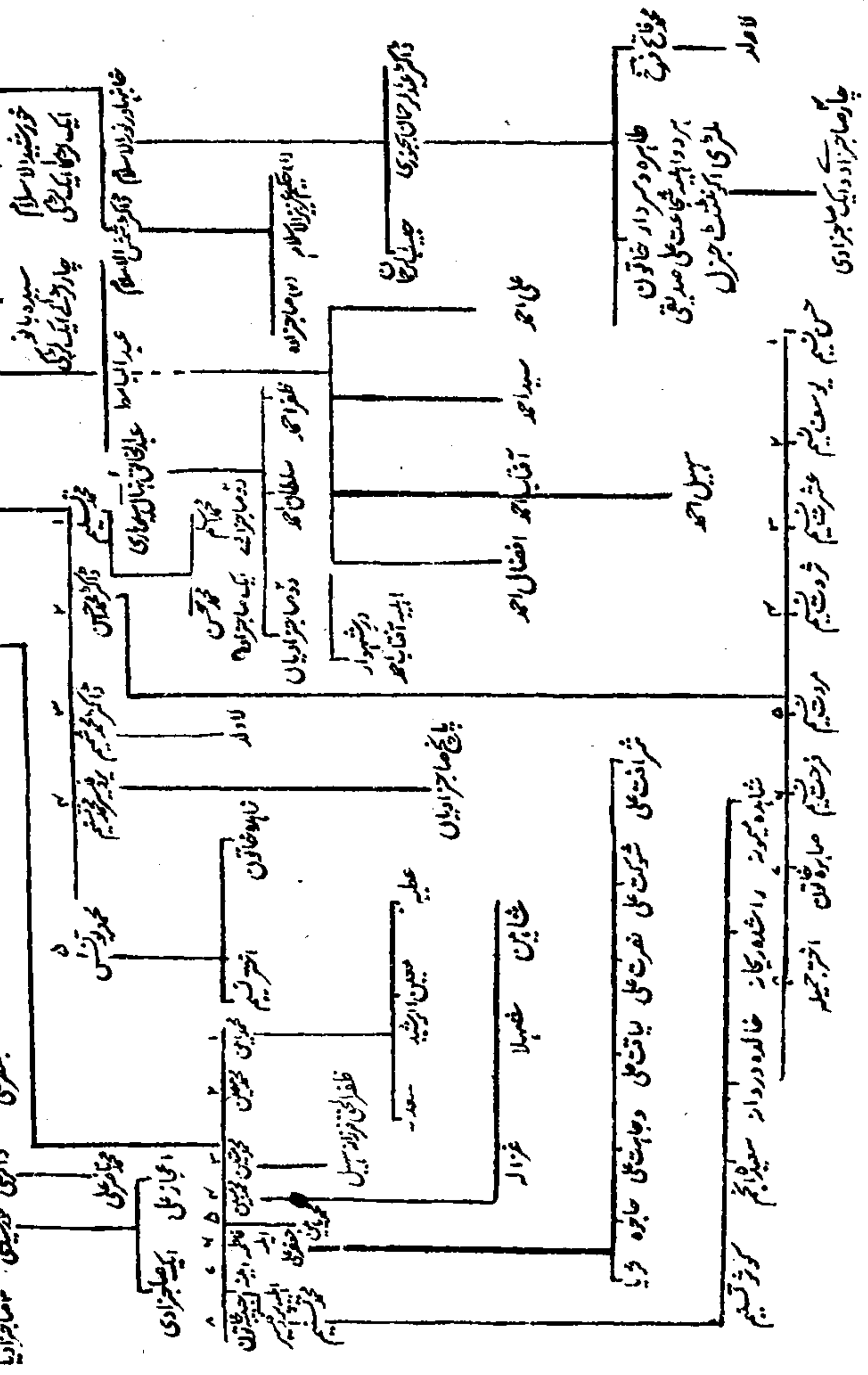
ب	دو	۱۰	۳	۲۲۱۳	۲۷۲	۲۸۵	۹	۹۱	۱۳۱۰
د	یک	یک	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت
غ	یک	یک	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت
ک	یک	یک	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت
ز	یک	یک	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت
ی	یک	یک	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت
ن	یک	یک	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت

چکر۔ کسی نے ایک چکر بنا کر اس کو چند حصص میں تقسیم کر کے ہر خانہ کو کسی
 لفظ سے پُر کر کے سب خانوں کے اعداد جوڑ کر تاریخ نکالی ہے۔ یہ سب صنایعِ خالی از تکلف
 نہیں۔ ان تلفقات میں تاریخ کا اصلی مطلب فوت ہو جاتا ہے اور تاریخ عجیب و غریب بے محاورہ
 ثقیل الفاظ کا مجموعہ ہو کر رہ جاتی ہے اور یہ بھی اکثر پتہ نہیں چلتا کہ یہ کس مدعا کیلئے لپی گئی ہے
 بہترین تاریخ وہی ہے جس کا مادہ کا مصرعہ مکمل ہو اور مصرعہ سے مدعا لے تاریخ سمجھ میں آسکے۔

سنین متعارفہ و مروجہ: سنین متعارفہ و مروجہ جن میں تاریخ اکثر لپی جاتی ہے یہ ہیں :-
 اول سنہ ہجری + دوم سنہ عیسوی + سوم سنہ فصلی + چہارم سنہ بکر اجیت

ان کے علاوہ بھی سنینِ الہی - ہمدوی - ملک شاہی وغیرہ ہیں جو اب مروج نہیں ہیں۔
 اس میں قواعد و ضوابط متعلقہ تاریخ گوئی گلبن تاریخ مولفہ ڈاکٹر ہمدی حسن الم مرحوم حیدرآبادی
 شاگرد حضرت فصیح الملک داغ مرحوم سے لئے گئے ہیں۔ اس کتاب کی اشاعت استاد مرحوم
 کے زمانہ قیام حیدرآباد میں ہوئی ہے اور کتاب کی تالیف کی تاریخ بھی استاد مرحوم نے
 لکھی ہے۔ اس لئے اس کو مستند سمجھنا چاہیے۔

الحاج عبدالسلام عبدالرزاق ذکی عبدالواحد الحاج محمد نسیم محمد حسین بیگلر حضرت کتاب فا حضرت ابوالکریم قاسمی اجمعی کلینی جعفر علی ذاکر علی نور شیبلی ۳ صاحبزادیاں



شجرہٴ اندانِ مصنف از قاضیانِ قصبہ سیو بارہ ضلع جھنڈ

نسل صدیق کی بہتات کا عالم ہے

آل و اولاد کو اللہ رکھے خوش و ایم

۱۳۶۷ھ

(۱) حضرت صدیق اکبر خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲) محمدؐ (۸) ابوبکرؓ (۱۴) عبدالکرمؓ

(۳) امام قاسمؓ (۹) ابو محمدؓ (۱۵) عبدالرحیمؓ

(۴) احمدؓ (۱۰) عبداللہؓ (۱۶) ابوالفضلؓ

(۵) محمدؓ (۱۱) ابوالعباس عبدالحکیمؓ (۱۶) عبدالعلیؓ

(۶) ابوالحسنؓ (۱۲) ابویوسفؓ (۱۸) عبدالقادرؓ

(۷) احمدؓ (۱۳) ابوقاسمؓ (۱۹) ابوالوفاء کمال الدینؓ (۲۵) تاج الدینؓ (۳۱) امین الدینؓ

(۳۲) جلال الدینؓ (۳۳) علی احمدؓ (۳۴) مولوی محمد یاسین عمرتی ڈپٹی کلکٹر امرتسر..... (آپ ۶ بھائی تھے اور تین بہنیں)

(ترتیب میں مدفون ہیں)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لِحِكْمَتِهِ

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حمد و نعت

مرحبا جو شفیع محشر ہے وہ رسول کریم ہے میرا
فکرِ عقبی مجھے نہیں بیدل حق غفور الرحیم ہے میرا

۱۹۴۹ء

بدرگاہِ قاضی الحاجات

خالق اب التجا کو شرف دے قبول کا ہو حشر میں نصیب شفاعت رسول کی

۱۹۴۸ء

۱۹۴۸ء

بیدل میں شیفتہ بھی ہوں آل رسول کا اصحابِ محترم پہ فدا ہوں بہر طرح

۱۳۴۷ ہجری مقدسہ

۱۳۴۷ ہجری مقدسہ

نذرِ عقبیتِ جدِ امجد کے حضور میں

شرفِ بخشا ہے حق نے اُس کے در کی جہیہ سائی کا کہ جس کو فخر تھا "میں ہمدِ محبوبِ داور ہوں"
ورد اس پر ہوا اُس کی آل اور اولاد پر بیدل یہ ہے شانِ خدا و البتہ صدیق اکبر ہوں

۱۹۴۸ء

قطعاً تاریخ

در

شانِ حضرت صدیق اکبر خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہ ہوں و ابستگانِ حضرت صدیق اکبر سے
ہوا اسلام کا چرچا اسی مردِ معشر سے
نہ جھکا غار میں یہ دشمنانِ دین کے شر سے
نہ کوئی بڑھ سکا اس قلمِ حق کے شناو سے
نچھا در کر دیا سب مال و زر حکمِ پیر سے
اسے یہ دولتِ کونین حاصل تھی مقدر سے
بایں اوصافِ فضل تھا یہ اصحابِ مطہر سے
ورانت میں ملی صبر و رضا صدیق اکبر سے

عقیدت کیوں نہ ہو مجھ کو رسول اللہ کے گھر سے
محمد کی رسالت اولاً صدیق نے مانی
لگا کر جان کی بازی حفاظت کی پیمبر کی
لہو میں غرق ہو کر بارہا غزوات میں ابھرا
بجز نامِ خدا اپنے لئے باقی نہ کچھ رکھا
محمد اس کا آقا تھا محمد کا یہ شیدائی
امامت اور خلافت کا شرف اس کو ملا پہلے
خدا شاہد ہے میرا ہوں سبھی احوال میں قانع

شرف بیدل کو ہے اس جدِ امجد کی غلامی کا

نہ کیوں اب ملتجی ہوگا شفیع روزِ محشر سے

۱۹ ۶ ۵۰

نذر عقیدت قبلہ و کعبہ مورثِ اعلیٰ خاندانِ حضرت قاضی حسن زنجانیؒ کے حضور میں

بابر حنت مکان کے ساتھ تھے قاضی حسنؒ ہو گیا سلطان ابراہیمؒ میدان میں شہید سو نپ دی مسند قضا کی اس بزرگ دین کو شیخ سریانی کے پہلو میں بھی ان کی گوری پاک مرحبا قدموں میں ان کے مجھ کو لایا انقلاب جدِ امجد کو مرے اللہ دے حلد پر ہی

جنگ پانی پت ہوئی جب شاہ ہندستان سے شاہِ غازی تخت پر بیٹھا نہایت شان سے لائی تھی گویا قضا لاہور میں ایران سے ہو چکے سالے نشاں معدوم گورستان سے حق کرے ہونے خاتمہ بالنجیر اب ایمان سے مغفرت کی التجا ہے صاحبِ غفران سے

بیدلِ عاصی خدا کی مصلحت میں کیا مجال
ہند آئے مورثِ اعلیٰ مرے زنجان سے -

۶۸ ۵ ۱۳

نوٹ :- قاضی حسن زنجانی نور اللہ مرقدہ کو کئی ہزار احادیث زبانی یاد تھیں۔ بابر شاہ جب پیرائے سلطنت ہوا آپ کا شہرہٴ فضل و کمال سن کر فرغانہ طلب کیا اور شیر خاص بنا لیا شہنشاہِ جنتِ رکابی کے ہمراہ ہند آئے ابراہیم لودھی کی شکست کے بعد ان کو دیگر دوساد کے زیر کرنے پر معذور کیا۔ بہت سا علاقہ انہوں نے فتح کیا اور جاگیر میں بلا۔ اور منصب پنج ہزاری عطا کیا۔ اکبر اعظمؒ نے ان کو لاہور کا قاضی بنا کر بھیجا۔ دیوانی اور فوجداری کے کل اختیارات حاصل تھے ۱۶۵۰ء بمصر ۱۰ سال وفات پائی۔ اور مزنگ کے دیرینہ قبرستان میں شاہ سریانی کے مزار کے پاس ان کا مزار تھا۔ اب تمام آثار لاپتہ ہیں۔

قطعات تاریخ دربارہ ولادت باسعادت

ولادت باسعادت حضورِ عالم و ربِّ عالمین پر آنحضرتؐ کے زمانِ ولادت میں جو کچھ لکھا گیا ہے اسے مصطفیٰ

قدومِ سرورِ عالم سے ہے جہاں معمور
خدا نے آج نویدِ مسیح پوری کی
بتوں کی سرد پڑے گی یہ گرم بازاری
پھر ہوگا غنچہ توحیدِ عطرِ بزمِ یہاں
خدا نے پاک کو بندوں پر اپنے پیار آیا
بشر و رسالت خیر البشر سے ہو کامل
کیا خدا نے شہنشاہِ بحر و بر اس کو
شفیع روزِ جزا آمنہ کا لال ہے جب

ہوا ہے رحمتِ حق کا نزول دُنیا میں
ہوئی دعائے خلیل اب قبول دُنیا میں
چلے گا اب سے خدائی اصول دُنیا میں
ہنک اٹھے گا جہاں بنکے پھول دُنیا میں
کیا جلیب کو لا کر شمول دُنیا میں
چلے نہ کفر کی رسمِ فضول دُنیا میں
کرے مطالبہ حق وصول دُنیا میں
عبث ہے روزِ قیامت کا طول دُنیا میں

با احترام ملائک نے بیدلِ عاصی
کہا... یہ دن ہے جب آئے رسول دُنیا میں

۱ ۵ ۴ ۶

قطعات تاریخ بر ولادت باسعادت

۱- ولادت فرزندِ منشی چراغ الدین صاحبِ کبیر تعمیراتِ مقیم سیتونی

تیسرا اللہ نے بیٹا دیا
سب کی عمروں میں درازی دے خدا
کیا نصیب ہے چراغ الدین کا
بخت بڑھ چڑھ کر ہوا اب ان تین کا

ایک کی دلجوئی کا ایک ہو سبب ایک باعث ایک کی تسکین کا
 اس کی پیدائش کا بیدل ہے یہ سال
 نور ہے چشم چراغ دین کا

۱۹۰۳ ۶

(۲) برولاوت فرزند ولیند ووم مصنف

حق عطا چوں کرد فرزند سعید نور در چشمان تخیں آمدہ
 بیدل خوشدل برائے سال گفت نو نہالے باغ یا سیں آمدہ

۱۳۲۶ ہجری مقدسہ

(۳) فرزند چہارم مصنف

شکر ہے اللہ کی اس دین کا عمر اور اقبال ہوں اس کے فزوں
 زندگانی میں رکھے حق کا میاب غیب سے آئی ندا یہ بہر سال
 مجھ کو بخشا چاند سا نور نظر بہرہ در ہو یہ بصد علم و ہنر
 بحر عالم کا ہو رخشندہ گہر کھٹے بیدل کو دیا تخت جگر

(۴) برولاوت شاہزادہ میر بکت علیخان المخاطب مکرم جاہنیر علی حضرت سلطان دکن

شاہ کو اللہ نے پوتا دیا یہ شاہزادہ فخر ظل اللہ ہو
 یہ در شہوار کا نایاب نعل اس سے ہو مطلب براری برار
 اور دکن کے آسماں کا ماہ ہو شاہ کی اس پر رعیت ہونشار
 عسریں برکت مکرم جاہ ہو ہے دعا بیدل کی اور تاریخ بھی

۱۳۵۲

(۵) فرزند جناب انعام الرحیم آئی سی ایس کسٹمر موسوم بنا دروٹ الرحیم
 خدا کا ہے انعام انعام کو
 کرے عمر و اقبال سے بہرہ مند
 ہو آسان دنیا کی منزل اسے
 دُعا بہر تاریخ بیدل کی ہے
 دیا اور بیٹا بلطف عمیم
 اسے علم دے اور عقل سلیم
 چلے زندگی میں رہ مستقیم
 رہے خوش یہ نادر روٹ الرحیم

(۶) نور چشمی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

غلام مصطفیٰ خاں پر کرم ہے
 نہ کیوں یہ باپ کی پھر لاڈلی ہو
 بڑا اس کا نصیب ہو بڑی عمر
 ولادت کا لکھا بیدل نے یہ سال
 خدا نے دی ہے اچھی نور چشمی
 یہ ہے اماں کی پیاری نور چشمی
 جتنے جتنے جسم جسم الہی نور چشمی
 غلام مصطفیٰ کی نور چشمی

(۷) پرو لادت خالده سلمہا دختر عزیز پروفیسر محمد یونس صدیقی ایم اے (نواسی مصطفیٰ)

نور چشمی کو مری دی ہے خدا نے دختر
 دم سے بیٹی کے ہے ماں باپ کی تالیفِ قلوب
 موسیٰ بن کے نگاہوں میں سملے سب کی
 کیوں کر ہوتی نہ یہ محبوب خدا کو محبوب
 یا خدا اس کو بڑی عمر بڑی دے قسمت
 حق سے توفیق ملے رابعہ بصری کی طرح
 ہے دنیا میں سدا شاد ہماری بیٹی
 چارہ دردِ محبت ہے بچاری بیٹی
 کیوں نہ ہوگی یہ ہے گہری دلاری بیٹی
 کرتی اللہ کی ہے شکر گزار بیٹی
 تیرے انعام سے بہر پورہ ہوساری بیٹی
 علم میں فضل میں بیٹیوں سے ہو بھاری بیٹی

کیا ہی اچھی ہے یہ تاریخ ولادت بیدل پیاری بیٹی کو ہے دی واہ پیاری بیٹی

(۸) معذرت بر تاریخ ولادت فرزند نواب صدیق علیخان سفیر پاکستان

مجھے مسرت نواب پر مسرت تھی سوائے شکر خدا کے نہ تھا کوئی چارا
 کھلا یہ بعد کو تھی یہ نوید قبل از وقت یہ سن کے لطف سخن کر کر اہوا سارا
 ہوئی جو طبع مگر گنوا کے شیرینی ملی نہ داو سخن دل ہوا جو سپارا
 ننا یہ آئی کہ بیدل محبت ہے فکر تری
 زبان خلق یقیناً خدا کا نثارا

(۹) بر تولد نبیہ بنی محمد صاحب امی کسی اسپر نور محمد ضاویل ساگر

اللہ نے نبی کو نواسہ عطا کیا تلو سال کی ہو عمر بصد صدقہ حبیب
 ہو عیش جاوداں سے سدا ہمکناری پھلکے نہ بھول کر کبھی رنج و الم قریب
 رشک وطن ہو اور رہے فخر خاندان کا بل ہنر میں علم کا پکتا ہے ادیب
 سایہ میں باپ ماں کے رہے شاد و بامرا یہ گلشن نبی والہی کا عندلیب
 بیدل کی بہر سال ولادت یہ ہے دعا
 نور نظر ہو نور محمد کا بانصیب

(۱۰) ولادت بر خور داری عطیہ خاتون صدیقہ بنت بر خور دار محمد امین مرحوم

دی مرے دل بند کو اللہ نے نخت جگر جاگ اٹھا کیا نصیب واہ کیا قسمت لڑی

موجب برکت یہ کیوں پہلوں کی بیٹی نہ ہو
کیوں نہ دادا جان ہوں اس ننھی موت پر نثار
حق کرے اس کو یہاں تک علم و فن میں سرفراز
پاس تک پھٹکے نہ اس کے وں کر و غم یارب کبھی
ظلمتِ مادر اور پدر میں ہوشگفتہ عمر بھر

سنتِ خیر الورا کی مرہباً پسلی کڑی
کرتی ہے اٹھکھیلیاں آغوشِ مادر میں پڑی
دین و دنیا کی رہے آسان یہ منزل کڑی
زندگی میں جو گھڑی گزے وہ ہوسکھ کی گھڑی
یا الہی گلشنِ یاسین کی یہ پنکھڑی

ہے یہ بیدار کی دُعا سالِ ولادت کیلئے
نیک ہو قسمت الہی عمر دے اس کو بڑی

(۱۱) فرزندِ عزیز پر و فیسرِ ریاض الدین احمد ایم۔ اسلامیہ کالج الہ آباد

اُس پاک بے نیاز کا ہے لاکھ لاکھ شکر
دے اس کو عمرِ نوح سے یارب دراز عمر
پھولے پھلے یہ نخلِ تمناے والدین
یہ گلشنِ جہان ہے جب تک ہر ابھرا
ہاتھ نے بہر سالِ ولادت یہ دی ندا
کہہ دو کہ... گل کھلا ہے بہارِ ریاض کا

(۱۲) فرزندِ نور اللطیف خاں ایم۔ اڈپٹی کلکٹر راٹھوری

بیٹا عطا ہوا ہے نور اللطیف خاں کو
پھولے پھلے ہمیشہ یہ نونہال یارب
ہوا سکے دم قدم سے اپنے وطن کی رونق
اس کا سن ولادت تبدیل جو کوئی پوچھے
لوٹے مزہ الہی یہ عیشِ جاوداں کا
گلشنِ بہار پر یہ جب تک ہے جہاں کا
خورشید بنکے چمکے ملت کے آسماں کا
کہہ دو کہ... نورِ دل ہے نورِ لطیف خاں کا

(۱۳) فرزندِ عزیزِ محمدؐ اسلم سلمہ

آج بر خوردارِ اسلم کو دیا نختِ جگر
 سے اسے نختِ رسا یارب زیادہ عمر کر
 لطفِ بے پایاں سے ہوا فریضِ علم و ہنر
 نعمتوں سے دین و دنیا کی رہے یہ بہرہ ور
 گلشنِ یاسین کا ہے واہ پاکیزہ نثر

۱۔ مولوی محمد یاسین غریقِ ہجویم مولود
 کے باپ کے پڑدادا کا تھا۔

ہو خداوندِ دو عالم کا کہانتک شکر یہ
 ظلِ مادر اور پدر میں یہ سدا پھولے پھلے
 ہو عنایتِ فضلِ بے حد تری توفیقِ نیک
 زندگی میں ہو میسر اس کو عیشِ جاوداں
 حضرتِ بیدل لکھو یہ اس کی پیدائش کا سال

(۱۴) بروالاتِ بر خوردارِ معین الرشید صدیقی تبرہ مصنف

جاگ اٹھا نخت بھی سوتا مرا
 اس سے کیا بڑھ کر نصیب ہوتا مرا
 اس لئے پوتا ہوا روتا مرا
 حق بجانب ہے یہ سمجھوتا مرا
 ان کا پڑ پوتا ہے یہ پوتا مرا

۱۔ غریقِ تخلص مولود کے پڑدادا مولوی
 محمد یاسین صاحبِ دینی کلکٹر ہجویم کا تھا

مرحبا پیدا ہوا ابنِ امین
 دیکھ لی بیٹیوں کے بیٹیوں کی بہار
 جنتِ آدم کے چھٹنے کا ہے غم
 عمر اور اقبال سے بڑھ کر خدا
 شاد بیدل کیوں نہ ہو روحِ غریق

(۱۵) فرزندِ مسرر فیع اللہ حج امر اونی برار

اس کی بھولی شکل نے شرما دیا ہے ماہ کو
 نختِ اسکندر نہ پہنچے اس کے عز و جاہ کو
 دوستوں کو عیش ہو ذلت سے بدخواہ کو
 حق نے نور العین جب بخشا رفیع اللہ کو

۱۹ ۶ ۲۵

مرحبا بیٹا عنایتِ حق تعالیٰ نے کیا
 یا الہی اس کو اس درجہ بلسد اقبال کر
 اس کو رکھنا دین و دنیا میں ہمیشہ بامراد
 ہو گئے بھائی بہن، ماں باپ سب بیدل نہال

(۱۶) برولاوت فرزند مسٹر اخلاق احمد خاں سیکرٹریٹ کراچی

مل گیا اخلاق احمد خاں کو بھی
وے خدایا اس سکندر کا نصیب
نوح کی سی ہو عطا عمر طویل
دولت دنیا سے مالا مال کر
سال پیدائش جو بیدل چاہیئے

نورِ دل جس کا جہاں مشتاق ہے
جس کی قسمت شہرہ آفاق ہے
فرد ہو یہ بھی اگر وہ طاق ہے
تو سبھی مخلوق کا رزاق ہے
یہ کہو... راحت دہ اخلاق ہے

(۱۷) برولاوت فرزند مسٹر عبد الحمید قریشی بی اے جیلپوری

میاں حمید کے یہ تیسرا ہوا فرزند
الہی بخت میں یہ ثانی سکندر ہو
ہر ایک اس کی تمتا مدام ہو پوری
بری منظر سے زمانہ کی حق رکھے محفوظ

کیا خدا نے ضعیفی کا آسرا پیدا
طویل عمر میں ہو نوح دوسرا پیدا
برائے دل میں جو ہو کوئی مدعا پیدا
سدا فلاح کی صورت کرے خدا پیدا

اگر ہے سال ولادت کی جستجو بیدل

لکھو... حمید کا بخت جگر ہوا پیدا

(۱۸) برولاوت طارق سلمہ فرزند مقبول الہی صاحب مسٹنٹ کلکٹر کٹم

مرحبا فرزند مقبول الہی آگیا
دین و دنیا میں الہی سرفرازی کر نصیب
لطف سے تیرے ہے علم و ہنر سے مستفیض
افتخار ملک اور خدمت گزار قوم ہو
آئی پیدل یہ نڈا سال ولادت کے لئے

شکر اس اللہ کا جس نے یہ نعمت بخش دی
راہبر اس کا رہے ہر آن خلق احمدی
ہو رسائی بخت میں دے عمر زائد از صدی
اپنی ملت سے سدا وابستگی ہو لابدی
ہوگا طارق ثانی طارق بفضل ایزدی

(۱۹) برخورداری سعدیہ خاتون صدیقہ دختر برخوردار محمد امین صدیقی

ظلیٰ مادر اور پدر میں یہ چڑھے پروان بھی
بخت ہو بخت رسا بہر پورے ایمان بھی
دیکھ لیں اس کی بہاریں اس کے دادا جان بھی
بھائی بہنوں کے خدا پورے کرے ارمان بھی
ساتھ لے آئی مسلمانوں کا پاکستان بھی

۱۳۶۶

(۲۰) فرزند عبد الرشید انصاری اسپیشل پولیس کراچی

اس کی آمد خوشی کی ہو تمہید
اس کے حصّہ میں آئے بخت سعید
رسم انصاری کی کرے تقلید
نقش دل پر رہے کلام مجید
دن ہو اس کا ہر ایک روز عید
ہو سپہ وطن کا یہ خورشید
نور دل بھی رشید کا ہور رشید

۱۳۶۷

(۲۱) برولادت فرزند کیٹن زمر دھناں

لاڈلا ماں باپ کا دائم ہے خوشحال یہ
ہو نصیبہ کا سکندر صاحب اقبال یہ
زندگانی کم سے کم پائے صدوسی سال یہ
بالیقیں ہو کر رہے گانازش دوہیال یہ
آج بختا ہے زمر دھناں کو اک لال یہ

۱۹۶۷

حق نے دی بیٹی امانت بہر آغوشِ امین
گر خداوند جہاں علم و ہنر سے سرفراز
پھولتا پھلتا رہے اس کا سدا باغ مراد
قوت بازو ہو بھائی شاد ماں جانی رہے
سعدیہ کی پھر ولادت کیوں نہ ہو بیدل سعید

عسحیٰ کو عطا ہوا پوتا
عمر اللہ دے دراز اسے
نیک خونیک دل ہونیک مزاج
علم و فضل و کمال دے یارب
اس کی ہر شب شبِ برات رہے
اس سے روشن ہو خاندان کا نام
ہے دعا بہر سال بیدل کی

حق تعالیٰ نے زمر دھناں کو بیٹا دیا
اپنے لطفِ عام سے اللہ رکھے فیضیاب
عمر طولانی طفیلِ سید عالم ملے
دم قدم سے اس کے روشن نام ہونہیال کا
ہے خداوند جہاں کا شکر بیدل لاکھ لاکھ

(۲۲) فرزندِ محمدِ مبین صدیقی ایم کے لینڈ کسٹم پاکستان

ہے شکرِ خدا یہ دن دکھایا
واللہ حبیب کا ہے جایا
عالم میں نیا یہ گل کھلایا
مادرِ و پدر کے زیر سایا
ہر علم کا ہو بلند پایا
اور عمرِ طویل دے خدایا
نختِ جگر مبین آیا

حبیب انساں کا نام ہے عبد الزراق صاحب نائین

بیدل کو عطا ہوا ہے پوتا
محبوب نہ کیوں ہو ہر کسی کو
رزاق کے نخلِ آرزو نے
لوٹے یہ بہارِ زندگی گانی
اللہ کمال دے ہنر میں
ہو بختِ رسا نصیب مولود
بیدل نے کہا یہ سال تاریخ

(۲۳) بر تولدِ کوثر نسیم سلیمہا دخترِ پروفیسر محمد نسیم صدیقی ایم اے

شکرِ حق میں سر جھکا یا صاحبِ اوراک نے
اور لگی آغوشِ مادر سے محبت جھانک نے
دی فضیلت بیٹیوں کو سیدِ لولاک نے
پر کتیں نازل سدا کیں گردشِ افلاک نے
”پانچویں بیٹی عطا کی ہے خدائے پاک نے“

بیٹیوں پر ایک بیٹی اور دی نسیم کو
محو نظارہ ہوئیں چشمانِ الطافِ پدر
کس لئے ماں باپ کو واللہ یہ پیاری نہ ہو
یا الہی نعمتوں سے اپنی مالامال کر
اس کی پیدائش کا لکھو حضرت بیدل سیال

(۲۴) برواداتِ فرزندِ آرزو سیل حبش ہدایت اللہ حج ناگپورہائی کورٹ

رو برو جو ہو سکیں کیا منہہ ہے مہر و ماہ کا
کیوں نہ ہو تختِ جگر ہے ایک عالیجاہ کا
دائم و قائم رہے اس پر کرم اللہ کا
شرم سے نیچا رہے سر دشمن بدخواہ کا
ہو گیا پوتا ولایت کا نواسا شاہ کا

نانا سر شاہ حج دادا خان بہادر حافظ ولایت اللہ

نورِ دل نورِ نظرِ حق نے ہدایت کو دیا
اس کی پیشانی سے تاباں نیرِ اقبال ہے
باپ ماں اس کی بہارِ زندگی دیکھیں سدا
خیر خواہوں کو ہمیشہ سرفرازی ہو نصیب
مدتوں کے بعد بیدل یہ برائی آرزو

(۲۵) برولاوتِ فرزندِ عزیزِ ڈاکٹرِ ریاض الاسلام ایم اے پی ایچ ڈی ایجوکیشنل سیکریٹ پاکستان
 بیٹا عطا ہوا ہے عزیزِ ریاض کو
 اللہ اس کو بختِ سکندر کرے نصیب
 یہ دورِ زندگی میں رہے سرخرو و مدام
 پوری ہوں اس کے دم سے تمامی توقعات
 بیدل سن ولادتِ مولودِ خوب ہے

(۲۶) دخترِ محمدِ مبین صدیقی ایم اے لینڈ کسٹم پاکستان
 حق تعالیٰ نے دی ہے نختِ جگر

ہو مبارک مبین سلمہ
 ہر دو عالم میں با مراد ہے
 بختِ اس کو ملے سکندر کا
 ماں کے آغوشِ عافیت میں پلے
 یہ ولادت کا سال ہے بیدل

(۲۷) برولاوتِ فرزندِ برخورِ محمد متین صدیقی ایم اے لینڈ کسٹم
 کس منہ سے شکر ہو کرم بے حساب کا

گھر اپنی نعمتوں سے مرا حق نے بھر دیا
 نخل مراد میں یہ نیا اک ثمر دیا
 اللہ نے ثمر کو یہ رشکِ ثمر دیا
 روشن سیاہ خانہ بیدل میں کر دیا
 یارب ترے کرم سے ہو عالم میں سرفراز

بیدل اگر ہے سالِ ولادت کی جستجو
 کہدو کہ.... اب متین کو نور نظر دیا

(۲۸) دختر مسٹر کاظم شیرینی - اے بی - ایل بہاری

خدا نے کی عطا نحت جسگر آج
کرم کرتے اُسے لگتی نہیں دیر
متاع دو جہاں حاصل ہو یارب
رہے انعام بے پایاں سے دل سیر
اگر ہے جستجوئے سال بیدل
کہو... ہے واہ بنت کاظم شیر

(۲۹) پروادت فرزند مسٹر الطاف اللہ بی - اے ناگپوری

مادر کی گود واہ یکا یک چمک اٹھی
کیا دین میں ہے دین دیا لعل بے بہا
الطاف کا نبیسیہ ہے الطاف کا پسر
اللہ کا ہے لطف عطا پر یہ ہے عطا
ہو تو نہال گلشن عالم میں سر بلند
مادر پدر کے سایہ میں پھولے پھلے سدا
بیتل خدائے پاک کا ہے لاکھ لاکھ شکر
نور منظر شمیم کو یہ اک عطا ہوا

(۳۰) فرزند عبدالوحید خاں صاحب ڈپٹی کمشنر بیتولی سی - پی

بیٹا یہ بیٹیوں پر اللہ نے دیا ہے
اُس کی عطا کے صدقے انعام بیکراں ہے
بھائی نہ کیوں پیارا ماں جائتینکو ہوگا
الفٹ کی منزلوں کا یہ میر کارواں ہے
اس گلشن جہاں میں سے علم و فضل اس کو
جس کی بہار دایم نا دیدہ خزاں ہے
دارین کی سعادت کرنا اسے پیسر
داد و دہش کا تیری محتاج کل جہاں ہے
بیتل سن ولادت پوچھے جو کوئی اس کا
کہدو کہ... نور چشم عبدالوحید خاں ہے

(۳۱) دختر نیک اختر خواجہ چراغ حسین صاحب شریک کارپاکیشیا بل

نوازا ہے خواجہ کو اللہ نے
مبارک ہو یہ آنکھوں نور عین
خدا سب کو رکھے سدا بامراد
مدام ان کو سکھ ہو ہمیشہ ہو چین
ہواک سعد بنت چراغ حسین
دعا ہے یہ بیتل کی اب بہر سال

(۳۲) فرزند مسٹر عبدالمتین ایم کام پی کے اہلیس

خدا کی دین کا کس منہ سے شکر کیجے ادا
اسے کمال دے اب علم و فضل میں یارب
کہا یہ سال ولادت سنا جو بیدل نے

میاں متین کو بخشا گیا ہے لختِ جگر
ہو عمرِ نوح عطا اس کو بختِ اسکندر
دیا متین کو رب نے ہے آج نورِ بصر

۱۳

(۳۳) برتولد دختر نیک اختر محمد مبین صدیقی ایم اے

چاند سی بیٹی یہ دی اللہ نے پیارے مبین
ظلّ مادر اور پدر میں شاد ماں رکھے خدا
عمر دے اس کو بڑی یارب بڑا اقبال دے
یہ کہا سال ولادت بیدل خوش وقت ہے

ہوں عطا اس کو تم نامی نعمتیں دارین کی
لمحہ لمحہ ہو خوشی کا ہر گھڑی ہو چین کی
خضر کی سی زندگی قسمت ذوالقرنین کی
اب کے آئی نورِ چشمی میرے نور العین کی

۱۳

(۳۴) برتولد خواہر زادہ محی گل شیر علی صفا دیونگ ماسٹر گورنمنٹ بل شاہدرہ

یہ مولود کیسے نہ ہو خوش نصیب
سدا کا مرانی سے ہو ہمکنار
رہیں کوششیں بار آور مدام
ولادت کا یہ سال بیدل لکھو

کہ ہے خطہ پاک کا آب و گل
خوشی جاوداں غیش ہو مستقل
تدابیر میں ہو نہ قسمت محفل
محمد حسن کو بلا لختِ دل

۱۲

(۳۵) برتولد فرزند مسٹر غلام حسین بٹ شاہدرہ مل

ادا شکر کیوں اس عطا پر نہ ہو
نصیبہ بڑا ہو بڑی عمر ہو

دیا بٹ کو اللہ نے نور عین
ہمیشہ رہے زندگانی میں چین

ولادت کا یہ سال بیدل لکھو

یہ ہے نونہال غلام حسین

۱۳

(۳۶) فرزند عزیز عبد الحفیظ صاحب اگر کٹوا بچہ سندرل الکریمی ڈیپارٹمنٹ

دیا بیٹا حفیظ خوش سیر کو
خدا سے عمر طولانی عطا ہو
اسے اللہ عیش جاوداں دے
بلند اقبال ہو بخت رسا ہو
ہنر میں فردا اور ہر فن میں یکتا
سدا جو یا یہ علم و فضل کا ہو
خدا ماں باپ کو وہ دن دکھائے
یہ نخل آرزو پھولا پھلا ہو

دعا کے ساتھ بیدل سال تاریخ

یہ کہدو... حافظ و ناصر خدا ہو

(۳۷) برولاوت با سعادت فرزند مگر می عنایت حسین صاحب پاکستان کلاٹھ مل لاہور

بیٹا دیا ہے واہ عنایت حسین کو
عیش و نشاط سے لے دایم یہ ہمکنا
یارب بلند بخت ہو اس نور عین کا
خوشیاں ہوں اس کی دیکھنا انکو سدا نصیب
ہر آن زندگی میں زمانہ ہو چین کا
اللہ سر پہ سایہ رکھے والدین کا
بیدل عنایت حق نے جو مولود یہ کیا
نخت جگر ہے آج عنایت حسین کا

۵۲ ۱۹ ۶

(۳۸) بر تولد فرزند بر خور دار آفتاب احمد سلمہ

آفتاب احمد کو حق نے چاند سا بیٹا دیا
یا الہی اس کو بے پایاں ملے علم و ہنر
اپنے لطف عام سے رکھے ہمیشہ فیضیاب
یہ جواں سال جواں بخت و جواں دولت رہے
بخت ہو بے مثل اس کا عمر اس کی بے حساب
گلتان دہر میں یارب سدا پھولے پھلے
ہونہ پیری سے موثر عمر بھر اس کا شباب
باپ ماں دیکھیں بہار زندگی کامیاب

بیدل خوشدل اگر سال ولادت چاہیے

لکھ... مبارک ہو اب آیا نور چشم آفتاب

۱۳ ۵۲ ۵

قطعہ تاریخ

مولود کے کانوں میں تکبیر اذان

(۱) بر خور ڈاری شہلا سلمہا دختر محمد امین صدیقی ایم اے لینڈ کسٹم
حافظ و ناصر ہوشہلا کا حُدا
زندگانی میں رہے یہ سرفراز
ہو یہ مالا مال علم و فضل سے
یہ سدا ہو پیرو احکام دین
کل بلاؤں سے ملے اس کو اماں
دم بدم ہو اس پہ لطف بیکراں
ہو میسر اس کو عیش جاوداں
ہوں عیاں اسلام کی سبھی بیاں

چاہئے بیدل جو سال تہنیت
لکھ... سنا کانوں میں ہے دین اذان

۱۳۶۹ ہجری مقدسہ

عقیقہ

(۱) نبیہ عطا محمد خاں ضاڈ سٹریٹ اکسائز انیسر بیتول

یہ عقیقہ بھی تو اسے کا عطا صاحب کے آج
یہ وہ صدقہ ہے کہ جس کے دیتے ہی سب آفتیں
بال تک بیکانہ ہو مولود کا یارب کبھی
مرچیا ہے پیروٹی راہ صدق نبیہ
ہو چلیں یک لنت بچہ اور زچہ سے جدا
چشم بد میں سے اسے محفوظ رکھ رب العالی

حضرت بیدل یہی اس کا ہے سال تہنیت
واہ یہ سر سے اتاری ہے عقیقہ نے بلا

۱۳۶۲ ہجری مقدسہ

مولود کو سوغات کرتے ہوئے اپنی ازواج و اقربا

(۱) از محترمہ بیگم محمد نعمان انصاری اگزیکٹو انجینئر تعمیرات سی پی
برائے عطیہ خاتون صدیقہ

لطف و فیض بانوے انصار ہے
اس کرم کا واقعی حقدار ہے
جس کا بانی احمد مختار ہے
یہ طویل عمر کا معیار ہے
گھرتے ہوئے لایزال پیار ہے

۱۳۶۰ھ

(۲) از محترمہ بیگم فضل عظیم صدیقی بی۔ اے اسپیکر مدارس

پانچامہ سرخ لوطی زرد اور کرتے ہرے
تقویت اسلام کو پہنچی ہے جن کے سرے
کیا تعجب گریہ بوڑھا اب برسوں تک مرے
پھر وطن کو بھول جائیں کیوں نہ مجھ سے بے گھرے
زندگی ان کی بڑی ہو اور میں گودوں بھرے
اک صدیقہ کا ہے تحفہ مبارک حق کرے

۱۳۶۰ھ

(۳) از محترمہ بیگم عبدالغفار صاحبہ گورنمنٹ اسکول ایچیو پورہ

میری پوتی کو وضع دار فراک
چمن حسن کی بہار فراک

میری پوتی کو دئے کپڑے نفیس
بیدل خستہ مہاجر ہے یہاں
ہے اسی سنت کی یہ تجدید ایک
حق کرے ان کو بھی پڑ پوتی نصیب
غیب سے آواز آئی بہر سال

میری پوتی کو ہیں لائیں بیگم فضل عظیم
نسل میں صدیق اکبر کی نہ کیوں کر ہو یہ فیض
اُس پر ہے طرہ کہ دادا کے لئے میوہ بھی ہے
اہل غربت کو بہم پہونچے جو یہ سامان عیش
آل سے اولاد سے دونوں کو یارب شاد رکھ
شکر کیجے اب سن تاریخ میں بیدل ادا

عبدغفار کی بیگم لائیں
ہے مژین یہ پھول بوٹوں سے

چشم بد دور بار بار فراک
ان کو درکار ہوں ہزار فراک
خوب انفس ہے پھولدار فراک

(۴) از بر خورداری شاہدہ بانو ایم کے دختر پروفیسر محمد تسنیم صدیقی ایم کے ۱۳۶۰ھ

ہو عطیہ کو مبارک یہ خدایا تحفہ
واہ ہر رنگ میں کیا خوب رجایا تحفہ
بوئے گلہائے محبت سے بسایا تحفہ
چشم بد دور ہے تحفہ میں سجایا تحفہ
دل کو بھایا ہے لگا ہو نہیں سما یا تحفہ
حق کرے بھائی نے بہنوں کو بھجایا تحفہ
میری پوتی کو نواسی کا آب آیا تحفہ

۱۳ ۶۰

(۵) از محترمہ بیگم شرف الحق صاحبہ انسپکٹر پولیس

میری پوتی کی وصولی خوب ہے
یہ فراک اچھے یہ ٹوپی خوب ہے
ہو دعاً مقبول ربی خوب ہے
کی مدد جگرتے ٹوپی خوب ہے

۶۱۹۴۱

(۶) از محترمہ اماں بی صاحبہ اہلیہ مولوی محمد حسن مرحوم

گرتے ٹوپی مرحبا بھیجا نہایت شان کا
دین کی ان میں جھلک ہے شائبہ ایمان کا

جی میں آتا ہے دیکھتے ہی رہیں
یا الہی رہیں یہ گود بھری
اس کی تاریخ ہے یہی بیدل

شاہدہ کا جو عطیہ ہے یہ گرتے ٹوپی
کشمشی مونے دئے زرد ہرے ہرخ فراک
بیل بوٹوں سے مزین ہیں تمامی کپڑے
جہننا ساتھ ہے ہیں چوڑیاں ہاتھوں کیلئے
ساتھ کپڑوں کے رکھی عید مبارک کی نغید
بچیوں کا مری اللہ کرے نیک نصیب
مرحبا حضرت بیدل یہ سزاوار ہے سال

تحفہ بیگم شرف بھی ہے بلا
فلیشن ایبل ہے سبھی کپڑوں کا کٹ
بچیاں ان کی ہوں یارب خوش نصیب
سال کا بیدل ہوا یہ اہتمام

ہے بڑی قسمت عطیہ کی کہ پڑنانی نے آج
سب کے سب کپڑے بنائے ہیں پرانی وضع کے

جانثیں داوی کی یہ نانی کی ہیں سب کچھ غرض کیوں نہ پیارا ہو ہمیں ہر جزو اس سامان کا

ہے دعا بیدل خدا سر پر رکھے سایہ مدام

باعث برکت ہے تو تحفہ یہ اماں جان کا

(۷) از بر خورداری فاطمہ خاتون سلمہا اہلیہ قاضی جعفر علی صدیقی

کپڑے نئے تراش شدہ جیب خوب ہیں

یہ زیورات دافع آسیدب خوب ہیں

کرتے نفیس اور پری زیب خوب ہیں

پھوپھی بڑی کے ہیں یہ تحائف بڑھے چڑھے

جھنکار سے بلائیں پری زیب کی ڈریں

بیدل نے سال نیک کہانی البیدیہ یہ

(۸) از عزیز گرامی قدر پروفیسر محمد نسیم صدیقی ایم اے

رسم یہ ڈال دی ہے اہل جہاں نے اچھی

قدر کی واہ بھی خورد و کلاں نے اچھی

کی یہ ایجاد ترے طرزِ بیاں نے اچھی

دی ہے سوغات مے پھوپھیاں نے اچھی

کرتے ٹوپی کی ہے بہتات مری پوتی کو

ایک نے ایک سے بڑھ چڑھے کے تحائف بھیجے

بیدل خستہ نکالی یہ انوکھی تاریخ

دیکھ کر تحفہ نایاب عطیہ نے کہا

۶ ۱۹ ۴۲

بچوں کی تصاویر

(۱) بر تصویر بر خورداری عطیہ خاتون صدیقہ سلمہا

عبیاں دستِ قدرت کی تحریر ہے

خوشی میں اندازِ تفریر ہے

محبت کو پیغامِ تخییر ہے

ندا آئی... کیا خوب تصویر ہے

عطیہ کی ننھی سی تصویر سے

تبسم سے معصومیت آشکار

لُبھاتی ہے دل بچپن کی ادا

ہوئی بیدلِ شاد جب شکرِ سال

۶ ۱۳ ۴۳

(۲) بر خور داری سعیدہ انجم سلمہا

مرحباً خوب مصور نے اتاری تصویر
حسن سے بن گئی پھولوں کی کیاری تصویر
صفحہ دہر کی رونق ہو تمہاری تصویر
واہ نانا کی دلاری کی ہے پیاری تصویر

کھلا کھلاتی ہوئی بیٹھی ہے سعیدہ انجم
بیل بوٹوں کا بہت جسم پر موزوں کے فراک
تم کو اللہ رکھے شاد جہاں میں وایم
اس کی تاریخ یہی حضرت بیدل لکھئے

(۳) بر تصویر بر خور دار معین الرشید صدیقی سلمہ

سب کو ہنسنے کا دیا موقعہ مزید
عمر کا ہر ایک دن ہو روزِ عید

واہ کرسی سے بندھے ہنستے ہیں آپ
دے خداوند جہاں بخت بلند

مصرعہ تاریخ بیدل نے کہا

خوب آب کھینچی ہے تصویر رشید

(۴) بر تصویر بر خور دار ظفر شاہیں سلمہ

سکتے ہیں کہاں مجھ میں لمبے سفر کی
ملی آج تصویر نورِ نظر کی

بھلا جا کے پنجاب کس طور پہنچوں
ہوئی کچھ نہ کچھ پھر بھی تسکین بیدل

(۵) بر خور دار سہیل سلمہ کی تصویر

قدم قدم پہ ہیں ان کو شرارتیں مرغوب
مچل مچل کے رہیں گے جو چیز ہو مطلوب

میاں سہیل کی تصویر میں بھی ہے شوخی
ہزاروں ڈھونگ رچائیں کرائیں ضد پوری

عجیب شان کی تصویر ان کی بیدل ہے
سہیل بیٹھے ہیں ہاتھوں میں لیکے حقہ خوب

رسم ختنہ

(۱) جگر گوشانِ خالص صاحبِ لطیف احمد جریح مرحوم ریانی پتی

مرحبا ہیں رچائی دو ختنہ
یہ سزاوار سب کو ہو ختنہ
کہ... مبارک ہو باپ کو ختنہ

ایک پوتے کی اک نواسے کی
حق کرے خوش نصیب دونوں کو
سال بیدل نے یہ کہا اس کا

(۲) خالد محمود سلمہ نبیستہ خان بہادر فضل الکریم خاں ڈپٹی کمشنر بیتول ۱۳۴۰ھ

رسم ختنہ پر نواسے کی یہ جشنِ دلنواز
جس کی بھولی شکل پر معصومیت کرتی ہے نا
نعمتوں سے دین و دنیا کی رہے یہ سرفراز
کارزارِ دھرم میں بڑھ کر ہو اس کی ترکتاز
حافظ و ناصر رہے اس کا خدائے کار ساز
بھول جائے داستانِ عشقِ محمود و ایام
یہ رہے پاسدِ احکامِ شہنشاہِ حجاز
خالدِ محمود کو اللہ دے عشر دراز

سعد ہو خان بہادر کو خداوندِ جہاں
خالدِ دلبرِ نورِ چشمی فضل الکریم
اس کو عسلم و فضل کی اللہ دے توفیق نیک
زندگانی میں میسر اس کو ہو عیش و نشاط
ظلمِ مادر اور پدر میں یہ سدا پھولے پھلے
آفتِ محمود و خالد ہو زباں زدِ جہاں
ہر طرح ہوتا بچ و سرمانِ رب العالمین
بہر سال تہنیت بیدل کی دل سے ہے دعا

(۳) برخوردار اعجاز علی سلمہ فرزند عزیز خورشید علی صدیقی نگینوی ۱۳۴۱ھ

کیا ہی خوش اسلوبِ خوش انداز کی ختنہ ہوئیں
ایک طفلِ شیردل جانباں کی ختنہ ہوئیں

شادماں رکھے خدا لختِ دلِ خورشید کو
کچھ نہ بھولے سے جبین ناز پر آیا شکن

تجھ کو ہے بیدل اگر درکار سال تہنیت

لکھ.... بچہ اللہ اب اعجاز کی ختنہ ہوئیں
136802

(۴) برخوردار جاوید ریاض پسرداکٹر ریاض الاسلام ایم اے پی ایچ ڈی
 علم میں فروہونہاں ریاض
 جت جوئے ہنرمون فن کی کرید
 حق کرے اس کی مشکلیں آسان
 زندگی کا عیاں رہے سب بھید

خوب ہے سال تہنیت بیدل
 ہے مبارک یہ ختنہ جاوید

بِسْمِ اللّٰهِ

(۱) میاں عبدالحفیظ سلمہ خلف عبدالغفار حنا پیر الیچوہرہ
 کہے بسم اللہ "اقرا" پڑھ چلے عبدالحفیظ
 پھر عطا اللہ سے کیسے نہ ہو سوغاتِ علم

اس خوشی کی حضرت بیدل لکھو تاریخ یہ
 رسم بسم اللہ ہے موجب بسا برکاتِ علم

روزہ کشائی

(۱) برخورداران شوکت علی نصرت علی و لیاقت علی سلمہم فرزند افاضی جعفر علی صدیقی نگیو

رکھے نصرت، لیاقت اور شوکت نے ہم رونے
 شکم سیری نہ غافل کر سکے یاد الہی سے
 بکھ اللہ یہ تعمیل حکم کبریائی ہے
 قلوب مومنین کے واسطے روزہ صفائی ہے
 نہ بھولے عیش و عشرت میں کبھی انسان بھوکو کو
 اک حاجتمند کی امداد سچی پارسائی ہے

رکھا راہ خدا میں ہے قدم ان نوہالوں نے
 مبارک روزہ دارو سب کو یہ روزہ کشائی ہے

آغا تسلیم

(۱) برخور جاہر معین الرشید صدیقی کا داخلہ جو انٹر کیمبرج اسکول لاہور

اپنی نوشت و خواند میں مشغول ہو گئے
کانٹے جو سدراہ بنے پھول ہو گئے
بدلے کمی کے چو گئے محصول ہو گئے
سارے فضولیتا بھی معمول ہو گئے
ماں باپ کے ٹکے تو محض دھول ہو گئے
ہم جان جاسیں آدمی معقول ہو گئے
لیجے رشید داخل اسکول ہو گئے

شکر خدا ہے آج معین الرشید بھی
حق نے کرم سے جانب منزل لگا دیا
معیارِ علم اور یہاں پست ہو گیا
اب طالبانِ علم غلط راہ پر پڑے
فیشن پرستیوں میں اڑاتے ہیں رات دن
اللہ اس کو علم کے ہمراہ لے عمل
بیدل یہ شوقِ علم سزاوار ہوا نہیں

نتائج امتحانات

(۱) برکامیابی طاہرہ خاتون سلمہا دختر خان صاحبہ اجد لطیف احمد جرج مرحوم

بہرِ تسلیم ہے یہ نیک شگون
اس کا حامی ہو حنا لوق بیچون
منظرِ بد سے حق رکھے مامون
کامیابی طاہرہ خاتون

طاہرہ ہو گئی ہے میٹرک پاس
ہو ترقی علم روز بروز
عمر و اقبال میں اضافہ ہو
سالِ تاریخ ہے یہی بیدل

(۲) کامیابی سینٹر کیمبرج خواجہ صادق خلف الحاج خواجہ محمد حسین ضاوی آئی جی پبلسٹر

سُن کے یہ مژدہ نہیں پھولے سماتے والدین
ہے مناسب شکرِ حق لائیں بجا اب جانیں

ہو گیا دل بند صادق امتحان میں کامیاب
اس کی محنت اُن کا زردونوں ٹھکانے سے لگے

باپ ماں کو دیکھنا اب اسکی خوشیاں ہون نصیب
دین و دنیا میں الہی اس کو رکھنا سزا
سال اس کی کامیابی کا لکھا بیدل نے یہ

(۳) برکامیابی عزیزہ عقیلہ بالودربی آرزو عزیزہ زاہدہ بالودربی اختران خواجہ محمد حسین

کتنی ذہین ہیں یہ عقیلہ و زاہدہ
آرزو میں بھی پاس عقیلہ نے کر لیا
ان سے سپہرِ علم منور سے مدام
یگیشن جہاں میں پھولیں پھلیں سدا
اللہ نعمتیں بھی انہیں بے شمار سے
بیدل کی یہ دعائیں تری بارگاہ میں
ہر دو کا ایک ساتھ تھے یہ سال تہنیت

(۴) عطا ٹے ڈاکٹر پی ایچ ڈی برڈاکٹر محمود حسن خطیب ایم اے ناگیو

قابل تعریف ہے یہ کوشش علم و عمل
ہو گئی ریسرچ پر گرویدہ یونیورسٹی
تہنیت کا سال بیدل نے کہا یہ فی البدیہہ

(۵) برکامیابی برنخوردار محمد حسین صدیقی درایم اے

شکر ہے اللہ کا ایم اے کیا شادی کے بعد
زال دنیا نے بچھا رکھا ہے اک دام فریب
رکھ خداوندِ دو عالم بامراد و سرخرو
کامیابی کا یہ سن نختِ دل بیدل کا ہے

۱۳ ۶۴

(۶) برکامیابی مسٹر عبد المتین ایم کام در امتحان

متین خوش سیر پر حق تعالیٰ کی عنایت تھے
اسی کا نام خوش بختی یہی خوبی قسمت تھے
وہی انسان کامل تھے کہ جس میں آدمیت تھے
ہوا تھے یہ کرم حق کا مسرت میں مسرت تھے

بنے کو دی بنی ایم کام میں بھی کامیابی دی
الہی دین و دنیا میں رہیں یہ سرخرو دونوں
انہیں علم و عمل فضل و ہنر یارب عطا کرنا
لکھا بیدل نے یکجا سال ہر دو کامیابی کا

(۷) برکامیابی بر خور داری حبیب النساء سلہا اہلیہ محمد بن صدیقی در بی۔ ا۔

گھر بھر کی دیکھ بھال کے تعلیم ساتھ کی
پھٹکے نہ پاس جس کے کبھی پست ہمتی
رکھ با مراد مال سے اولاد سے سبھی
ڈگری خوشا حبیب نے جلد آرٹ کی ریلی

شادی کے بعد واقعی یہ بھی کمال تھا
انسان زندگی میں وہی کامیاب ہے
ہو عیش جاوداں سے الہی یہ ہمکنار
بیدل حصول علم ہے گنجینہ حیات

(۸) برکامیابی بر خور داری حبیبہ خاتون سلہا دختر مصنف

عمر کریار بڑی اس کی بڑا دینا نصیب
دور رنج و غم ہو اس سے عیش و عشرت ہو قریب
حافظ و ناصر حد ایا تو رہے تیرا حبیب
شکر یہ اللہ کا ہے میری بیٹی کی ادیب

امتحان میں ہو گئی لیجے حبیبہ کامیاب
دین و دنیا میں الہی سرخرو رکھنا اسے
بال بیکا ہونہ اس کا تندرستی دے اسے
حضرت بیدل لکھو اس کامیابی کا یہ سال

(۹) برکامیابی بر خور داری نعیمہ خاتون سلہا بنت عزیز اختر حسن ایم اپرپیل ٹیچرس ٹریننگ کالج

اس نمایاں کامیابی پر ہوئے سب شاد کام
اور باسانی ہراک دشوار منزل ہو تمام
اور عمر نوح پائے زندگی نیک نام
علم کی نعمت ملے رب سے نعیمہ کو مدام

بنت اختر نے ڈویژن فرسٹ میں میٹرک کیا
امتحان میں کامیابی ہو سدا اس کو نصیب
بخت اسکندر الہی دے بڑا دینا نصیب
بہر سال تہنیت ہے بیدل خستہ دعا

(۱۰) برکامیابی محمد معین سلمہ خلیفہ محی عبدالحی رضا

امتحان میں آگئے پہلی ڈویژن میں معین
اس مسرت میں ہر اک اپنا پرایا ہے شریک
کیوں نہ ہو انعام حق بیدل یہ ہے محنت کا پھل

(۱۱) برکامیابی عزیز قمر الدین ایم آدر پاکستان سول سروس

پے آئے ایس بھی کر لیا ہے پاس قمر الدین نے
بخت ہو بخت سکندر عسمر نوح ہو
دین و دنیا میں ہمیشہ سرفرازی ہو نصیب
خیر خواہان حکومت میں رہے یہ سربلند
اس کا سال تہنیت بیدل اگر درکار ہے

(۱۲) برکامیابی برخوردار افتخار احمد صدیقی سلمہ دربی اے

عزیز افتخار آج بی اے ہوئے
پھٹکنے نہ دے پاس جو یاس کو
بلندی نمایاں ہے پستی کے بعد
تکالیف ہوتی ہیں راحت رساں
سمندر کی تہ میں صدف ڈھونڈتے
ہے آغوش سنگ گراں پر خطر
بلا ان کو محنت کا پھل آخرش
حبیب خدا ان کا حامی رہے

بفضل خدا سعی کی بار بار
زمانہ میں ہوگا وہی کامگار
سنہلنا ہے گر کر سدا شہسوار
چنوکے جو پھولوں کو لپھیں گے خار
ہے گر خواہش گوہر آبدار
نہاں پہلوئے لعل میں ہے شرار
نہاں تما ہوا پر بہار
مددگار دایم ہو پروردگار

رہیں ہر دو عالم میں یہ سر بلبلت
الوالعزمیوں سے رہیں شیراز

سدا کامرانی سے ہوں بھکتار
بڑی زندگی ہو بڑا ہودتار

ہے بیدل اگر سال کی جستجو

یہ کہدو.... ہوئے پاس اب افتخار

(۱۳) عزیز مسعود الحق صدیقی ایم اے کے یونیورسٹی کنوینشن میں ڈگری لینے پر

خدا کا شکر ہے مسعود الحق نے کر لیا ایم اے
ہزاروں خرچ کر کے مدتوں کی جانفشانی سے
رہو خدمت گزار ملک و ملت قوم کے حامی
بھدا اللہ اب آیا زمانہ کامرانی کا

بہت کچھ مغز پاشی کی بلا شک ہے ادق ڈگری
ہلی ان سب کے بدلے ایک کاغذ کا ورق ڈگری
جو انان وطن کو دے رہی ہے یہ سبق ڈگری
کریگی دور دنیا کے سبھی رنج و قلق ڈگری

ہے ماتم پوش یونیورسٹی بیدل جہالت پر

سیہ چوغہ پہن کر لایا ایک مسعود حق ڈگری

(۱۴) بد کامیابی امتحان سی ایس پی انز عبدالمعتین الضلری ایم کام

کرتا خدائے پاک ہے اس شخص کی بدد
عبداللہی کا لخت جگر شاد ماں رہے
خدمت گزار خلق بنا ملک پاک میں
انعام کبریا سے یہاں تک ہو سرفراز

جو اس کی ذات پر رکھے کاہل یقین بھی
دنیا کے ساتھ ساتھ ہوا راست دین بھی
ہوگا مفاد قوم نہ کیوں دلنشین بھی
خود جل مرے حسد سے عدوئے لعین بھی

بیدل اگر تلاش سن تہنیت کی ہے

لکھ.... خوب کامیاب ہیں عبدالمعتین بھی

(۱۵) برکامیابی شاہدہ خاتون سلمہادراہیم کے دختر پر وفیسر محمد نسیم صدیقی ایم کے

رہتی ہے پاس شاہدہ ہر امتحان میں اللہ اس کو بخت سکندر عطا کرے فضل و ہنر میں اس کو الٹی کمال ہو احکام دین سے ہو یہاں تک شغف مدام بیدل یہ محنتوں کا بلا آج پھل اسے ہوتا ہے مشکلات کے حل میں نہ پیش و پس بڑھ چڑھ کے اس کو عمر ملے ڈیڑھ سو برس تکمیل علم کی رہے باقی نہ کچھ ہو جس جائے تلاش حق سے نہ خالی کوئی نفس فضل خدا لو ہو گئی ایم اے پر یو ایس

(۱۶) برکامیابی پر خور داری راشدہ خاتون سلمہادختر پر وفیسر محمد نسیم صدیقی لقی ۶۱۹۵۲

کامیابی کا رہا سہرا مری ننھی کے سر کیا ٹھکانے سے لگی ہے واہ محنت کی ہوئی مرحبا حل کر لئے اس نے مضامین ادق خاندان میں انٹراک سائنس کی پہلی ہوئی بخت یا در ہو تصدق میں رسول پاک کے عمر طولانی ملے اس کو خدا کی دی ہوئی حق رکھے ماں باپ کو اس کے سلامت بابر ان کی سعی تربیت یہ بار آور بھی ہوئی

حضرت بیدل لکھو اس تہنیت کا سال یہ

راشدہ خاتون کیا کچھ پاس ایف ایس سی ہوئی

(۱۷) مسٹر محمد یوسف خان خلف نظر خاں کی کامیابی ڈربی ۱۹۵۲ اے ایل ایل بی

کیا سعی پیہم سے یوسف نے پاس کئی سال دی گرچہ قسمت سے وہ سبیل و کیلوں کی عقلیں ہوں ایسی رسا غلط کو صحیح کر دکھائے وسیل بڑی بات ہے بات کی کھینچ تان اٹھے حشر گو واقعہ ہو قلیل

خدا کا ہے بیدل کرم لاکھ لاکھ

کہ..... ابن نظر خان بھی ہے وکیل

صحتیابی از علالت

(۱) بر صحتیابی بر خوردار شوکت علی سلمہ

سخت موزی ہئے ٹائیفائڈ بھی
ہئے مضر خورد و نوش بھی اس میں
ورد کرنا پڑے قناعت کا
نا توانی ہزار بیماری
سخت کبخت جان لیوا ہئے

آکے مشکل سے چھوڑ کر جائے
جی سکے خاک کوئی بن کھائے
بے طرح یہ غذا کو ترسائے
مدتوں ایڑیاں رگڑوائے
اس کی صورت خدانہ دکھلائے

حق تعالیٰ کا شکر ہے بیدل

آج شوکت علی صحت پائے

(۲) بر صحتیابی محمد نسیم خلف مسٹر محمد نعمان انصاری

ہئے علالت فی الحقیقت ایک صدقہ جان کا
یا الہی خوش رہے نعمان کا نخت جگر
تندرستی چاہئے اولاد کی ماں باپ کو
حضرت بیدل اگر درکار ہئے سال شفا

ورنہ بندوں کا محافظ ہے خداوند کریم
نرحمت ماں باپ کو ہوشادمانی عظیم
یہ بھی تیری دین ہئے وہ بھی تیرا لطف عظیم
کہہ دو.... صحت پاگئے ہیں ٹائیفائڈ سے نسیم

(۳) بر صحتیابی بر خورداری عطیہ خاتون صدیقہ سلمہا

عطیہ کو آکر علالت نے گھیرا
حرارت نے دن رات بچپن رکھا
ہوئی سلب طاقت بڑھی نا توانی
کرم حق تعالیٰ کا تجھ پر ہے بیدل

ہوئیں یورشیں سخت موتی جھرا کی
غضب بیگی تشنگی تھی بلا کی
پھر اُس پر زبردست بندش غذا کی
عطیہ کو جو تندرستی عطا کی

(۴) برصحتیابی انخوی محترم الحاج قاضی محمد نسیم صناد ظلمہ العالی

علاقت سے انخوی محمد نسیم
طبیعیوں کے بھی ہوش جاتے رہے
مرض نے بالآخر سنبھالا لیا
الہی اسے رکھ سدا تندرست
خدا کا ہے بیدل کرم لاکھ لاکھ

ہوئے دم بدم آہ بیڈھب نڈھال
کیا ضعف نے اس قدر خستہ حال
بچا یا ہے اللہ نے بال بال
بڑی عمر دے۔ ہو بہت کہنہ سال
سلامت رہا یہ سلامت کالال

سلامت النساء محترمہ والدہ ماجدہ

(۵) دعا برائے صحتیابی برخوردار معین الرشید صدیقی سلمہ اللہ تعالیٰ

الہی رشید اب صحت یاب ہو
مرض نے رکھا ہے بہت بیقرار
ترسی بارگاہ کرم سے ملے
دُعائے گنہگار بھی ہوتبول
بصد عجز بیدل کی ہے التجا

نہیں تیری فضل و عطا سے بعید
تپ محرقہ کا ہے کرب شدید
نئی زندگی اور عمر مزید
پھرا تیرا بندہ کہاں نا اُمید
شفا پائے میرا معین الرشید

(۶) برصحتیابی برخوردار محمد مبین صدیقی ایم۔ اے

مبین آپریشن کے چکر میں تھا
حقیقت میں اک پھول سا جسم ہے
گیا کچھ نہ کچھ خون فاسد نیکل
خدا اب ہمیشہ رکھے تندرست

مرض صرف یہ تھا گلا آ گیا
ذرا ٹھیس لگنے میں کلا گیا
کٹاپ اپ اک یہ بھی جھگڑا گیا
مسلسل علالت سے گھبرا گیا

تجھے چاہیے شکر بیدل ضرور
خدا کے کرم سے شفا پا گیا

(۷) برصحتیابی آنزیل محمد علی صفا فائیس منسٹر حکومت پاکستان

محمد علی ہو گئے تندرست رکھے حق انہیں اور بھی سو برس
کئی بار جا کر عدم سے پھرے یہ خبریں ہوئیں مشہر پیش و پس
تھی افسردہ زندگی کی نوید نہ ہو اب گھڑی کوئی بھی ٹس سے ٹس
خدا سب تمنایں پوری کرے رہے دل میں باقی نہ کوئی ہوس

دعا ہے یہ بیدل کی اب بہر سال
بجٹ عسکر کارب سے ہو سرپس

(۸) برصحتیابی بر خورداری سعدیہ خاتون سلمہا از ٹائیف ایڈ

سعدیہ کو دی شفا اللہ نے مہرباں بندوں پر ہے خالق کی ذات
شکر ہے بیدل خدا نے پاک کا
بسکہ... بخششی ٹائیف ایڈ سے نجات

۱۳ ۵ ۷۱

(۹) برصحتیابی بر خورداری مقبول حسین سلیم فرزند مگرمی خواجہ چراغ حسین ضیا پالیسیا مل لاہور

کس بلا کا مرض پڑا پیچھے کیا علالت نے آ کے پکڑا طول
صدقہ جان تھی یہ بیماری عسریں زیادتی ہو اب معقول
ہو خدا عطر بیز عالم میں گلستان چراغ کا یہ پھول

سال تاریخ ہے یہی بیدل

واہ اب تندرست ہے مقبول

۱۳ ۵ ۷۲

سالگرہ

(۱) پیر حیر کشائی در امراتی برابر یوم سالگرہ اعلیٰ حضرت نظام دکن

عثمان کو نصیب ہو بخت سکندری
ہے دور انبساط زمانہ ہے سازگار
کیونکر برآر کی نہ رعیت ہو شادماں
یارب نئی گرہ ہو کلاوے میں ہر برس
بیدل ندا یہ آئی جو کی جستجوئے سال

مدت بڑی ہو زندگی نیک نام کی
لا یا توید پھر سے نشاطِ دوام کی
بر آئی آرزوئے دلی خاص و عام کی
ہو عمر نوح خسرو عالی مقام کی
کہدو کہ... واہ سالگرہ ہے نظام کی

برابر کو بریش کو برینت نظام کا حصہ ملک بان یا تھا اور سالگرہ
برابر کا جھنڈا امراتی میں آرا کر تزیین کی سلاخی و جاتی تھی

(۲) برس سالگرہ اول بر خوردار معین الرشید صدیقی سلمہ نبیرہ مصنف

لگے ہیں چلنے معین الرشید بھی پیروں
یہ بہرہ مند ہو فضل و کمال سے یارب
اسے طفیل نبی بخت دے سکندر کا
برائے سالگرہ سال یہ لکھو بیدل

ہزار شکر ہے سدھ بدھ کچھ انکو گھر کی ہوئی
تلاشِ عسلم کی ہو جستجو ہنر کی ہوئی
عطا کرم سے ترے زندگی خضر کی ہوئی
میاں رشید کی کل عمر سال بھر کی ہوئی

(۳) برس سالگرہ دوم

کیا خوب یوم سالگرہ ہے رشید کا
شوخی میں سرد اور شرارت میں طاق ہیں
آئیں گی خود بخود ہی اطاعت شعاریاں
یارب سدا فزونی عیش و نشاط ہو
تاریخ تہنیت کی ہے بیدل اگر تلاش

اللہ اپنے لطف و کرم سے کرے سعید
جو چیز لے اڑیں کبھی دیتے نہیں رسید
ہمراہِ عسلم - عقل بھی دیگا خدا مزید
دن عید - رات عید - سحر عید - شام عید
لکھ... شکر حق ہیں واہ یہ دو سال کے رشید

(۴) برس سالگرہ چہارم بر خوردار معین الرشید صدیقی سلمہ

کہ آج سالگرہ میرے نوہال کی ہے

بہت بڑی یہ عطار رب ذوالجلال کی ہے

مجھے طلبِ انہیں دہائے لازوال کی ہے

تلاشِ زیست نہ کچھ خضر بے مثال کی ہے

بھلا نہ کس لئے گھر بھر کوشا دمانی ہو

کیا ہے مجھ کو مشرف بہ آل اور اولاد

کرم سے اپنے اسے علم و فضل دے یارب

الہی عمر عطا کر اسے صدوسی سال

شروع آج ہوا پانچواں برس بیدل

(۱۳۵۷ھ (فصلی) مؤرخین) میاں رشید کی بس عمر چار سال کی ہے (مطابق ۱۳۶۷ھ)

(۵) بارگاہِ خداوندی میں رشید سلمہ کے لئے التجائے بیدل

اس پر دمام لطفِ خدا کے کریم ہو

یارب یتیم آج یہ دُرِ یتیم ہو

(۱۳۶۷ھ (ربیع)

محروم شفقتوں سے ہوا باپ کی رشید

بیدل کی التجا ہے تری بارگاہ میں

(۶) برس سالگرہ بر خوردار ظفر شاہیں سلمہ نیرہ مصنف

نئے ڈھنگ چلنے لگے چال کے

کھلاڑی ہیں گویا یہ فٹ بال کے

مقابل نہ ہو کوئی اقبال کے

کلاوے میں لاکھوں گرہ ڈال کے

ظفر اب ہوئے واہ اک سال کے

(۱۳۶۸ھ)

ہوں ان کو عطا نعمتیں سب الہی

مراتب ملیں اور مناصب الہی

رہیں پوتیاں میری خوش آب الہی

نکالے ہیں شاہین نے بال و پر

زین پر لگے پاؤں پھٹکارنے

بڑی سے بڑی عمر اللہ دے

مسلل بنے ہار یا قوت کا

کہا سال بیدل نے یہ فی البدیہہ

(۷) دعا بدرگاہِ قاضی الحاجات برائے بر خوردار ایاں عظیمہ سعیدی سلمہ

ہیں نختِ جگر سعیدیہ اور عطیہ

خدا یا بڑے عمر و اقبال دینا

دعا بیدلِ غم زدہ کی یہی ہے

(۸) برس الکره پنجم میاں معین الرشید صدیقی سلمہ

اللہ شاد رکھے معین الرشید کو
اس عمر میں بھی عقل کے آثار ہیں پدید
ہر بات کی ابھی سے ہے بی طرح چھان بین
کرتا ہر ایک امر میں ہے پرستش شدید
توفیقِ عظیم و فضلِ خدا یا اسے ملے
اقبال ہو بلند ترین عسمر ہو مزید

بیتدل نے فی البدیہہ کہا سال تہنیت

رب کا کرم ہے پانچ برس کا ہوا رشید

(۹) برس الکره سوئم ظفر شاہین سلمہ نبیرہ مصنف

عمر کے ثناہین نے پورے کئے ہیں تین سال
زندگی طول دے اس کو خدا نے کار ساز
دین و دنیا کی سعادت سے کر اس کو سرفراز
خوب بڑھ چڑھ کر ہو میدانِ عمل میں ترک تاز
اس کے دل میں جاگزیں رسِ اخوت ہو مدام
یہ رہے پابندِ احکام شہنشاہِ محبان
گلستانِ دہریں پھولے پھلے یہ نوہ سال
باپ ماں یارب رہیں عالم میں اس کے سرفراز
بہر سال تہنیت بیتدل کی یہ ہے التجا
میرے اس پوتے کو ہے اللہ اب عمر دراز

(۱۰) برس الکره دویم بر خوردار سہیل سلمہ فرزندِ لبند بر خوردار محمدتین صدیقی ایم اے

سہیل خوش سیرنے کر لئے دو سال اب پورے
صدوسی سال کی ہو عمر اس آگے کہ پیارے کی
چلنا لوٹ جانا روٹھ جانا شور و شر کرنا
ڈرانے کی ہیں ترکیبیں یہ باقی کے دلائے کی
کھلونا گر کوئی بازار سے لا کر دیا جائے
نشی گت یہ بنا دیتے ہیں اس آنت کے مارے کی
کبھی پاؤں دہلتے ہیں کبھی سر رول دیتے ہیں
ابھی سے منکر ہے در پیش آبا کے سہارے کی

دعا کے ساتھ بیتدل نے لکھا یہ سال تہنیت

بڑی ہو زندگی سلمہ کے نو سلمہ ستائے کی

(۱۲) قطعہ تاریخ برسالگرہ ملک الشعراء نے بنگال قاضی نذرا لاسلام صاحب مدظلہ العالی

دے خداوند جہاں ان کو ریاضت کے صلے
اپنی نظموں میں کٹے خوب حکومت کے گلے
بندشیں لاکھ ہوئیں قول سے اپنے نہ ہلے

نذرا لاسلام کو آج اور بڑی عمر ملے

۱۹ ۵۲

(۱۲) برسالگرہ بر خورداری طلعت سلہا دختر سید رفیق احمد صاحب

جشن اللہ دلنواز کرے

ہر دو عالم میں سرفراز کرے

بیگ و بد میں یہ امتیاز کرے

گلفشاں رتبے نیاز کرے

کیوں نہ ماں باپ پر یہ نیاز کرے

عمر طلعت اب حق دراز کرے

۱۳ ۵۲

قاضی صاحب نے دیا خطہ بنگال جگا
قوم کے واسطے کی جان کی پرواہ نہ کچھ
مذتوں قید نصاریٰ کی مصائب جھیلیں
گردغا حق سے یہی سالگرہ میں بیدل

(۱۲) برسالگرہ بر خورداری طلعت سلہا دختر سید رفیق احمد صاحب

آج طلعت کی آئی سالگرہ

اس کو بخشے متاعِ علم و ہنر

دے خداوند پاک عقل سلیم

باغِ عالم میں یہ پھلے پھولے

راحتِ دل ہے آنکھ کا تارا

سال بیدل لکھو دغا کے ساتھ

بر تفرات و ترقیات ملازمان حکومت

(۱) خان بہادر عبداللطیف خاں کے کشن حج ہونے پر

عطا دولتِ دین و دنیا ہوئی

بفضلِ خدا کرچکے حج لطیف

ہوا مرتبہ اور بیدل سوا

ہے لطفِ خدا۔ پیش کشن حج لطیف

۱۳ ۵۸

(۲) خان بہادر فضل الکریم خاں کے مستقل ڈپٹی کمشنر ہونے پر
 خداوند عالم مبارک کرے
 رکھے اس کو اللہ اب سرخرو
 کہا سال بیدل نے یہ فی البدیہ
 ہوئے مستقل آج فضل الکریم
 یہ ہے رہو جادہ مستقیم
 یہ ہے لطف و فضل خدائے رحیم

(۳) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں ایم اے پی ایچ ڈی ممبر یونیورسٹی کورٹ ہونا
 ہو مبارک غلام مصطفیٰ خاں
 ہو گئی یونیورسٹی محفوظ
 کیوں کشادہ نہ ہوگا باب علوم
 اس کی تاریخ ہے یہی بیدل
 طالب علم کی سپورٹ ہوئے
 سر چھپانے کو آپ فورٹ ہوئے
 گنج معنی کے پاسپورٹ ہوئے
 شامل ممبران کورٹ ہوئے

(۴) مولوی خیر الدین بی ایس سی پرنسٹن ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر کی ترقی پرائیویٹ سروس میں
 اللہ الحمد کہ آن خیر الدین
 پالیسی ایک برابر ان کی
 وقت آخر یہ ترقی بیدل
 پاکئے رتبہ بلا منت غیر
 اپنوں سے اُنس نہ اغیار سے بیر
 کھدو... ہے درجہ کی تمت بالخیر

(۵) مسٹر ولی اللہ صاحب ایس پی کا انڈین پولیس سروس میں آنا
 فرائض میں ہے پوس کے رعیت کی نگہبانی
 بہت بیفکر ہیں ان میں بہت ڈیوٹی سے بے جس ہیں
 تعجب کیلئے بیدل عاقبت ان کی سدھر جائے
 ولی اللہ داخل انڈین پولیس سروس ہیں

۱۳ ۵ ۶۱

۲ - دارالعلوم

۵ - محفل

۴ - راہنامہ

۱ - معاون

۳ - قلعہ

(۶) عزیز عبد الشکور صدیقی کا تقریر بحیثیت ای ای کسی ناگپو

ہو گئے اب ای ای اے سی عبد الشکور
خوب ہے بیدل یہ سن تہنیت

ہے کرم و لطفِ خدائے غفور
اور بھی مشکور خدا کا شکور

(۷) مسٹر انعام الرحیم آئی سی ایس کا کمشنر برار ہونا ۱۹۶۲ء

شکر خدا آنکہ انعام الرحیم
گشت کمشنرز عنایاتِ حق
خلق خدا از کرش فیضیاب
ہر کسے در عہد بہ منزل رسید
آمدہ از غیب ندا بہر سال
مظہر اوصافِ جدید و تمام
رتبہ فزوں یافت ز فضلِ عظیم
شاد ہمہ کرد ز لطفِ عمیم
لغزشِ پایافت رہ مستقیم
ہیں... خوشا انعامِ خدائے رحیم

(۸) جناب عطا محمد خاں صاحب کا ڈسٹرکٹ اکسائز انیری مستقل ہونا ۱۹۶۲ء

بندۂ عاجز عطا را شکر حق کردن رواست
بہر سال تہنیت بیدل بگفتہ فی البدیہہ
مستقل بر عہدہ خود شد ز لطافتِ عمیم
شد با انعامِ رحیم و از زہے فضلِ کریم

۱۹۶۳ء

(۹) دیگر

آبکاری کے آفیسر ہیں عطا صاحب نے
غیب سے آواز سن کر بہر سال تہنیت

(۱۰) پروفیسر محمد تنیم صدیقی ایم اے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ اردو ہونا ۱۹۶۳ء

دی صدارت شعبہ اردو کی آب تنیم کو
حق دلاتا ہے بلا شک حق ہر اک حقدار کا
علمیت پر اس کی موزوں ہے بہت یہ عز و جا
کچھ بگڑ سکتا نہیں گر ہوں مخالف سدراہ

شکر ہے بندے پر واجب دین کا اسکی سدا
ناصر و حافظ رہے اللہ اس کا گھڑی

بہر سال تہنیت بیدل یہی آئی ندا

کہا وہ... اب نسیم صدیقی پر و فیسر ہے واہ

(۱۱) بوقر عسٹر ہدایت اللہ بار ایت لا بعدا اید و کیت جنزل سی پی

پایا مراد اپنی آخر ہدایت اللہ
حق بارگاہ حق سے حقدار کو بلا ہے
قانون کا ہے پتلا علم و ہنر میں یکتا
اس نے مخالفوں کے چھکے چھڑا دئے ہیں
کچھ ساز و باز چلنے پایا نہ دشمنوں کا
ہے قابلِ شکر و اللہ کامیابی
حافظ و لایت اللہ ہیں خوش نصیب بیشک
دلوں کو آب سلامت رکھے خدا جہاں میں
اللہ کا کرم ہے بیدل مزید ہم پر

ہوتی نہ بار آور کیوں کوشش مسلسل
بہتوں سے ہے یہ بہتر کتنوں سے یہ فضل
کیا خوب آدمی ہے انسان ہے مکمل
شبابا ش مرد میدان کیا ڈال دی ہے پیل
ریشہ دو انیاں بھی سب ہو گئیں معطل
احباب شاد ماں ہیں اعدائے میں جل جل
ان کی ریاضتوں کا اللہ نے دیا پھل
بیٹے کی ہمتیں ہیں یہ باپ کا ہے کسبل
سی پی میں ہے ہدایت جب اید و کیت جنزل

(۱۲) برترتی بر خور داران محمد متین صدیقی و محمد مبین صدیقی سلمہم

تنخواہ سال بھر میں خدا نے دو چند کی
اللہ اور ان کے مراتب کرے بلند
سُن کر یہ عقل و نگ ہونی نکتہ چین کی
ان کو عطا ہو نعمتیں دنیا و دین کی

تاریخ اس کی بیدل خوشدل جو چاہے

کہا وہ کہ... ہے ترتی مبین و متین کی

(۱۳) بر ترقی مسر فضل عظیم صدیقی بی اے بعدہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس

آ کے مندرجہ میں ترقی پاگئے فضل عظیم
اس کا سال تہنیت بیدل اگر درکار ہے

مرحبا کیا بات ہے تعلیم کے افسر بنے
لکھ... یہ اچھا ہو گیا ڈسٹرکٹ انسپکٹر بنے

(۱۴) بر ترقی خواجہ محمد حسین صاحبی بی اے پی بر عہدہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی پی

نا اُمیدی کفر ہے اللہ پر رکھے نظر
قبضہ قدرت میں ہے انسان کا سو زیاں
گوش زد آواز حق ممکن ہے برسوں تک ہو
عہدہ ممتاز پرفائز ہوئے کے۔ ایم حسین
رکھ خداوند یہاں ان کو ہمیشہ سربلند

رائیگاں جاتی نہیں انسان کی محنت کبھی
بے حقیقت ہے سراسر دشمنوں کی دشمنی
ساری دنیا میں ہوشنوائی اگر حق نے سنی
مدتوں کے بعد بر آئی تمنائے ولی
جبلد پوری ہو ترقی مدارج کی کمی

تجھ کو ہے بیدل جو سال تہنیت کی جستجو
لکھ... ہے لطف و فضل رب خواجہ ہوئے ڈی آئی جی

(۱۵) بر منتقلی شیخ محمد عالم بٹ مضطر کیفی بر عہدہ آگزر کٹوا بخنیر سی

شیخ عالم بٹ نہ پاتے کس طرح یہ مرتبہ
حق رکھے اس کو سلامت باکرامت عمر بھر
آل سے اولاد سے وایم ہے یہ شادمان
شکر تھی بیدل کروں گا قطعہ تاریخ پیش

جو نظر اُس پر رکھے اُس کی خدا رکھتا ہے لاج
ہے طبیعت کا یقیناً صاف اور ساوہ مزاج
بے طلب حق سے ملے جو کچھ ہو اس کی احتیاج
ہوسکے کچھ تو ادا اس کی محبت کا خراج

بہر سال تہنیت یہ وقت آئی ندا
منتقل ای ای جناب مضطر کیفی ہیں آج

(۱۶) آنریبل آر کے پاٹیل مستوفی آئی سی ایس کا تقرر وزارت پر
 چڑھ گئی منڈب تٹاؤں کی بسیل
 یہ اجیرن زندگانی ہے دلایل
 سختیوں پر سختیاں دن رات جھیل
 پیٹ بھرنے کے لئے پاڑ ہی بیل
 جان کی بازی رہی بچوں کا کھیل
 کال کیا ہے مسیبر ہے ہول سیل
 غیر کے ہاتھوں میں تھی اس کی نکیل
 اب تو گاڑی دیجئے آگے دھکیل
 آپ کو ان کا چبانا بھی ہے کھیل
 پھر سے تازہ ہو پڑانا جیل میل
 ان تلوں میں بھی نکل آئے گا تیل
 ہند میں بیوپار کی ہو ریل پیل
 کیا شکر کیا ناج کیا مٹی کا تیل

اس تقرر کا یہی بیدل ہے سال
 اب منسٹر ہو گئے مسٹر پاٹیل

(۱۷) ڈاکٹر سید ارشاد علی برعہڈہ ڈپٹی ڈائریکٹر ونیری ڈیپارٹمنٹ
 ہیں خود افسر پھر افسر کے اسٹنٹ
 وے ہیں ڈائریکٹر کے اسٹنٹ
 بڑا ہے مرتبہ ارشاد علی کا
 نہیں بیدل یہ کوئی مدفاصل

(۱۸) برترتیٰ بر خوردار محمد امین صدیقی افسر انچارج کیمپ مہاجرین عادل آباد (دکن) کرم ہے خدا کا محمد امین کو اسے کہئے حکام کی تدردانی خدائے دو عالم ہے ان کا حامی بلا جو بھی کچھ دین اللہ کی ہے سنین ایک مصرع میں دونوں ہوں بیدل

ترقی کے اوپر ترقی ملی ہے
بجا طور سے داد محنت کی دی ہے
بلا شبہ یہ ثمرہ تن وہی ہے
عطا جس پر اس کی ہو پھر کیا کمی ہے
پختش وہ حق کی - خوشی میں خوشی ہے

(۱۹) برتقرری بر خوردار محمد مجتبیٰ حسن زبجانی ایم اے رکن سفارت ہند درمصر روانہ ہوئے مصر ارکان ہند خدا ان کا بیدل مددگار ہے

رکھے کامیاب ان کو رب العالی
سفارت کے حامی بھی ہیں مجتبیٰ

(۲۰) برتقرری شرمیان آر۔ کے پائیل برعہدہ فوڈ کمشنر مملکت ہند

کرتی ہے اصلاح قدرت جب بگڑتا ہے نظام
حضرت یوسفؑ کو سوئی تھی گرانی مصر کی
ہے یقین بیدل رعیت کے بھلے دن آگئے

بندہ حق میں کوئی آتا ہے یہ دستور ہے
یونین کے کال پر پائیل اب معمور ہے
ٹال دے سب کال کو حق کو یہی منظور ہے

(۲۱) برتقرری لفٹنٹ جنرل ایوب خان بعہدہ سپہ سالاری افواج پاکستان

کیا سپاہ پاک پر اللہ کا احسان ہے
اُس قوی افواج کا ہو گا سپہ سالاریہ
قوت بازوئے حیدر دے اسے پروردگار
خالد و طارق کی طرح فتح اس پر ہونٹار
حضرت ایوبؑ کے ہو صبر کی دل میں جھلک

مرحمت اس نے کیا ایوب خان سا حکمراں
ہے زریمان اور رستم جس کا ہر پیر و جوان
پھر سما جائے منظر میں جنگ خیر کا سماں
اس کے جھنڈے کو رکھے اُونچا خداوند جہاں
ہاتھ میں سلطان ایوبی کی تیغ خوچکاں

شیر غزراں بن کے نکلے جنگ کے میدان میں
فتح کا پرچم اڑائے خطہ کشمیر میں
مصلح عالم رہے جس وقت ہو امن و امان
جلد ہو شرمندہ تعبیر یہ خواب گراں
دشمنان دین ہیبت سے رہیں لرزاں کناں

پیش کر بیدل تقرر کا یہ سال تہنیت

بن گئے سردار فوج پاک کے ایوب خاں

(۲۲) برستقلی بر خورداران محمد مبین^{۶۹} و محمد متین^{۱۳} سلمہم

مبین و متین آئے لاہور دونوں
ہوئے آتے ہی مستقل محکمہ میں
سلامت رہے بھائیوں کی یہ جوڑی
رہے جاگزیں انکساری ہمیشہ
مفاہد حکومت ہونظر دوں میں ہر دم
تمنائے یجائی آخسر بر آئی
خداوند عالم کی ہے کبریائی
خدا عمر و اقبال میں دے رسائی
دلوں میں نہ آئے کبھی خود ستائی
روا مسلموں کو ہے جائز کمائی

خداوند عالم کا ہے شکر بیدل

کہ... ہر دو ہوئے مستقل ساتھ بھائی

(۲۳) آنریبل میاں ممتاز محمد خان دولتانہ بروزارت عظمائے پنجاب

بنے صدر اعظم ہیں ممتاز والہ
رہیں منہمک کام میں جان و دل سے
رکھیں متحد کل رعیت کو ہر دم
حکومت سے ہوں دعویٰ جان نثاری
مہاجر سزاوار لطف و کرم ہے
یہ عہد حکومت رہے منصفانہ
نئی مملکت ہے نیا کارخانہ
کہ ہے برسرِ جنگ سارا زمانہ
تمامی بنیں لیگ کا شاخانہ
یہ بیگانہ آیا ہے بشکر یگانہ

مجتت کا ہے سلسلہ غائبانہ
نہ ہو غیر کا قبضہ غائبانہ
خدا سے دعا ہے یہی پنجگانہ
وزارت پر آہی گئے دولتانہ

رہے یادِ مسلم کا طرزِ اخوت
تسلط بہت جلد کشمیر پر ہو
تمہیں ہو عطا عمر و اقبال افزوں
تقرر کا بیدل نے یہ سال لکھا

(۲۴) برتقرر ایڈمرل حاجی محمد صدیق چودھری کماندار افواج بحری پاکستان

یہ ترقی مدارج ہے اسی محنت کا پھل
تانہ سازش کر سکیں کچھ دشمنانِ یروغل
ان کے بل بوتے نکل جائیں غرض موجوں کے بل
اور سمندر کا کلیجہ دھاک سے جائے دہل
دین کی خدمت سے جائے عاقبت ان کی سنبھل
چودھری بھی بحرِ پاکستان کے ہیں اب ایڈمرل

ایڈمرل صدیق نے کار نمایاں جو کئے
ان کے ہیں زیر اثر افواج بحری پاک کی
شرم سے ہو پانی پانی گر اٹھے طوفانِ آب
پھیر کر رکھ دیں شکمِ پانی کا بھی جنگی بہا
حق تعالیٰ مملکت میں ان کو رکھے سرخرو
ہے مقامِ شکر بیدل قومِ مسلم کے لئے

سند آرائی

(۱) تخت نشینی ہزار پیریل میجسٹی شاہ ایڈورڈ ہشتم شاہ ہندو انگلستان

بحر اللہ شد ایڈورڈ ہشتم
شہ جہاہ شد ایڈورڈ ہشتم
کہ ظل اللہ شد ایڈورڈ ہشتم
بخوبی ماہ شد ایڈورڈ ہشتم
چونخضراہ شد ایڈورڈ ہشتم
کہ... شاہنشاہ شد ایڈورڈ ہشتم

سربراہ آرائے برتخت حکومت
سلاطین معترف بر عظمت او
اطاعت موجب خوشنودی حق
کواکب بر فلک مجو تما شہ
رعیت را راہ نیکو نماید
سین تاج پوشی گفتہ بیدل

(۲) عالیجناب سکندر شاہ پیر پگاڑو، ہفتم کی گدی نشینی

مرحباً گدی پر آیا مورثِ اعلیٰ کی یہ قوم خُتر کی ہے اطاعت ہر طرف ضرب المثل حضرت بیدل سن دستار بندی یہ لکھو ہو سکندر سا نصیبہ اس سکندر شاہ کا پیر و مردان شاہ ہوگا نہ کیوں چھوٹا بڑا ساتواں پیر پگاڑو واہ مسند پر جما

(۳) بر تخت نشینی ہنزہ جیٹی ملکہ الزبتھ دویم وارث مملکت انگلستان

دور شاہاں ہو چکا انگلینڈ میں سب رعیت کو رکھے خوشحال رب حق کرے ہو ثانی و کٹوریہ لیجئے پھر سے ہوا ملکہ کا راج ہو مبارک اس سرِ زیبا پہ تاج پھر سے لوٹ آئے وہی رسم رواج

تاج پوشی کا ہے بیدل سال یہ تخت پر دویم الزبتھ ہے آج

۱۹ ۶ ۵۱

قطعات دربارہ شاہی خانہ آبادی

(۱) کتھائی بر خورداری فاطمہ خاتون سلمہا

بنی ہے فاطمہ میری بنی آج ہزاروں عیش ہوں خوشیاں ہوں لاکھوں ہدایتِ عِلم سے ہو زندگی میں تڑے لُطف و کرم پر آسرا ہو بنا اللہ رکھے شاد و آباد بلند اقبال ہوں دولتِ فزوں باد سدا رہبر بنے عقلِ خدا داد خداوندانہ بھولیں یہ نزی یاد

دعا بیدل کی یہ تاریخ بھی ہے خدا دونوں کو اب دایم رکھے شاد

۱۳ ۶ ۴۵

(۲) برکت خدائی بر خورداری امینہ خاتون سلمہا

اب امینہ نے بنی واہ بنا ہے تسنیم
زندگی بھر رہے یک جان و دو قالب جوڑا
حق تعالیٰ رکھے آفات سے ان کو مومن
یہ فدا اس پر رہے وہ رہے اُس پر مفتون
دین و دنیا میں ہوں سب انکی مرادیں پوری
عشر بھر حافظ و ناصر ہو خدائے بیچون

للہ الحمد ہے بیدل یہی سال شادی

واہ دھن بھی بنی آج امینہ خاتون

(۳) برکت خدائی محمد امین صدیقی منظر

سر چڑھا آج مرے لخت جگر کے سہرا
ستحق تیرے کرم کے ہیں الہی دونوں
اتر با اور احباب نے مچائی کیا دھوم
عصر کے ان کو بڑی اور بڑا دے مقسوم
ذہن میں ان کے سمانے جو ہے مقصود حیا
اور رہے پیش نظر زیست کا اصلی مفہوم
ساتھ ہر طور سے لے دور زمانہ ان کا
مشعل علم سے رفتار جہاں ہو معلوم
ہے دُعا بیدل خستہ کی برائے تاریخ
واہ اللہ رہیں شاد امین و کلثوم

(۳) برکت خدائی دختر قاضی حنیف الدین صاحب نظارہ العالی

ہو مبارک کیوں نہ یہ عقد سعید
گلشن قضا کے گلہائے تر
ہیں دُعا گو جس کے سب اہل وطن
نو نہالان گلستان کہن
اور یاد رہو خدائے ذوالمنن
مصطفیٰ ان کا رہے حامی سدا
زندگانی کا پھلے پھولے چمن
ہو شگفتہ غنچہ باغ مراد

ہے دُعا بیدل کی اور تاریخ بھی

خوش رہے بس اب یہ دو لہا ڈھن

(۴) برشادی وقار عباس المتخلص بہ مجنوں دہلوی اسپیکر پولیس
 جب ہو وقتار دُلہا اور باوقار دُلہن
 سر آج چڑھ رہے ہیں نوشاہ کے خوشی سے
 یارب رہے ہمیشہ الفت بنے بنی میں
 بڑھ جائے نوح سے بھی عمر درازان کی
 تاریخ عقد بیدل یہ فی البدیہہ کہدے
 بلبُل نہ کیوں چمن میں مدحت کا گیت گائے
 جو پھول گلستاں میں پھولے نہیں سمائے
 ارمانِ دل کے نکلیں ہر آرزو برائے
 تقدیر سے سکندر اقبال آزمائے
 کیا خوب آج مجنوں لبلی کو جیت لائے

۵۲ ۱۳ ۵۲

(۵) برکت خدائی صدیق علی خاں سفیر حال
 منسلک ہونے سے سلک عقد میں
 مرحبا خورشید آرا ہیں دُلہن
 یہ رہے جوڑا خوش و خرم سدا
 عقد کا بیدل یہ ہے سالِ سعید
 ہو گئی اُلفت کی بسم اللہ آج
 جندا نواب ہیں نوشاہ آج
 ہے دُعا احباب کی واللہ آج
 بل رہے ہیں مشتری و ماہ آج

۵۶ ۱۳ ۵۶

(۶) بر عقدِ عزیز سید افتخار حسین سلمہ ایمہ اخلف خان صاحبہ تفضل حسین صاحب
 اللہ الحمد افتخار حسین
 غنچہ باغِ آرزو ہے دُلہن
 سر پہ پھولوں کا ہے چڑھا سہرا
 بن گیا ہے دُلہن کا شیدائی
 کیوں بنی کونہ ہو عزیز بنا
 کتخدائی کا سال ہے بیدل
 واہ ہے افتخار دُلہا آج

۱۳ ۵۹ ۱۳

(۳) سہرا شادی مسٹر ظہور احمد سپر خاٹ صاحب اشتیاق حسین ڈی ایس پی

ہئے بڑے طمطراق کا سہرا
سربندھا اتفاق کا سہرا
ہئے یہ ردِ فراق کا سہرا
نوشتہ چست و چاق کا سہرا
لائی مالا میطاق کا سہرا
طاق بالائے طاق کا سہرا
سیر اشتیاق کا سہرا

خوش دلوں کے مذاق کا سہرا
کیا بنا بن گیا ظہور احمد
آئیں وصلِ جلیب کی گھڑیاں
ہئے گندھا دلفریب پھولوں سے
کس قدر ہوشیار ہے مالن
ہئے دُھن نورِ چشمی عباس
خوب ہے سالِ تہنیتِ بیدل

(۴) برکت خدائی بنت عبدالغفار صاحب ٹیچر گورنمنٹ اسکول لیچو برار

خدا اس کا رہے دایم مددگار
رہیں یہ بادۂ اُلفت میں سرشار
خدا کی نعمتوں کے ہوں سزاوار
ہئے سالِ تہنیتِ گرم کو درکار
ہوا طے آج عقدِ بنتِ غفار

بنی ہے دخترِ غفار دُھن
بنے کو ہو سدا اُلفت بنی کی
پھلیں پھولیں سدا باغِ جہاں میں
نذا ہاتھ نے دی بیدل یہ کہدو
خدا کا شکر ہے باخیر و خوبی

(۸) برکت خدائی عزیزہ عقیدہ بانو سلمہا دختر الحاج خواجہ محمد حسین صاحب آئی پی

مُبارک ہو عزیزانِ وطن کو
خدا شاداب رکھے اس چمن کو
رکھیں زندہ روایاتِ کہن کو
خدا قائم رکھے دل کی لگن کو
نہ چھوڑیں دینِ حق کے سادہ پن کو
رکھے اللہ خوش دُھن کو

بنی ہے مرحبا دُھن عقیدہ
پھلے پھولے یہ نخلِ باغِ اُمید
بنے میں اور بنی میں اب بنے خوب
یہ طاعت یہ محبت روزِ افروز
سدا وابستہ احکامِ دین ہوں
دعا بیدل کی سالِ عقد یہ ہے

(۹) شادی رفیعہ ریچانہ دختر شرف الدین شرف ایڈووکیٹ امرادتی
 مرحبا آج رفیعہ نے بنی
 شکر حق یہ بھی گھڑی دکھلا دی
 مچکئی دھوم عزیزوں میں تمام
 ہے اٹھا شور مبارکبادی
 شاد و آباد ہوں دُلہا دُلہن
 ہو سزاوار الہی شادی
 باغِ عالم میں پھلیں پھولیں یہ
 اس کا محبوب ہو ان کا ہادی

چاہیے سال جو اس کا بیدل

کہدو.... ہے دختِ شرف کی شادی

(۱۰) بر عقدِ برخوردار محمد مبین صدیقی ایم اے فرزند مصنف

مبین ماہر و دُلہا بنا ہے
 عطا یارب ہو ان کو بختِ یاور
 حبیبِ خوب رو دُلہن پر یزاد
 مجتہد ہو کے ان کی بار آور
 فزوں ہو اور بھی عمروں کی مبعاد
 رہیں پابند احکامِ شریعت
 بھلا دے قصہ شیریں و شرہاد
 سدا رہیں بنے عقلِ خدا داد
 دُعا بیدل کی ہے یہ بہر تاریخ
 خدا جوڑا رہے یہ شاد و آباد

(۱۱) کتخدانی میجر مظفر علی بی اکھلف خاں صاحب قادر علی بی اے

بحمد اللہ دورِ حُرومی و شادمانی ہے
 محبت کی فسوں کاری نے یہ لڑیاں پھوٹی ہیں
 الہی شاد عالم میں رہیں دُلہا دُلہن دونوں
 کھائے ان کو راتیں عیش کی دن چین کے سہرا
 مظفر لے کے آیا مژدہ فتح و ظفر بیدل
 عیاں پھر آب نہ ہو سر پر بلٹری مین کے سہرا

(۱۲) برتھنیت شادی سید نور الحسن بی ایچ سی ایس

بنی بنتِ رضا نور النساء حود
رہیں یہ نشہ اُلفت میں اب پُور
تمنائیں بر آئیں حسبِ دستور
مسترت سے سدا عالم ہو معمور
خوشا جوڑا رہا نوراً علیٰ نور

بنا خوشرو جوان نور الحسن ہے
حُدا دونوں کو رکھے شاد و آباد
رہیں سب آرزوئیں ہو کے پوری
ہمیشہ ساتھ دے ان کا زمانہ
کہا بیکال نے سالِ تہنیت یہ

(۱۳) بر شادی کپٹن زمر دہاں با سلطانہ دختر ڈاکٹر ارشد علی

ہے لے کر مژدہ فتح و ظفر لوطا دلیرانہ
مُبارک ہو بنی کو یہ بنے کے دل کا نذرانہ
رہے ہر حال میں شامل ترا لطفِ کریمانہ
فدا اس پر رہے ہر ایک اپنا اور بیگانہ
ہو ان کے دم سے مستحکم وہی طرزِ قریبانہ
کہ... موزوں آج ہے عقد زمر دہاں و سلطانہ

محاذِ جنگ سے شکرِ خدا کپٹن زمر دہاں
پھرا ہے رزم سے اللہ کے بزمِ محبت میں
الہی باغِ عالم میں رہے شاداب یہ جوڑا
گل افشاں ہو گلستانِ جہاں میں یہ گلِ نکہت
رہے ان کو تنفر سر بسرِ فیشن پرستی سے
لکھا بیکال نے ہے کیا خوب سالِ تہنیت ان کا

(۱۴) کتخدائی بریگیڈیر ریاض الکریم ایم سی با زاہد بانوبی اے سلمہا

حافظ و ناصر ہو خدائے علیم
راہِ برزیست ہو عقلِ سلیم
بہرورِ علمِ جدید و تدیم
دورِ خزاں کا نہ ہو اندوہ و بیم
خوب بنا آج ریاض کریم

واہ دُلہن زاہدہ دُلہا ریاض
ان کو عطا حق سے ہو توفیقِ نیک
فضل و ہنر سے یہ رہیں فیضیاب
گلشنِ عالم کی یہ ٹوئیں بہار
خوب بنی زاہدہ اب خوب بنی

(۱۵) برخوردار محمد متین صدیقی ایم اے سلمہ کی منگنی ہونے پر

لیجئے جانِ پدر کی بردکھائی ہو چکی
ہوں مہیا زود تر فرمائشیں ہوں جس قدر
انتہا کی ہے گرانی اور اس پر کنٹرول
اپنی پونجی سے بہت زائد رقم درکار ہے
ان کو کروایا جو بی اے اپنے پلے کیا پڑا
جو کھاتے ہیں اڑا دیتے ہیں وہ دُلہا میاں

جلد ہو شادی یہ ہے احباب کا اصرار اب
ہے چڑھانے کی دُلہن کے منت نہی بھرا اب
باندھ جو رکھے تھے منصوبے ہوئے مسارا اب
ہیں کہاں ابامیاں پہلے سے سا ہو کارا اب
اور بی بی کر کے کیا دینگے ہمیں سرکارا اب
ہے علاوہ اس کے نیشن پر ہماری دارا اب

اور جو کچھ ہو سو ہو بیدلِ مقامِ شکر ہے
جا چڑھا آخر سکھایا پوت بھی دربارا اب

۱۹ ۶ ۶۶

(۱۶) منگنی کے بعد تقاضائے عقد

اپنے سب بچوں کے سہرے چل چلاتے دیکھ لو
شرع کی تکمیل جب دو بول پڑھ جانے سے ہے
چاہیئے احکام میں اوہام باطل سے گریز
حق سے جو کچھ عرض ہے واللہ وہ ناحق نہیں
ارتباطِ باہمی میں ہے فقط لازمِ خلوص

ہے خدا سے التجا میری یہی شام و پگاہ
کس لئے رسم و رواجِ دنیوی ہو سدا راہ
نامناسب سخت کارِ دین میں ہے اشتباہ
حق تعالیٰ اس کا منصف ہے بڑھاپا ہے گواہ

کس لئے بیدل کو عجلت ہونے کا رخیر میں
چٹ سے گر منگنی ہوئی ہے پٹ سے ہو جائے بیاہ

۱۳ ۵ ۶۶

(۱۷) عبدالحق صاحب کے تقاضائے شرکتِ بارات کا جواب

ہوں گا اللہ نے چاہا تو شریکِ بارات
عدمِ آباد کا جب مجھ کو سفر ہے درپیش
واسطہ حق سے ادھر بندہ حق سے ہے ادھر
ہے اگر ڈھیل وہاں کیوں نہ ہو تجیل یہاں
بیدلِ خستہ یقین پھر سے دلائے حق کو
گو کیا لاکھ ضعیفی نے ہے مجبور مجھے
بارہ بسکی نہیں واللہ کوئی دُور مجھے
ہر طرف کھینچ رہا ہے دلِ مجبور مجھے
ورنہ دھتکار نہ دے خلق کا دستور مجھے
لکھ.... یہ آنا برو چشم ہے منظور مجھے

(۱۸) سہرا شادی بر خوردار محمد متین صدیقی ایم اے سلمہ

گو ندھ کر لائی ہے مالن گل تر کا سہرا
بعد مدت کے بر آئی ہے مرے دل کی مرا
زندگی کے لئے یہ بھی ہے نویدِ خوش کام
پڑ گئی ماند فلک پر بھی ضیا نے خورشید
کہہ رہے ہیں یہ عزیزوں کے شگفتہ چہرے
بڑھ گئی اور بھی چہرے کی ضیا افشانی
ہے مرے نخلِ تمتا کا ثمر کون متین
رہے گل پاش اسی طرح نہالِ صدیق
چمک اٹھے ہیں گہر ہائے مضامین بیدل
دیدنی ہے مرے اس نورِ نظر کا سہرا
دیکھیں احباب دُعاؤں کے اثر کا سہرا
رہے نوشاد کے سرفتح و ظفر کا سہرا
رُخِ نوشہ سے جو ہنستا ہوا سر کا سہرا
انجمِ افروز ہے اس رشکِ ثمر کا سہرا
لعل و گوہر سے جو گو ندھا گل تر کا سہرا
نظر آیا مجھے شادابِ ثمر کا سہرا
چمنستان ہے ابو بکر کے گھر کا سہرا
ہے یہ انمول مرے لختِ جگر کا سہرا

(۱۹) بر خوردار محمد متین صدیقی کی اہلیہ کوندہ بر شفقیت بیدل

فاطمہ - کلثوم - ریحانہ - امینہ دو جلیب
مجلسِ انجم میں بیدل جلوہ آرا ہے ثمر
کی عنایت ایک سے اک منتخب بیٹی مجھے
دی حدانے بیٹیوں میں اور اب بیٹی مجھے

(۲۰) عقدِ بر خور واری شاپدہ خاتون ایکم۔ اسلمہا بنتِ عزیزہ تسنیم صدیقی ایکم

رچا عقد ہے شاپدہ و قسمر کا
ترے لطفِ بچد سے دونوں کو یارب
رہے ارتباطِ بہم کا یہ عالم
عطا دین و دنیا کی ہوس فریازی
رہے شاد تسنیم کی نورِ چشمی
الہی یہ سب آرزوئیں بر آئیں

بفضلِ خدا سبہ گھڑی آج آئی
ملے بختِ یاور بڑی عمر پائی
دلوں میں محبت کی دنیا سمانی
فرزونی دولت میں ہو پارسانی
کرے عیشِ دایم امینہ کی جانی
اجابت کے در تک ہو ان کی برائی

دعا بہر تاریخ بیدل کی یہ ہے
خدا یا سزاوار ہو کتھدائی

۱۹ ۶ ۲۷

(۲۱) افتخار احمد محمودی بی۔ اے

خوب نوشر بنا ہے محمودی
مدتوں میں سکونِ متلب ہوا
کیوں نہ واری دلہن ہو دلہا پر
یا خدا ان میں ارتباط رہے
بختِ یاور دراز ہوں عمر میں
فیشن ایبل ہے طرحدار بنا
تھا خدائی سے بے قرار بنا
کیوں بنی پر نہ ہونش ار بنا
زندگی ان کی خوشگوار بنا
اور چاہت کو استوار بنا

سال بیدل ہے شادمانی کا
آج ہے واہ افتخار بنا

۱۳ ۵ ۶۶

(۲۱) برکت خدائی بر خورداری زاہدہ خاتون سلمہا

بنی ہے زاہدہ نوشہ ہے فرقان
سدا ہو بار آور نخل اُمید
رہیں یہ دولت دُنیا سے بھر پور
بلند اقبال ہوں عمریں بڑی ہوں
دعا بیدل کی ہے یہ بہر تارخ
مُبارک سب عزیراں وطن کو
حُدا پھولا پھلا رکھے چمن کو
ترقی دن بدن ہو مال و دہن کو
لگا رکھیں محبت کی لگن کو
رکھے اللہ خوش دوطا دُہن کو

(۲۲) برکت خدائی بر خورداری حبیبہ خاتون سلمہا دختر مصنف

دونوں بنے بنی کو سدا حق بنا رکھے
عمریں طویل ہوں صدوسی سال کی عطا
ان کی بہار زیست خزاں آشنا ہو
یارب مٹے نشاط سے شر یہ رہیں
بیدل دعا کے ساتھ سن عیسوی لکھو
لوٹیں یہ عیش و عشرتِ جاوید کی بہار
خوش بختیوں سے بخت سکندر ہو شرمسار
پھر پھر کے لوٹ آئے جوانی ہزار بار
ان کی محبتوں کا نہ اترے کبھی خار
دل سے ہوں متحد یہ حبیبہ و افتخار

۱۹۴۹ء

(۲۳) حبیبہ کو مبارک ہو قیامِ خسرال

ہے دُہنِ نحتِ جگر میری حبیبہ خاتون
رکھے اللہ بنے اور بنی کا جوڑا
عمر و اقبالِ فزوں ان کو عطا کریا رب
رکھ خداوندِ جہاں ہر دو جہاں میں ممتنا
اس کا دایم ہونگہبان خدائے بیچون
یہ نثار اسپہ ہے وہ ہے اس پر فتون
ہر طرح دورِ حوادث سے رہیں یامون
ان کا ہر کار بلا شبہ ہو کارِ سنون

ہے یقین بیدل خستہ کی دعا ہو مقبول
رہے آباد الہی یہ حبیبہ خاتون

۱۳ ۶ ۶۹

(۲۴) برکت خدائی بر خور داری راشد بانو سلمہا با بر خور دار ناصر علی صدیقی ایم کے
 بنی ہئے راشدہ، ناصر بنا ہئے
 خداوند جہاں آباد رکھے
 نصیب ان کو بڑے عمریں بڑی دے
 پنچھا اور لطف بے میعاد رکھے
 محبت کی لگن ڈالی جو دل میں
 سدا مضبوط یہ بنیاد رکھے
 انہیں اللہ یہ توفیق بخشے
 دلوں میں ان کے اپنی یاد رکھے
 و عسا بیدل کی بہر سال یہ ہئے
 کہ... جوڑا حق تعالیٰ شاد رکھے

کتنی بر خور داری آصف رخسانہ سلمہا دختر قاضی عبدالحق بجنوری
 ۲۵ عزیز محی الدین صدیقی عرف چندامیاں بی ایل ایل بی

آصف رخسانہ کا روئے متور دیکھ کر
 حضرت بیدل خدائے پاک صدمہ شکر ہئے
 پڑ گئی تابانی مہر درخشاں ماندسی
 کی شریک زیست بھی چندامیاں کی چاندسی

(۲۶) دُھن کا بذریعہ ہوائی جہاز ہند سے برائے عفت پاکستان آنا

ہئے تکلیف دہ کس قدر انقلاب
 زمانہ کا بیدل الٹ پھیر دیکھو
 نئی چال چلتی ہئے دنیاٹے شاطر
 دُھن اُف لگی اُڑنے دُھا کی خاطر

(۲۷) بر شادی مسٹر قمر الدین کنٹرولر ملٹری اکنٹنس بجنوری

ہئے بارات کی ناروا دھوم دھام
 بکھر خندا آج شادی ہئے وہ
 نبی کی جو سنت ہئے بد نظر
 بظاہر نہیں جس میں کچھ کرم
 سدا سخیل امید ہو پُر مثر
 عطا کر اسے زندگی خضر
 یہ کہدو... بنے خوب نوشتہ قلم
 سن عقد بیدل اگر چاہئے

(۲۸) پرشادی عزیزہ عفت بانو دختر الحاج خواجہ محمد حسین بلوچ پشردی آئی جی

جسد تیار نکلنے کو رہو ارمانو
عقد خوش وقت کو اُلفت کا کرشمہ جانو
ہے یہ انعام خداوندی جہاں پچا نو
بیتال شاد دعاؤں کی لڑی کوتا نو
اب بنی خوب بنی واہ یہ عفت بانو

مرحبا آن لگی عیش دسترت کی گھڑی
دو دلوں کے یہ بلانے کا ہے قولِ راسخ
سزنگوں اُس کی عطا پر ہیں یہ دلہا یہ دلہن
ان پر اللہ کے اکرام کی بھرمار رہے
خالق کون و مکان رکھے سدا اس کا سہاگ

(۲۹) برکتدانی ڈاکٹر عبدالفتاح صدیقی باڈاکٹر فی نسیم اختر ایم بی بی ایس

واہ دو دل آج کیا بہتر سے بہتر مل گئے
جنہا یہ حاملِ بخت سکندر مل گئے
بحرِ عالم کے درخشاں دو جواہر مل گئے
ڈاکٹر و ڈاکٹر فی جب سراسر مل گئے

اب میاں فتاح کی بھی کتخدانی ہو گئی
مرحبا دلہا دلہن ہیں ایک سے بڑھ چڑھ کر ایک
حق تعالیٰ عمر بھر جوڑے کو رکھے با مراد
کیوں نہ ہو بیتال بھلا الفت کے ماروں کا علاج

(۳۰) برکتدانی میاں انتصار احمد صدیقی سلمہ نیگینوی

شاد و آباد رکھے ان کو خدا نے بیچون
نظرِ بد سے زمانہ کی رہے یہ مامون
بن گئی خوب بنی تو یہ اولیہ خاتون

انتصار آج مبارک ہوئے ہیں نوشہ
بار آور ہو سدا ان کا نہالِ اُمید
ہے دعا حق سے یہ بیتال کی رہے اس کا سہاگ

(۳۱) برکتدانی رحمت خاتون بنت نظر خاں براری بانواب جانی منتوطن جبالنہ

عمر و اقبال میں برکت دے خدا نے بیچون
ان کو اللہ رکھے دو خیراں سے مامون
جانی نواب کی جانی ہے یہ رحمت خاتون

ہے مبارک یہ بنے اور بنی کا جوڑا
باغِ عالم کی ہزاروں یہ بہاریں ٹوٹیں
بیتال شاد نے یہ مصرعِ تاریخ لکھا

(۳۲) کتخدائی میاں آفاق احمد سپر ڈاکٹر ارشاد علی ڈاکٹر کٹر وٹیری سی پی
 مبارک ڈاکٹر ارشاد علی کو
 بنا لخت جگر ان کا بنا ہے
 رہیں دنیا میں دونوں سرخرو یہ
 کرے سب مشکلیں اللہ آسان
 کہا بیدل نے سالِ تہنیت یہ

مسترت کی گھڑی حق نے دکھائی
 بنی دُھن ریاض الدین کی جانی
 سدا موافق رہے ان کے خدائی
 تمنائے دلی ہر دم بر آئی
 کہ.... ہے آفاق علی کی کتخدائی

۱۳۷۲ھ

شغل شکار

(۱) اخوی محترم الحاج محمد نسیم صبا کا گروہ میں بیٹھ کر نشید ملنا

نہیں ان سے شیروں کو بچنے کا یارا
 نہ ہانکہ کیا اور کہلا یا نہ گارا
 لگا خون کا جسم سے بہنے دہارا
 کلیجہ کٹا دل ہوا پارا پارا
 ہے شکر خدا شراک آج مارا

بیٹھ جاتا ہے اور آواز ملے جانور مارتا ہے
 وغیرہ کے مشعل کھور کر شکاری چھپ کر
 گروی اس گروہ کو کہتے ہیں جوتالاب

بلند ہمت ایسے ہیں اخوی نسیم
 سرچشمہ آب تھے شب کو بیٹھے
 کیا زہرہ شیر گولی سے پانی
 بنی جان لیوا محض ایک گولی
 لکھو سال بیدل یہ شیر انگنی کا

۱۹۶۱ء

(۲) شکارِ آدم خور مگر مچھ از بر خور دار محمد امین صدیقی

کروٹ بھی لی نہ آہ مگر مچھ لعین نے
 فریاد کی رعیت اندوہ گین نے
 سن کر خوشی منائی بہت سامعین نے
 پکڑا بُری طرح سے اسے تھا زمین نے
 مارا ہے واہ خوب مگر مچھ امین نے

یہ مگر مچھ ایک کاؤل کے تالاب میں تھا
 اور بہت آدمی پکڑ چکا تھا

گولی نے خوب کام کیا ہے امین کی
 جانِ عزیز اس نے بہت سی ہلاکیں
 آخر اسے بنا ہی دیا لقمہ اجل
 تالاب سے نکالنے میں دقتیں ہوئیں
 سالِ شکار حضرت بیدل نے یہ کہا

۱۳۷۶ھ

(۳) محترمی خواجہ محمد حسین آئی پی کا شکار شیر

بہت پاک طینت ہیں دل کے غنی
چلے دشمنوں کی نہ کچھ دشمنی
ہمیشہ رہے بات ان کی بنی
اسے کہتے ہیں مشقِ ناک زنی
ہوئی زیب خواجہ کو شیر افگنی

رہیں شاد خواجہ محمد حسین
ممد و معاون ہیں مظلوم کے
خداوندِ عالم رکھے سُرخرو
بفضلِ خدا شیر مارے کئی
کہی اس کی تاریخِ بیدل نے یہ

(۴) سون کتے کا شکار از عزیز پروفیسر محمد تنیم صدیقی ایم اے سلمہ

کردے سب صاف جنگل اور کچھار
بان لی ان سے درندوں نے بھی ہار
شیر نر ہو یا پلنگ نابکار
مار کو بھی دیکھ کر دیتے ہیں مار
اُس کو دیں بندوق کے صدقے اتار
خوب مارا سون کتے کا شکار

حوصلہ دیکھو میاں تنیم کا
زد میں جو کچھ آگیا بچتا نہیں
سیپھی، سور، بھیریا، بلا، ترس
سامنے آئے اجل مارا کوئی
جس کی بو سے دُور بھاگیں جانو
صدید کا یہ سال بیدل نے لکھا

(۵) جنگلی اکنڈے سور کا شکار ایک ہمارے کرم فرما کا

ہے جنگل نکہا رامے شیر نے
جیل، دشت سا رامے شیر نے
مگر دل نہ ہا رامے شیر نے
جگر پارا پارا رامے شیر نے
سور ایک مارا رامے شیر نے

بھلا ان پر حق مہرباں کیوں ہو
پلیدوں سے مطلق کیا پاک و صاف
بڑھا رُخ بدل کر اکنڈا سور
غرض فیر میں اس لعین کا کیا
بجا اس کی تاریخِ بیدل یہ ہے

(۶) شکار تیندوا از مسر محمد نعمان انصاری ای ای

صیدا فگن ہوئے بفضلِ خدا
تیندوا آج مار کر لائے
عسراں کی خدا دراز کرے
سال تاریخ ہے یہی بیدل

تیندوا ہے شکار انصاری

۵۱۳ ۵۹

(۷) میجر ریاض الکریم خاں الکریم خاں کا شکار شیر

میجر ریاض ہوتا کیسے نہ شیر افگن
ہانکے میں بالمقابل ہو کر زمین پر سے
ماہر ہے یہ غضب کا فن سپہگری میں
اقبال و عمر دونوں یارب اسے عطا کر
سن چاہیے جو بیدل اس شیر افگنی کا

فضل الکریم خاں کی ہے آنکھ کا یہ تارا
دل شیر کا کیا ہے گولی سے پارا پارا
اعدانہ پاسینگے بچنے کا اس سے یارا
پھولے پھلے سارا یہ ماں باپ کا دلارا
ہاں فی البدیہہ - کہدویہ... خوب شیر مارا

۵۱۳ ۶۰

(۸) خانصاحب جمشید بٹ میر شکاری کی الوالعزمیاں

بلا کے شکاری ہیں جمشید بٹ بھی
جگہ شیر چیتوں کی سب چھان ماری
کہاں شیر جا کر ٹھکانہ بنائے
یہ بچوں کو گھس کر پکڑ لائے اس کے
خبر ملتے ہی آپ موجود ہوں گے
زمین پر انہیں بیٹھ جانا سہل ہے
یہ فی الفور کرتے ہیں بندوق سیدھی

درندوں سے جنگل کیا پاک سارا
بچی کہو ہی کوئی نہ پانی - کا دھارا
نہ کیوں ان کا مارا پھرتے مارا مارا
نہیں غار میں منہ چھپانے کا یارا
جہاں شیر نے کر دیا کوئی گارا
مچانوں میں چھپنا نہیں ہے گوارا
بلا آمد شیر کا جب اشارا

سُنو گے ہوئی ذم میں آواز دھم سے
 نشانہ غضب ہے نظر ہے بلا کی
 کیا چت بہت چتیلوں کو انہوں نے
 ہرن جو کڑی ان سے بھولا ہوا ہے
 چھپے بانس میں بانس اور بھینسے
 خدا نے یہ ہمت انہیں کو عطا کی
 اٹھاناں سے رائفل کی شرارا
 جگر شیر کا کر دیا پارا پارا
 بہت سامروں کا کیا سردو پارا
 چمکتا بہت دیکھ کر ہے چکارا
 ترس، ریچھ کا پھر کہاں ہے گزارا
 کریں دوسرے یہ نہ جرات خدارا

خوشا سال بیدل ہے شیر افگنی کا

کہو... ہٹا نے ہے شیر پر شیر مارا

(۹) مسٹر محمود اللہ خاں الزکوٰۃ بخیرہ حال سرگودھا کا شکار شیر

کیوں کرنے بت شکن سے اچھا ہو شیر افگن
 اس نے امان دی ہے مخلوق بے زباں کو
 اسلام کا مجاہد دل بیکسوں کے توڑے
 محمود غزنوی پر سب کچھ یہ افترا ہے
 وہ تنگی نظر ہے یہ ہمتوں کا حامل
 پتھر جو اس نے توڑے۔ توڑے ہزار ہا دل
 آئے ہمیں اب اس کا کیوں کر یقین بیدل
 ورنہ یہ فیصلہ ہے معقولیت میں داخل

محمود غزنوی سے محمود ہند بہتر

وہ تھابتوں کا بیری شیروں سے یہ مقابل

(۱۰) آدم خورتیندے کا شکار نواح منڈلہ میں ازہر خوردار محمد متین صدیقی ایم کے

بے خوف چل کے فیروزیں پر سے کر دیا
 اس کا ہے نام ہمت مردانہ واقعی
 مطلق بھی حوصلہ نہیں ہارا متین نے
 کیا خوب جا کے تیندوا مارا متین نے

کے تھابتوں کا بیری شیروں سے یہ مقابل

(۱۱) دوسرے تیندوے کا شکار نردا مراوٹی از پر خورار محمد بن صدیق کے
 ہے یہی شیر افگنی مسٹر متین
 تیندو ایک فیر میں ٹھنڈا پڑا
 سب الوالعزمی جوانی کا تے کھیل
 قطعہ تاریخ نوح جان پدر
 دل رکھے مضبوط ہنگام شکار
 داد کی قابل ہے انجام شکار
 روز افزوں ہوں یہ ایام شکار
 میری جانب سے ہے انعام شکار

سال بیدل نے کہا یہ فی البدیہ

فی الحقیقت اب ہوا نام شکار

۱۳ ۵ ۶۶

تعمیر

(۱) تعمیر عثمانیہ ملحقہ مسلم ہوسٹل محمدن گورنمنٹ ہائی اسکول مراوٹی براعظیہ شاہ دکن
 از عطائے شاہ عثمان دکن
 بیدل عاصی سن تکمیل او
 خانہ پاک خدائے پاک - گفت
 بر تعمیر مکان انخوی محترم الحاج محمد نسیم صاحب ظلہ

ہے تعمیر انخوی محمد نسیم
 مکیں اس کے باعیش و عشرت رہیں
 دعابن کے تاریخ تکمیل نکلی
 بڑھائے خدا اس کی زینت زیادہ
 عمارت پر آب ہو عمارت زیادہ
 رہے خانہ آباد دولت زیادہ

(۲) تعمیر مکان فخر عالم سلمہ سیوہاری

تعمیر فخر عالم رحمان کی یہ ہے
 بیدل کی ہے دعابن تعمیر کے لئے
 اللہ خوش نصیب کرے اس جوان کو
 آباد و شاد رکھے خدا اس مکان کو

۱۳ ۵ ۶

(۳) کتبہ حوضِ مسجدِ حکیم پیارے صاحبِ ضانا فاروقی نعام ارا لچپو

نہر کو ٹرکے ہیں چشمے جاری . مر حبا حوضِ پیارے صاحب
اس میں کرتے ہیں وضو اہل نماز . اے خوشا حوضِ پیارے صاحب

سالِ تعمیر ہے بیدل کیا خوب

مصطفیٰ حوضِ پیارے صاحب

(۴) تعمیر مکانِ عزیزِ قاضی جعفر علی صدیقی

بنایا ہے مکانِ جعفر علی نے . مکینوں کو رکھے اللہ دل شاد
دعا بیدل کی ہے یہ بہر تاریخ . خداوند اہو یہ اب خانہ آباد

۶۱۹

(۵) تعمیر اردو اسکول از ریلوے ٹا زمان آنولہ سی پی

پڑی آنولہ میں بھی اب راہِ اردو . مسلمان ہیں سب بھی خواہِ اردو
رکھے اس کو آباد اللہ بیدل . بنی خوب ہے تربیت گاہِ اردو

(۶) تعمیر مکانِ حکیم سید حسن جعفری

بفضلِ رب جنابِ جعفری نے . بنایا ہے مکانِ نورِ علی نور
الہی آل اور اولاد ان کی . رہے اس میں خوش و خرم بستور

دعا بیدل کی یہ ہے بہر تاریخ

رکھے اب حق ہمیشہ گھر یہ بھر پور

(۸) تعمیر احاطہ مزار حضرت شاہِ ضوقی محمد صدیق بالامار

یہ ہے صدیقِ حسینِی کا مزار . اس پر اللہ کی رحمت ہو نثار
سالِ تکمیل احاطہ بیدل . یہ لکھو... ہو گیا تربت کا حصار

۱۳ ۶۴

(۹) بر خورداری سلمہا کے مکان پر قبضہ کسٹوڈین

بیٹیوں کا مال لینا شاستر میں پاپ ہے
 نور چشمی کے مکان پر جو مری و تابض ہوا
 اک فقط اس میں نمایاں راج ہٹ کی شان ہے
 پوچھ لے کسٹوڈین سے بیدلِ خستہ ذرا
 دُور ہے مذہب سے وہ بیگناہ ایمان ہے
 کیوں روا ہو ضبط اس کا جب یہ کنیا دان ہے

(۱۰) تعمیر مکان عزیز گرامی قدر الحاج شجاع علی ملٹری اکونٹنٹ جنرل در کراچی

ہے محمد اللہ یہ حاجی شجاعت کا مکان
 سب مکیں پھولیں پھلیں صدِ جیب پاک کے
 سُرخ رو ہوں دین و دنیا میں عزیز با صفا
 نسل کا صدیق اکبر کی رہے حامی خدا

بیدلِ عاصی دُعا بہرین تکمیل کر

حق رکھے آباد اک تعمیر صدیقی سدا

۱۳ ۵ ۷۱

اسلامی تہوار

عید الفطر :-

(۱) احترامِ رمضان المبارک

منہ بند رکھ زبان سے کر شکرِ حق ادا
 بیدلِ ترا یہ عذرِ ضعیفی بجا درست
 برکات کا نزول ہے یہ ہے عیدِ صیام
 روزے نہ رکھ تو روزوں کا لازم ہے احترام

۶ ۱۹ ۴۲

(۲) احبابِ محترم کو عید کی مبارک باد

خدا سلیم ہے احباب کا ہوں خیر طلب
 نصیبِ زندگی خضر ہو انہیں یا رب
 حینِ بہت سے بہت منہ کبھی نہ پھیرے عمر
 گھٹے جو شام کو بڑھ جائے پھر سویرے عمر
 بجا دراز ہو اب دوستوں کی میرے عمر
 بے روز عید دُعا کا یہ وقت ہے بیدل

۱۳ ۵ ۸

(۳) پاکستان میں جشن عید الفطر

سرورِ عالم کو پہنچانا غلاموں کا سلام
 ملتجی ہے اُمتِ مرحوم با صدا احترام
 گر قبولِ حناطِ اقدس ہو یہ عرضِ عوام
 ہو زمانہ میں مصائب کا ہمارے اختتام
 مجتمع ہونے لگا پھر سے پراگندہ نظام
 پستی ہمت سے کھو بیٹھی ہے جو اعلیٰ مقام
 جس کا شاہد ہے عوامِ لناس کا یہ اثر و ہام
 تا خطا دارانِ اُمت ہوں دوبارہ نیک نام

اے صبا جب باریاب گنبدِ خضرا ہو تو
 بارگاہِ حق تعالیٰ میں دعائے خیر کی
 دین و دنیا کی سعادت کس شرف اندوز ہو
 ہوں گنہگار ان اُمت کی خطائیں گرمغان
 ہو چلا احساس ہم کو اپنے حالِ زار کا
 پھر اسی رفعت کی جو یا ہے بلند ٹی نظر
 ہے دلوں میں ہر طرف جوشِ انوثت موجزن
 یا حبیب اللہ ہو جائے ترحم کی نظر

بیدل عاصی خلوصِ دل سے ملنا چاہیے
 عیدِ پاکستان میں لائی ہے اُلفت کا پیام

۱۳ ۵۹

(۱) آمدِ رمضان المبارک

ہاں مگر معذور ہے مرو ضیعف
 یہ گلِ نورس ہے وہ زار و نحیف
 مرحبا ہے آج رمضان شریف

۱۹ ۶ ۵۱

میلاد النبیؐ

پکار اٹھے ملائک ہا وئی خیر الامم آئے
 یہ وہ یوم مبارک ہے رسولِ محترم آئے

۱۳ ۶ ۶۴

گل جو انانِ وطن ہیں روزہ دار
 طفلِ ناداں بھی ہے مستثنیٰ ضرور
 حق تعالیٰ کی ہے رحمت کا نزول

(۱) عیدِ

حبیب اللہ کے جس وقت عالم میں قدم آئے
 شرفِ اس دن کو بیدل کیں لے ہو گا نہ دنیا میں

(۱) شبِ معراجِ النبیؐ

ہے مُبارک مرحبا ہر ایک ساعتِ آج کی
واہ رات آئی رسول اللہ کے معراج کی

یہ وہ شب ہے بارگاہِ حق میں تھا اس کا حبیب
سر بسجدہ ہو کے بیدار شکر کرنا چاہیے
عیدِ الضحیٰ

(۱) احباب کو مُبارک باد

خداوندِ عالم رہے نگہبان
فزون سے فزون تر ہو یہ آن بان
بصد زورِ تکبیر و شورِ اذان
ہو پھر زیرِ فرمان سارا جہان
رہیں شرق سے غرب تک حکمران
مُبارک ہو عیدِ الضحیٰ صاحبان

بڑے آپ کے عمر و اقبال ہوں
بڑھے دن بدن آپ کی شانِ عید
رہے تاقیامت یہ رسمِ خلیف
سدا بول بالا ہو اسلام کا
عرب۔ ترک۔ افغان و ایرانیان
دعا حق تعالیٰ سے بیدار کی ہے

۱۳ ۵۹

(۲) آمدِ عیدِ الضحیٰ

حرارتِ دہِ روح ایمان آئی
گھڑی امتحان کی مُسلمان آئی
بحمدِ خدا جان میں جان آئی
تجھے یاد پھریشربی شان آئی
کوئی دن میں پھر زیرِ فرمان آئی

مُبارک ہو عیدِ الضحیٰ دوستوں کو
بصد عجز کر پیرویِ خلیف
رگوں میں لہو کھولنے پھر لگائے
بڑھا چل رہِ حق میں لبیک کہہ کر
بھلا نکر کیا خاک دُنیا ئے دلوں کی

سن تہنیت گرہے درکار ہے بیدار
یہ کہدے... خوشا عیدِ قربان آئی

۱۳ ۶۵

(۳) بریلی کی عید الضحیٰ

زمانہ بے طرح اب درپٹے آزار ہے اپنے
شعائر مذہبی کا بھی ادا کرنا گراں ہے اب
جسے بھی دیکھتے ہے مبتلا آلام بے حد میں
انہیں پہلی پہل چسکا لگا ہے حکمرانی کا
ادا بیدل فریضہ ہو سکے کیا عید تیراں کا
حوادث کی ہے ارزانی مصائب کی فراوانی
ہمیں اب فرضِ حق میں کب بھلا ممکن ہے آسانی
بہر صورت رعیت پر مسلط ہے پریشانی
خدا تو نیک دے آئے تو کچھ طرزِ جہان بانی
کہ... قربان بتان ہند کی اب ہم نے قربانی

(۴) آرزوئے عیدِ قربان در پاکستان

یا الہی ہم کو توفیقِ ذبیح اللہ دے
دور کر لطف و کرم سے سب ہمارا انتشا
دُشمنوں کی ہم نگاہوں میں کھٹکتے ہیں بہت
ہم کو بے حسد ابترٹی قوم کا احساس ہے
مختصر سی سلطنت اپنی یہ ہو وسعت پذیر
بور ہیں زیرِ نگیں ان کی دل آزاری نہ ہو
بیدلِ خستہ کے ہو کچھ قلبِ مضطر کو سکوں
رہ سکیں راضی اسی پر جس میں ہو تیری رضا
متحد ہو جائے پھر سے اُمتِ خیر الورا
جس طرف کو دیکھتے شورِ قیامت ہے بیا
پھر بھی شاکر اُس پر ہیں جو کچھ کیا تو نے عطا
فوت ہو جائے ہمارے دُشمنوں کا مدعا
دور دورہ ملک میں ہو ہر طرف انصاف کا
کر نصیب اللہ پاکستان کی اک عید الضحیٰ

(۱) شربِ برات

اسلام کو عروج دوبارہ نصیب ہو
مامون شر سے یہ ہے اعدائے دین کے
پھر سے ہو اب بلبند زمانہ میں اس کی بات
مکر و فریبِ دھر سے اللہ دے نجات

یارب دعائے بیدلِ عاصی قبول ہو
مومن کو آج ہو یہ مبارک شبِ برات

(۲) شبِ برات کی آتش بازی

شبِ برات آئی ہے مومن کے لئے
 بندہ حق میں رہے طاعت گزار
 چاہئے رشتہ خدا سے جوڑنا
 ہے غضب احکام سے منہ موڑنا
 کیوں بھلا لہو و لعب میں ہم پڑیں
 جب ہے ناجائز پٹاخے چھوڑنا

۱۳ ۵ ۲۰

(۱) محرم الحرام

حسین ابن علی نے حق کی خاطر جان دی اپنی
 بیامانم رہے گا حشر تک اس کا زمانہ میں
 وسیلہ بن گئے نانا سے امت کی شفاعت کا
 نمونہ اس نے دکھلایا شجاعت کا صداقت کا
 حسین حقدار تھا بیشک امامت کا خلافت کا
 خدایا معلوم ہو گا حشر کیا روز قیامت کا
 یزید بے حیا کو تھی نہ کچھ اسلام سے نسبت
 سرخسرا جو زہر آد ادا خواہی پر اتر آئیں
 کیجے عرض روز آیا شہید کی شہادت کا
 حضورِ سرورِ عالم سن تاریخ اب بیدل

۱۳ ۵ ۲۰

(۲) دیگر

حسین ابن علی کی آہ یہ دن ہے شہادت کا
 تڑپنے دل لگے اس کے مصائب کا خیال اگر
 رکھیں کیونکر نہ اس کی یاد کو تازہ جہاں والے
 محمد کا دلارا فاطمہ کا یہ جگر پارا
 سراپا یہ شجاعت اور صداقت کا نمونہ تھا
 خدائے پاک نے جنت کا وارث کر دیا اس کو
 رہے گی حشر تک جاری زباں منقبت اسکی
 مصیبت کو کیا برواشت صبر و شکر سے اس نے
 نہ کیسے ٹکڑے ٹکڑے آج بیدل کا جگر ہوگا
 درو دیوار پر چھایا ہوا ہے اللہ کے غم ہے
 اسی رنج و الم میں چشم عالم آج گرنم ہے
 بنی آدم جسے روتے ہیں یہ وہ ابن آدم ہے
 علیؑ کا لال تھا اس کی فضیلت سے کیا کم ہے
 رضا جوئی حق کو گردنیا اسلام کی چشم ہے
 کہ نانا حبان اس کا باعثِ تخلیق عالم ہے
 ہے جب تک سانس باقی امت مرحومہ میں دم ہے
 ہمیں بھی پیروی اس کی بہ ہر صورت مقدم ہے
 شہید کر بلا کا لو بیاع عالم میں ماتم ہے

۱۳ ۵ ۲۰

(۳) شہادت شہادت

اللہ کے ارتحال شہیدانِ کربلا
 ضبطِ امام باعثِ تلقین چاہیئے
 دی جان نانا حبان کی اُمت کے واسطے
 انجم دیکھنا ہے یزید پلید کا
 بیدل جہاں میں آج اُداسی سی چھاگٹی

اس پر ہزار حبان سے صدقے جیات ہے
 نالاعبت ہے آہ و بکا واہیات ہے
 ان کی رضائے حق میں ہماری نجات ہے
 انصاف گر خدا نے تعالیٰ کی ذات ہے
 کیسے نہ ہو کہ ہائے شہادت کی رات ہے

۱۳ ۵ ۷۲

(۱) آمدِ سالِ نو ۱۳۷۰ھ ہجری مقدسہ

آمدِ سالِ نو مبارک ہو
 لائے گا یہ مسرتیں کیا کیا
 بیدلِ خستہ کرو عا دل سے
 خوب پھولے پھلے یہ پاکستان
 چین پائیں مہاجرین تمام
 خیر خواہان ملک ہوں محکام
 اختلافات گر ہوں مٹ جائیں
 آئے قبضہ میں خطہ کشمیر
 دُفن ہو شورشِ پُٹھانستان
 ہورعبیت میں فارغ البالی
 ہو سزاوار سالِ یہ بیدل

۱۔ انجیلِ شہادتِ انجم
 لکھنؤ میں گورنمنٹ پبلسیشن

۲۔ مصرع تاریخ کے الفاظ کے جمع
 کرنے سے کتب مملو بہ نکلتا ہے

شادمانی کا دور ہو گھر گھر
 حق تعالیٰ علیم ہے بہتر
 دے گا اللہ بالیقین اثر
 مطمئن ہو ہر ایک فرد بشر
 بے گھری ختم ہو پستائس
 بیکسوں پر رہے کرم کی نظر
 سب رہیں ایک ہو کے شکر و شکر
 ہونٹا ر سپاہ فتح و ظفر
 دشمنوں کو ہو دشمنی سے حذر
 سرخرو قوم میں رہیں شتر
 آج آیا ہی تیرا سوستر

۱۳ ۵ ۷۲

(۲) آمدِ سالِ نو ۱۹۵۱ء عیسوی

خُدائے دو عالم رکھے شادیاں
 رہیں متحد ہر طرح اہل پاک
 عداوتِ زمانہ سے ہو کالعدم
 رعایا کے ہمدرد حکام ہوں
 ہو مقبول اسلام کی سادگی
 یہاں تک بڑھیں فارغ البالیاں
 گرائی کی سب لعنتیں دُور ہوں
 پٹھانوں کو درسِ اخوت ملے
 بہ ہر طور ہو وسعتِ سلطنت
 یقین ہے طفیلِ رسولِ کریم
 خدا سے یہ بیدل کی ہے التجا
 کٹے عیش و آرام میں سال بھر
 ممالک سے مفقود ہو شور و شر
 عدو دشمنی سے کرے خود حذر
 رہیں عدل و انصاف سے نامور
 پس پشت ڈالیں یہ سب کروفر
 ہو جائز کمائی میں سب کا گذر
 ہر اک شے باشرط ہو زود تر
 نہ ہو درمیاں طمعِ سیم و زر
 حکومت مسلط ہو کشمیر پر
 رہے مہرباں خالق داد گر
 نیا سال لائے خوشی کی خبر

۱۹۶۵

عطائے خطابات

خانصاحب:-

(۱) برسید مظفر حسین ڈی ایس پی سی پی

مل گیا سرکار سے سید مظفر کو خطاب
 ہے ترقی بھی نرالی اس نرالیے دور میں
 پڑ گئے احباب حیرت میں خوشی کے تھا تھا
 نقش ہے مسلم کے دل پر عظمتِ آلِ رسول
 مصرغ تاریخ بیدل نے کہا یہ فی البدہ
 ہو ادا کیسے نہ شکر رحمت پروردگار
 کچھ نئی رفتار پر ہے گردشِ لیل و نہار
 کان میں جس وقت پہنچی یعدائے خوشگوار
 نورِ ایماں کی مقابل ہو نہیں سکتا شرار
 خانصاحب بن گئے کیا سیدِ عالی وقار

۱۳ ۵ ۵

(۲) خان بہادر سید اطاعت حسین پوٹیکل ڈیپارٹمنٹ پاکستان
 اطاعت کو رکھے خدا سر بلند نہ بڑھنے دیا فتنہ ناگپور
 جناب مسرت کا ہے نور عین لٹیرے خزانہ نہ کر پائے ہضم
 فرو کر دیا اس نے کل شوروشین حکومت نے زرا اس نے پایا خطا
 اگلو ا کے سب کچھ لیا اس نے چین یہ بیدل نے بہر سن تہنیت
 ہوئے مرحب اسر خرو جانین کہا... خانصاحب اطاعت حسین
 ۱۳ ۵۹ ۶۱

(۳) خانصاحب خواجہ لطیف احمد خیرج

کیا حق تعالیٰ نے رتہ بلند نیا سال بیدل مبارک ہوا
 حکومت میں ذی جاہ خواجہ ہوئے کہ... درباری شاہ خواجہ ہوئے
 شری :- (۴) خانصاحب جمشید بیٹ تبدیل حکومت کے بعد

زمانہ نے ڈھل بل یقین کر دیا دھرم ویر سب نیچری ہو گئے
 یہ بٹ ہر دو اقوام میں بٹ رہے اجی خان صاحب شری ہو گئے

خان بہادر :- (۵) فضل الکریم خان ڈپٹی کمشنر منڈلسی پی

فضل الکریم خان بہادر بیٹے ہیں آج اللہ نے کرم سے کیا اپنے بہرہ مند
 ہو کر بھی سلطنت کا یہ اک خاص معتمد ہر طور سے قوم کا اپنی نیاز مند
 دن رات ہے ہر ایک کا خولان بہتری محکوم پر نظر رہے رعیت کا درد مند
 اللہ اس کا حافظ و ناصر رہے مدام پیچھے کبھی نہ گردش ایام سے گزند
 بیدل دعا کے ساتھ جو تاریخ چاہیے کہدو... حق اس کا اور کرے مرتبہ بلند

(۶) خانصاحب سید مظفر حسین ایس پی

جعفری کو رفتہ رفتہ بل گیا موزوں خطاب
میر صاحب کو مبارک باد دے بیدل ضرور
تھا جو منشاے الوالعزمی وہی آخر بنے
واہ پہلے خانصاحب خان بہادر پھر بنے

۱۹۲۳ء

(۷) خانصاحب حسام الدین حسام ڈی ایس پی

ہوئے خطاب سے پھر مفتخر حسام الدین
کہا یہ بیدل خوش دل نے سالِ تہنیت
کھپے نظر میں حکومت کی مردِ زیرک ہیں
حسام خان بہادر بنے مبارک ہیں

(۸) خواجہ مبین الدین احمد انصاری ڈپٹی کمشنر اکولہ برار

پہن مبین احمد نمونہ واقعی انصار کے
کام کی کثرت میں ہے پابندی صوم و صلوات
سادی اللہ نے بخشی طبیعت کے متین
کس لئے ان کے نہ ہونگے اس پھر دنیا و دین
مستحق ہے بندۂ ناپیڑ تیرا بالیقین
سجدۂ شکر الہی سے نہ اٹھ پائے جبین
ہو مبارک خان بہادر بن گئے خواجہ مبین

۱۹۶۲ء

(۹) مسٹر ایچ ای میکے ننگن آئی سی ایس کلکٹر سنٹرل کسانز مبیٹی

یہ ہے خدائے پاک کا لطف و کرم مزید
ڈپٹی کمشنری سے کلکٹر بنے بخیر
ان کا ملازمت میں تدبیر ہے بے نظیر
بڑھ چڑھ کے اور دولت اقبال دے خدا
ان کا سدا ممد و معاون رہے مسیح
دُسیا میں شادماں رہیں اولاد آل سے
بیدل جو آپ کو سن اعزاز چاہیے

سی آئی ای بھی ہو گئے میکے ننگن شتاب
ہر فرض منصبی میں رہے خوب کامیاب
ان کا طریق کار ہے بے شبہہ لاجواب
مرعوب ہونے پیری سے ان کا کبھی شباب
دن رات نیکیوں سے یہ لوٹا کریں ثواب
ہوں بارگاہِ حق میں دعائیں یہ مستجاب
کہدیکے... دیا ہے شہنشاہ نے خطاب

۱۳۶۲ء

تمغہ و کٹوریہ کر اس :-

بہ مسماۃ جگدی بیگم اہلیہ جمعہ عبد الحفیظ مرحوم منتون کلانوز ضلع رھتک فدا جنگ عظیم دوم

جو پیش وائسری ہے دربار میں گھڑی
تمغہ ملے گا شوہر مرحوم کا یہاں
لیکن کہاں سے چاہنے والے کو لائیکٹی
کیوں کرنے اُس کی یاد ستائیکٹی بار بار
ماں بد نصیب روتی ہوئی کو ہنس دیا
آہ و فغاں نکلنے نہ دی ہونٹ سی لئے
دل میں ہے کارنامہ ستر تاج جلوہ گر
تنہا مگر ہزار دموں پر یہ بار تھا
بندوق بھی چلانے سے مجبور ہو گیا
چلتا کیا تھا آپ کو خطرے میں ڈال کر
و کٹوریہ کر اس کا سہرا یہ سر رہا
وے کر کے اپنی جان بچالی بہت سی جان
سب کی زباں پہ نام رہے گا ترا سدا
تو نے سپہگری کو لگائے ہیں چار چاند
ہونا زجن کی ذات پہ سارے جہان کو
اقبال و عمر بیوی کو بچی کو ہو عطا
ہر دم ہونگہبان خداوند ذوالجلال
یوں لاج جس نے رکھ لی ہے ہندوستان کی
و کٹوریہ کر اس ہے اک شان بیوگی

بیوہ ہے برقع پوش عید الحفیظ کی
دہلی میں آج ہے یثہنشا کی میہاں
گو سلطنت سے دولت داعزاز یائیکٹی
چھوڑی ہے مرنے والے نے معصوم یادگا
بچتی نے گود کی جو ذرا مسکرا دیا
آنسو ابھی ڈھلکنے نہ پائے تھے پی لئے
گو صدمہ شراق سے خستہ ہے سر بسر
ترغے میں دشمنوں کے گہرا جمعہ ارتھا
زخموں سے گولیوں کی بدن چور ہو گیا
پھر بھی سپاہیوں کو سلامت نکال کر
جا پانیوں سے جنگ میں سینہ سپر رہا
شان دلاوری تھی یہی واہ رے جوان
حق نمک کیا ہے شہنشاہ کا ادا
بے شبہ زور بازوئے رستم پڑا ہے ماند
ایسے سپوت چاہئیں ہندوستان کو
پس ماندگاں کو اس کے سلا رکھے خدا
بے وارٹی کے دن نہ رہیں کائناتے مجال
اللہ مغفرت ہو اب اس نوجوان کی
بیدل کیا ہے حق نے یہ سامان ہوگی

جنگ عظیم دویم :-

(۱) اٹلیین افواج کا تبروک سے اخراج
 چہ خوش آج تبروک بھی چھوڑ بھاگی
 دکھائے گی کیا خاک منٹھ فوج اٹلی
 یہ سپانی کا سال بیدل نے لکھا
 برسی طور بیہودہ اٹلی بھی پٹ لی

۱۳ ۵۹

(۲) جنگ میں یوگوسلاویہ کی شکست

نظر کی نہ انجام پر سردی آنے
 کہاں فوج جرمن کہاں سردیانی
 بھڑی جنگ میں دوسروں کے سہارے
 وہ سب ہٹے گئے یاقوں کے مارے
 کہاں تک بھلا کوئی ہمت نہ ہارے
 فتوحات سے ان کے واسے نیارے
 ہوئی راہ سامان مسدودان کی

برائے سن جنگ بیدل نے فوراً
 کہا پٹ گئے کنگ پٹر بچاے

۱۳ ۶۰

(۳) تبیلی وقت در زمانہ جنگ

اثر انقلاب جہاں کا یہ دیکھو
 ہوئے دو پہر سے پہر پارا پارا
 حکومت میں کمزوریاں آچلی ہیں
 کیا وقت کو اور آگے سے پیچھے
 زمانہ جنگ میں مصائب نے سب کی پلٹ دی ہے
 ابھی تک کوئی ملک کہو کر نہ پایا
 نئی شامت آئی جو سر بھی کھجایا

یہ چکر عجب آ کے بیدل پڑا ہے

بڑا وقت خور وقت پہ جیف آیا

۱۹

۲۲

(۴) درخواستِ دعا از عوام برائے فتحِ جنگ

جس وقت کے سر دشمن خود سر نے اٹھایا
ہٹلر کی گرفتوں سے چھڑا جان مسایا
اس جنگ سیہ کار نے وہ ناچ نچایا
اللہ سے ہے بہر دعا ہاتھ اٹھایا
ہٹلر کی قیامت نے خدا یاد دلایا

یورپ کے خداؤں نے بھی کیا یاد خدا کی
چرچیل نے دعا چرچ میں جا کر یہی مانگی
بالوں میں رہا ناچ نہ بالوں میں تھرکنا
پر جانے بھی مندر میں کلیسا میں حرم میں
اللہ کی ہے شان کا بیدل یہ کرشمہ

۱۹ ۶ ۷۲

(۵) گورنمنٹ کی کرسمس کارڈس کی فروختگی برائے امدادِ جنگ

ادھر یہ صورتِ نازک اُدھر زمانہ ہارڈ
وہاں ہے زیرِ زمیں بم کی مار سے ہر لارڈ
پھنسا ہے آپ ہی خطرات میں ہمارا گارڈ
یہ بھیک مانگتے پھرتے ہیں ٹامس و برنارڈ
کہ... ہے فروخت ہو اہدیہ کرسمس کارڈ

دشوار گزار
مراۃ خانوں میں یہ ہے

ہوئی ہیں جنگ کے باعث خرابیاں کیا کیا
ہوا زمیں سے بے دخل لینڈ لارڈ یہاں
بھلا رعیت بیکس کا ہو محافظ کون
لگائے جاتے ہیں ہر دم نئے نئے چند
یہ ڈر ہے چرچ کا گھنٹہ کہیں نہ ہونیلام

۶ ۱۹ ۷۲

(۶) حملہ افواجِ جاپان و خلائے سنگا پور از برطانیہ

آج جاپانیوں نے شورِ نشور
کثرتِ بم سے جل اٹھا یہ طور
فوجِ محصور ہو گئی مجبور
کچھ جزیرے کو کر سکے نہ عبور
جنگ کا ہے بہت بُرا دستور
اپنے اعمال کا خدا کے حضور

کر دیا ہے بپا جزیرے میں
جس لوہ فوج کی نہ لاکرتاب
آب و دانہ کی پھر کمی کے سبب
بھاگ کر جان کچھ بچا لائے
خوب آئین ہے اہمسا کا
ہے ستمگر جواب دہ بیشک

نہیست ہو جائے گا تمام غرور
کچھ نرالی ہے شانِ ربِّ غفور
چلا قبضے سے آہ سنگاپور

ہوں گے مغرور ایک دن عاجز
جس کو چاہے وہ سر بلند کرے
سال تاریخ ہے یہی بیدل

(۷) اٹلی کی جنگ سے علیحدگی

یہ عزل سے اب مسی لینی کے ہے عقد کھلا
اپنی اپنی فکر بیدل ہر کسی کو ہے پڑی
جنگ کی سختی سے آکر تنگ یہ کھینچا ہے ہاتھ
کیا ہوا اٹلی نے چھوڑا ایک بیک سٹلر کا ساتھ

۱۹ ۶ ۲۶

(۸) فتح مانڈلے

لڑائی کا پانسہ پلٹنے لگا ہے
خدا نے یہ دن پھر دکھایا ہے بیدل
جو کچھ کھو چکے تھے وہ پھر پالیا ہے
کہ... برٹش نے پھر مانڈلے لے جایا ہے

۱۳ ۵ ۶۲

(۹) شہر ہرشیما پر امریکین کا ایٹم بم مارنا

امریکہ نے شہر بھر کا صفایا کر دیا
عورتیں، بچے، جوان، بوڑھے سبھی رخصت ہو گئے
کب روا ہے جنگ میں مخلوق کا یوں قتل عام
ڈال دی جایا یوں نے دفعتاً بیدل سپر
جان لاکھوں بے گنہ لی ہیں یہ ڈھایا ہے ستم
کون باقی ہے کرے جو آج ان کا رنج و غم
پائیں گے اللہ سے اس کا بدلہ پیش و کم
زہر تاتل جنگ میں تھا آج ہرشیما کا کم

۱۹ ۱۱ ۲۵

(۱۰) جنگِ عظیمِ دوئم میں ہٹلر کی شکست

یہ کیوں مُفت میں روس سے جا بھڑا
مٹی سلطنتِ جرمنی کی تمام
کسی کو کبھی ظلم پھلتا نہیں
نہ امکان تھا ہار کا مطلقاً
بلا وجہ سرلی پرائی شکست
حکومت پر ادبار لائی شکست
سزا اپنی کرنی کی پائی شکست
خدا کی طرف سے یہ آئی شکست
بہر طور ہٹلر نے کھائی شکست

۱۹ ۶ ۲۵

(۱) کنٹرول برائے اشیاء خوردنی

اللہ رے گرائی، افلاس ہے مسلط
 کھلا گئے ہیں چہرے اب گلرخوں کے یکسر
 گھن کی طرح لگے ہیں زردار بے سروں کو
 ہر چیز اب یہاں پر کمیاب ہو چلی ہے
 ہے قابل تاسف رفتار سلطنت بھی
 یہ انتظام اشیاء بیدل ڈھک سلا ہے

اس وسعت جہاں میں پہلی ہے تنگ دستی
 فاقوں نے مار ڈالا ہے مفلسی پرستی
 دنیا میں بے زری ہے بیٹھوں میں نہ پرستی
 سب خاک میں ملی ہے گھر بھر کی گھر گھرستی
 مارسیاہ بن کر، پر حبا کو ہے یہ دستی
 ہاں کنٹرول بیشک اعلان فاقہ دستی

(۲) مٹی کے تیل کی کمیابی

اللہ رے سفر بھی نمونہ سقر کا ہے
 فوجوں کی زیادتی سے رکاوٹ یہ پرگٹی
 برعکس اس کے ایسے یہ پوری کمی ہوئی

پیسنجروں کو ملتے نہیں میل کے ٹکٹ
 دن رات بند رہنے لگے ریل کے ٹکٹ
 بیدل... لگے ہیں بٹنے یہاں تیل کے ٹکٹ

(۳) مٹی کا تیل غائب

مچ گیا ہے اندھیر چار طرف
 دھول آنکھوں میں ڈال رکھی ہے
 الاماں کیس قدر ہے کمیابی

ہے ہر اک شے میں میل مٹی کا
 سر چڑھایا پھیل مٹی کا
 آج غائب ہے تیل مٹی کا

(۴) پیسہ کی کمیابی تانبا اور دھاتوں کی کمی سے

ناک میں خلقت کا دم ہے آہ اس کا کیا علاج
 دفن بنیوں نے کیا تانبا۔ نیکل کو کیا ہوا

کاغذوں کی ہیں چٹیں بازار میں پیسہ نہیں
 رگ گئے سب کام کاروبار میں پیسہ نہیں

مرگئی افلاس سے بیدل رعیت شاہ کی

اب ٹکا گھر میں نہیں بازار میں پیسہ نہیں

(۵) نمک نثار ہو جانا

بُری طرح سے رعیت کی ہے عذاب میں جان
شکر کو تیل کو غلہ کو رو رہے تھے ابھی
کوئی بھی چیز ٹھکانے کی بل نہیں سکتی
ہے کل جہاں غرض ظلم پر کمر بستہ
کرے گا منزلِ سوراخ طے بھلا کیونکر
اسے سوار ہے درکار کوئی چابک دست
ہے کنٹرول سوا کال سے قیامت خیز
ہوا نمک بھی نثار دہے بھاؤ مرچ کا تیز
جو گھی بلائے بلتا ہے ڈالڈا آمیز
ہر ایک حال زمانہ کی ہے ستم انگیز
قدم قدم پہ جو کھاتا ہے کھو کریں شبیر
ہے ہوم رول کے مرکب کو حاجت مہمیز

خدا کی شان ہے بیدل یہ حق پرستی ہے
نمک سرام حکومت میں ہے نمک گریز

۱۳۶۵ھ

(۶) دیاسلانی کا قحط

رہی آج میچرز نہ بازار میں
ہوا و ہوس کا ہر ایک ہے شکار
مروت نگاہوں میں مفقود ہے
رعیت بھلا خاک کچھ پاسکے
لٹا سیگرت بیڑیوں کا سہاگ
الگ سب کی ڈھپنی الگ سب راگ
یہاں ایک سے دو سر کو ہے لاگ
مسلط ہے اب گنج قاروں پہ ناگ

یہاں کال بیدل ہے ہر چیز کا
لگی خود بخود آگ ڈبی کو آگ

(۷) کمٹی پوسٹ کارڈ

عوض دو کے اب خرچ چھ کیئے
حکومت میں بیدل مچا ہے اندھیر
لفافہ کجا اور کجا پوسٹ کارڈ
کہ... بے طرح غایب ہوا پوسٹ کارڈ

۱۹ ۶ ۲۷

(۸) شکر میں بلیک مارکنگ

شکر سے اٹھالی گئیں بندشیں
 ڈبل سے بھی زائد ہوئیں قیمتیں
 کھلی بکریاں ہیں بڑے زور کی
 ہولی تلخی دھر بیدلِ فزوں

۱۹۶۳

(۹) پاکستان میں پان کا قحط

کیوں دماغ اُوخپا نہ ہو لیدیز کا
 ہیں پریشاں حال پرکل بیگمات
 بڑھ گئی کچھ اور لپ اسٹک کی شان
 سرخروئی کی گئی سب آن بان
 اینٹھنے لگتی ہے پن اس کے زبان
 اس گرائی سے پڑی آفت ہیں جان
 ہر دو پاکستان اور ہندوستان
 ٹیکسوں پر کر رہے ہیں کشمکش

مصرغ تاریخ یہ بیدل لکھو

آہ اب بازار سے غایب ہے پان

۱۳ ۵ ۷۱

قطعات تاریخ برصانیف

(۱) "شاہ و گدا" از نتیجہ فکر مسٹر محمد حامد سائی بی۔ اے تحصیلدار راجپوتی

رنگ لائی ہے طبع سائی

کیا رسائی ہے کیا بلند ہے فکر

اس کی تصنیف کی یہ ہے تاریخ

یہ لکھا ہے رسول پاک کا ذکر

۱۳ ۵ ۷۱

(۲) کتابِ شکار مصنف کرنل صاحب جزاوی عبدالرحمان خاں برادر نیر ہائٹس ٹونک لکھی عبد رحمان خاں نے کتاب شکاری کے ہئے کارناموں کا ذکر دکھائے ہیں جو ہر بنا دین کے دھواں دھار تفصیل بارود کی پرندوں کے پرتک یہاں جل اٹھے یہاں جان کر جان کا کھیل ہئے نشانہ لگا یا خطا ہو گیا الہی یہ مقبول تصنیف ہو لکھا سال ترتیب بیدل نے یہ

اچھوتے مضامین نئی شان کی کہانی ہئے دشت و بیابان کی شرح کی ہئے اقسام حیوان کی گرج پھر ہئے شیر نیستان کی رسانی نہیں عقل انسان کی ذرا قدر و قیمت نہیں جان کی قضا اپنے بس کی نہ امکان کی بڑی عمر ہو خان ذیشان کی کتاب شکار عبد رحمان کی

(۳) برتالیف "انشائے داغ" مرتبہ شاعر شیریں سخن حضرت احسن ماہروی حضرت داغ کے خطوط ہیں یہ یہ زبان دانی فصیح الملک خوب سے خوب بندش الفاظ اب فلک پر دماغ اُردو ہئے مرحبا جانفشانی احسن میرے استاد کو خدا بخشے

طبع کا سال یہ لکھو بیدل
ہئے کھلا دفتر اب فصاحت کا

(۴) برتصنیف "تاریخ کلام پاک" مصنفہ قاضی عبدالصمد صائم فاضل جامع ازہرہ اڈیشنل مولوی اورینٹل کالج لاہور

ورد زبان حلق ہے نام خدائے پاک
پہنچا وحی سے جس کو پیام خدائے پاک
اللہ کے اہتمام نظام خدائے پاک
دی شرح ہے نزول کلام خدائے پاک

عبدالصمد کو اس کی خدادے جزائے خیر
روح محمد عربی پر درود ہو
فرتان ایک مظہر کل کائنات ہے
تصنیف لاجواب کا بیدل یہ سال ہے

(۵) برتصنیف کتاب "شکار" از اخوی محترم الحاج قاضی محمد نسیم صاحب پشترائیس ڈی او تعمیرات

لکھے شکار کے سب تجربات ہیں نایاب
ادھر بدن کی ریاضت ادھر حصول ثواب
کہ جلد بازی و عجلت کا ہے مال خراب
جو یہ نہیں ہے تو کو دن ہے رستم و سہراب
جلا جلا کے کلیجہ کرے ہزار کیاب
کہ پائے فیل کی گڈی میں بسے ایک گراب
رکھے نگاہ میں بند دوق کی ہمیشہ ذباب
کوئی سوال ہو موزوں ملے گا اس کا جواب
کہ اس میں رہتے ہیں صحرا نور و پابہ رکاب
نشست کیلئے گردی کی ہے شرب ماہتاب
مچھٹ چرخ پہ جب تک نہ ہو گا دور شہاب
پلنگ و شیر کے گاروں کا ہے علیحدہ باب
اڑے جو پاس سے گارے کے شور کر کے غراب

جناب اخوی محمد نسیم صاحب نے
یہ شغل صید سزاوار مرد میدان ہے
شکار کے لئے لازم ہے صبر و استقلال
ہنر کو اس میں فضیلت ہے زور بازو پر
قضا مگر تدرانداز کے نہیں بس کی
شاہچی کو لگانا نہ چاہیے بے جوڑ
غلط پڑے نہ نشانہ با ضروری ہے
ہر ایک بات کی تشریح اس کتاب میں ہے
خزاں کے ساتھ بہار شکار آتی ہے
ہے دزد و صید کو گمراہ کن شب تاریک
کبھی نہ کھیت سے کوئیں گے جانور ہرگز
مچپان بانڈھنے کی بھی بتائی ہے ترکیب
یقین کیجئے ہے کچھ درند کی آمد

کیا طریق و باغث کو درج بہرہ اب
الگ الگ سمجھی بارود کا وزن و حساب
مجال کیا ہے ملائے منظر جو چشم عقاب
یہاں ہے تیر قضا میں لگا پر سرخاب
بچانہ کوئی چرند و پرند بھی کمیاب
فریب آب میں ڈالے ہوئے ہے شکل سراب
ہے مرغ آب کا غوطہ زنی سے زہرہ آب
شکار کیلئے ہے واقعی مقید کتاب

(۶) برویان "سوز و گداز" مصنفہ خان بہادر حافظ ولایت اللہ سابق ڈپٹی کمشنر حرم

بڑی عنایت بندہ نواز ہے یہ بھی
نیاز مند سے اک طرف ناز ہے یہ بھی
ضرور اس کشش دل کا راز ہے یہ بھی
سخن کی محفل رنگیں کا ساز ہے یہ بھی
کہ... خاص شدت سوز و گداز ہے یہ بھی

(۷) برقاہیف لعزیرات پاکستان انہرنا امیر بیگ صاحب سینیئر پولیس

زندگانی جن کی تفتیش حسرا ہم میں کٹی
اور سونے پر سہاگہ تھا یہ مندرجہ منصبی
یوں نظر تحقیق کی ہر ایک نکتہ پر رہی
حق تعالیٰ عمر دے ان کو صد و سال کی
کہدو... مرزا جی کی تعزیرات پاکستان چھپی

۱۹ ۶ ۵۱

دئے برائے تحفظ تمام اجزا بھی
جدا جدا ہیں بنا دین کے دئے اقسام
بلا کی اس کے مصنف کی دُور رس ہے نگاہ
برات صید سجائی ہے شاخ آہو پر
بیان شیر بر سے ہے سون کتے تک
ہرن شکار کی زد سے ہیں چو کرٹی بھولے
کلنگ زیر فلک ڈگمگائے جاتے ہیں
یہ سال طبع ہے خوب اس کتاب کا بیدل

ملا ہے حضرت حافظ کا نسخہ دیوان
بھلا چکے تھے مجھے یاد پھر سے کر ہی لیا
میں ان کے حضرت سائل کا ہوں برادر تاش
اگرچہ تاریخ تخیل تمام ٹوٹ گیا
جلا بھنا دل بیدل ازل کے دن سے ہے

کس لئے قانون کے پتلے نہ ہوں مرزا امیر
تھے پولیس ڈریننگ کالج کے معلم مدتوں
شوق تصنیفات میں ہر بات کی تھی چھان بین
اب کمربتہ ہیں ملک پاک کی خدمت میں یہ
بیدل خستہ سن تاریخ اس کافی البدیہ

(۸) برتصنیف دیوان خندہ گل "از سلطان امین صاحب بدایونی
 مرحبا گل نشانی امین
 بند بندش پر ہے لب طوطی
 کیوں نہ بیدل کا باغ باغ ہودل
 گلستاں بن گیا کلام یہ گل
 حسن خوبی پر ہے ندا بلسل
 کہ... جو اشعار بھی ہیں خندہ گل

۱۳۵۷۲

متعلقہ دعوتِ احباب

(۱) خالقا خواجہ لطیف احمد چراغ بی ادوینزل نسیکرمہدائیس کے دعوتی قلم کا جواب

کیا لطف آئے دعوتِ احباب کا مجھے
 کمرور دانت پڑ گئے معدہ ضعیف ہے
 بریانی لطیف سے بریاں ہوا ہے دل
 اس عمر میں طعامِ مرغین حریف ہے
 کیا اب کباب کھائیں کلیجہ کباب ہے
 کس بل کہاں ہے جسم میں زار و خیف ہے
 دل سے دل لگا ہے ہوس کیا پلاؤ کی
 اپنی یہی متاعِ ربیع و خریف ہے
 کم خور جان کر مجھے بیدل کیا شریک
 سچ ہے کہ... لطفِ دعوتِ خواجہ لطیف ہے

۱۳۵۷۸

(۲) ڈنر از بیدل خندہ

ڈنر ٹیبل کی نشست کے کارڈس :- ایک جانب اسمائے گرامی اور دوسری جانب ہمانوں کے مناسب اشعار

۱- ایک انصاری کی نشست کارڈ پر :- عرب پڑانا دیس ہے میرا + نال گڑا پردیس ہے میرا + یہ بھی وطن ہے وہ بھی وطن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۱۳۵۷۹

۲- ایک بد پرستہ کرکٹو انجینئر صاحب :- اہلی بھاجی کھن کھاؤں + دعوت میں تر مال اٹھاؤں + وہ بھی ٹفن ہے یہ بھی غبن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری

۱۳۵۷۹

۳۔ ایک ڈسٹرکٹ ایکسائز آفیسر، غیر بنائے سزا لاڈوں + اپنے گھر ڈسٹریکٹ بناؤں + کھلی دکان ہے، پیرا ہی بی شن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۱۳ ۵۹

۴۔ ایک میڈیکل آفیسر گورنمنٹ ہاسپٹل، مرحائے اللہ پر ٹالوں + بیچ جائے توفیس بھنا لوں + اس کی مرن ہے میرا فن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۱۳ ۵۹

۵۔ ایک ضلع انسپکٹر تعلیمات :- اردو کا پچا کروں ہوں + ہندی بھی لوڑ پڑوں ہوں + اس کی لگن ہے اس کا چلن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۱۳ ۵۹

۶۔ ایک ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول :- فیس بنانا فرض ہے میرا + باپ پراس کے فرض میرا + فیل ہو لڑکا کند ذہن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۱۳ ۵۹

۷۔ ایک شکاری پولیس صدر انسپکٹر جنگل جنگل چھان ہے مارا + پچا نہ کوئی ہرن چکارا + کچھ نہ بلا تو وال مٹن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۱۳ ۵۹

۸۔ ایک سب رجسٹرار صاحب :- رجسٹریشن جال ہے سارا + موت بنانے سب کے مارا + اس کا گلہ ہے اس کی رسن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۱۳ ۵۹

۹۔ بیدل خستہ بختیت میزبان :- دعوت بیدل دل کی ضیا + سخن سخن میں اس کے سلا + عیسوی غایب ہجری سن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۱۳ ۵۹

(۳) ایک کرم فرما کے دعوتی رقعہ کا جواب

کرم ہے کیا آپ نے آج مدعو
مرغن غزائیں کہاں میرے بس کی
بڑھاپے سے بیدل ہے کمزور معدہ
مجھے حاضر ہونے میں کیوں ہو توقف
یہ ڈر ہے نہ ہو بعد میں کچھ تاسف
گجا میں گجا دعوت پر تکلف

(۴) دعوت کے اثرات ما بعد

مرغن غذا میں جو کیں زہر مار
بدلتے رہتے کر دیش رات بھر
ضیافت کا تھا سب یہ تبدیل فتور

گرانی کے باعث بُری گت ہوئی
نہایت مکدر طبیعت ہوئی
بلاشک یہ دعوت عداوت ہوئی

(۵) ایک کرم فرما کا نماز جمعہ میں عدۃ شریک دعوت فرما کر غیر حاضر ہو جانا

گئی بیکار سب میری گزارش پیش انصاری
دیا تھا اذن دعوت ان کو تبدیل میں نے سچ میں

بھلا شیطان کیوں غالب نہ ہوا حول کو بھولے
خدا کے گھر میں یہ اقرار کر کے قول کو بھولے

۱۳ ۵ ۶۱

(۶) مفت خوروں کی مدارات بیجا

عادت ہے مفت خوری کی جن کو پڑی ہوئی
ہے مار دوستوں کو پڑی کنٹرول کی
انسان میزبان بھلا مہمان سے
بیجا روش کا جن کو نہ احساس ہو کبھی
بیتل ہے بواہوس کی مدارات بھی فضول

رہتی ہے ان کو لقمہ تر کی اُدھیڑ میں
اُس پر اناج میں یہ لگا ہے مزید گھن
کھانے کی ہونہ، پر ہو کھلانے کی اُسکو دھن
ایسوں کو منہ لگانہ کبھی ان کی بات سن
تم نے گدھے کو کھیت کھلائے کہاں کا پن

۱۳ ۵ ۶۲

تحفہ حنا

اے مگر می محترم حضرت فضا براندے بٹھانے کے لئے کڑک مرعی عنایت کرنا
کرم دیکھے کوئی حضرت فضا کا
ممد ہے برتھ کے کنٹرول کی یہ
یکے بعد دیگرے انڈے کے ہضم
بظاہر ہے کڑک لیکن ہے چالاک
فضا کے شکر یہ کی ہے یہ تاریخ

عناایت کی عجب ناشاد مرعی
نئی فیشن کی ہے آزاد مرعی
بڑے استاد کی استاد مرعی
بڑی ظالم بڑی جلا د مرعی
کہ بھیجی ہدیہ بے اولاد مرعی

۱۳ ۵ ۵۸

(۲) خانصاحب نوحی اچھے لطیف احمد جریح کا پیا سنگ

ہدیہ لطف لطیف احمد جریح
 کاسہ خاصان رب العرش ہے
 ظرف کو اس کے وہ پاسکتا نہیں
 پارہ سنگ در محبوب ہے
 ہونہ کوہ طور کا ٹکڑا یہ سنگ
 تیشہ سر ہاد کا توڑا ہوا
 تحفہ سنگ ایک عالی ظرف یار
 کرتے ہیں افطار اس میں روزہ دار
 جامِ جم ہے اس کے آگے شرمسار
 کیوں نہ ہو صدقے جبین انکسار
 جلوہ حق کا نہ ہو اس میں شرار
 حسن شیریں کا نہ ہو آئینہ دار
 جو بھی کچھ ہے مجھ کو تبدیل ہے عزیز

دوست کی بیشک نرالی یادگار

(۳) مسٹر محمد نعمان انصاری اسسٹنٹ انجینئر تعمیراتی محکمہ رمضان المبارک میں بھٹے بھینے پر

واہ کیا بات حضرت نعمان
 درِ دندان یار ہر دانہ
 راستی سے ہے سرو شرمندہ
 دانے دانے سے صبر کی تلقین
 کس قدر ہیں بلے مجھے دانے
 بے طرح زود ہضم قبض کُشا
 جوئے شیر اس سے ہوگا کیوں رو
 کوہکن بھول جائے شیریں کو
 مطلقاً پاسکے نہ بھٹا چور
 مجھ کو بھیجا جوار کا بھٹا
 گوہر آبدار کا بھٹا
 رشک ہے قد یار کا بھٹا
 شغل ہے بار بار کا بھٹا
 درس ہے استوار کا بھٹا
 ہے معاون ڈکار کا بھٹا
 خلد کے کشت زار کا بھٹا
 کھا کے میٹھی جوار کا بھٹا
 تھا بڑے ہوشیار کا بھٹا

آشنا ہوشِ گوش سے نہ ہوا
رہتے ہیں اس سے دُور چمگاد
بن گیا بیدلِ حزیں کے لئے
گیدڑوں کی پیکار کا بھٹا
ہئے یہ میرِ شکار کا بھٹا
لذتِ خوشگوار کا بھٹا

کیوں نہ ہو یہ شمولِ افطاری

تحفہ ہے روزہ دار کا بھٹا

۱۳۶۰ھ

(۴) سلِ بٹہ

تابلِ رشک کارنامہ سل
اُن کی سل میری سل نہ ہو جائے
مُفت بیدل نہ بدگمانی ہو
چرخ کے ظلم ناروا کی قسم
ایک عالم کو بے کمال سے بیر
جو کسی کے مٹائے مٹ نہ سکیں
پیس کر رکھ دیا دل مضطر
خون ہو ہو کے بہہ نہ جائے جگر
ساتھ صد شکر یہ کے واپس کر
دل مصائب کا ہو گیا خوگر
ہئے زمانہ عدوئے اہل ہنر
کھینچ ایسے نقوش پتھر پر

سال نکلا ہے بنے بہا بیدل

تحفہ سنگِ دل ہے سلِ پتھر

۱۳۶۹ - ۸ = ۱۳۶۱ھ

(۵) خان بہادر الحاج عبداللطیف خاں سشن جج کی رو ہو مچھلی کا تحفہ

مرحبا دریا دلی حاجی عبداللطیف
تحفتاً ارسال فرمائی رو ہو مچھلی مجھے
یہ کرم کیونکر اٹھے بیدل کے جسم زار سے
شکر یہ کرنا نہ اس کا سخت لاپرواہی ہے
اس پر اس داد و پیش کی داد مجھ سے چاہی ہے
بار دنیا کا اٹھائے گریہ پشتِ ماہی ہے

بندش زنج سے مستثنیٰ کیا اللہ نے
حضرت یونسؑ رہے اس کے شکم میں پُر اُن
ہئے نصیب ماہی مراتب میں سہنشاہوں کے بھی
آب میں نعمت ہئے خلق اللہ کو اس کا وجود

ماہیت پاکیزگی کی اس کی لامتناہی ہے
بالیقین پیغمبر حق کی یہ منزل گاہی ہے
اس کی رفعت نمایان جشن شہنشاہی ہے
خوان شاہی پر یہ مرغوب غذائے شاہی ہے

اس کی آمد موجب برکت ہے بیدل دراصل
حسانان ماہی یونس سے بیشک ماہی ہے

(۶) محترمی خواجہ محمد حسین آئی پی کا نہ مارہ رخصت کشمیر سے گریٹ کیس بھجنا

مجھ کو آیا ہے تحفہ خواجہ
ہے مزین نقوش الفت سے
تخت زعفران ہے پھولا
حسد کشمیر کی ہے یہ سوغات
گرم رکھتا ہے صحبت احباب
پی کے سگرٹ سکون قلب ہوا
چاہتا جی ہے پاس رکھے مدام
اس کی قیمت ہے وقف مجروحین

واہ کیا خوش نما ہے سگریٹ کیس
واقعی بے بہا ہے سگریٹ کیس
کیسری رنگ کا ہے سگریٹ کیس
متابل مرحبا ہے سگریٹ کیس
دلکش و دل ربا ہے سگریٹ کیس
وردِ دل کی دوا ہے سگریٹ کیس
کیا سراپا دنا ہے سگریٹ کیس
جنگ کا آسرا ہے سگریٹ کیس

ہئے کرم روز روز بیدل پر
آج عنایت کیا ہے سگریٹ کیس

(۷) برخوردار سلمہ کا عطیہ تبدیل خستہ کو

چار سالہ نوکری میں تم نے بھیجے بیس نوٹ اس رستم کا ہو گیا دشوار تخمینا ہمیں
 قسطِ نامعلوم کی میعاد ہے اتنی طویل دوسری کے واسطے برسوں پڑا جینا ہمیں
 سوئے، سبھی کے ضعیفی میں نہ ہو بہم مزاج ہئے رقم معقول مل جائے گا یو دینا ہمیں
 اب کہاں جان پدربانی رہا وہ شوق فوق واقعہ اس راج میں کھدے پشیمنا ہمیں

خیر و برکت حق کمائی میں کرے تبدیل نصیب
 باپ کی شفقت کا دوپائی ہے روزینا ہمیں

(۸) قاضی عبدالحق صاحب تحصیلدار و بارہ بنکی فرستاد لکھنوی حکمیں

تحفہ لکھنؤ ہے لاثانی واہ ہر چیز گھپ گئی دل میں
 تجھ کو واجب ہے شکر یہ تبدیل تحفہ حق ہے خوب چھ چلمیں

۱۳ ۵ ۴۵

(۹) قاضی عبدالحق کا مرسلہ خمیرہ تمباکو

دلوں کو موہ لیتے ہیں بہر طور یہ ہے اُلفت پرتوں کا وطیرہ
 دلِ بیدل دیا ہر کش نے گرا بجا بھیجا ہے تمباکو خمیرہ

۱۳ ۵ ۴۶

(۱۰) لکھنوی خرپوزے

لکھنؤ کے ننھے منے چٹے چٹے زرد زرد
 ہیں یہ شیرینی میں گویا قند کے کوزے مجھے
 لب کشائی کے لئے مانع ہے اب بیدل مٹھاس
 مرحبا اچھے یہ بھیجے حق نے خرپوزے مجھے

۱۳ ۵ ۴۶

(۱۱) پر خوردار خورشید علی صدیقی سلمہ کا پھلوں کا پٹارا ازرا اولپنڈی

کیوں نہ ہو بچپن پنڈی کیلئے تبدیل کا دل
 اول اول تھا نہ موسم میں یہاں کے ہتال
 کچھ دنوں کے بعد میرا گھر جزیرہ بن گیا
 ہو چکی رخصت مری جولانی مطیع یہاں
 بھیج کر مہوہ رگوں میں خون پھر دوڑا دیا
 ابھی نیکوں کا کسی دن ہو طبیعت پر سکوں

ہے تقاضائے محبت جلد تر لے چل مجھے
 آسماں سے گھورتے اکثر ہے بادل مجھے
 ہر طرف سے بے طرح گھیرے ہا بھل تھل مجھے
 ضعف پیری سے نظر آتے ہیں اعضا شل مجھے
 اب ستائیں گے کبھی مجھ پر کبھی کھٹسل مجھے
 ہے تعین وقت کا اک وعدہ جہل مجھے

سید ہیں، انگور ہیں، انار ہیں اور ناکہر ہیں

کتنے کچھ بھیجے میاں خورشید نے لو کھل مجھے

(۱۲) آم کی چٹنی از عبدالحق صاحب^{۶۱۹}

مجھے آم کی آئی ہے بہر تناسے
 بڑی چٹنی ہے یہ جی چاہتا ہے

بھنی وال کے ساتھ کھانے کی چٹنی
 کہ .. پچٹ ہی کریں سردھیانے کی چٹنی

۱۳ ۵ ۷۱

کلب اور سینما

(۱) سینما اور خواتین ملت

پچھرس کے فدائی جوانان قوم ہیں
 کیوں کارکردگی کے لئے در بدر پھریں

پیدا ہے خلفشار نیا دین کے لئے
 مرکز یہ مستقل ہے شیطا طین کے لئے

بیدل خدا پناہ میں سب کو رکھے مدام

ہے سینما و بال خواتین کے لئے

۱۳ ۵ ۶۶

(۲) برداخلہ یورپین کلب

مصیبت ڈال دی فیشن سیکھا کے
گنواں دیکھے یہاں لا کر کما کے
لگے اڑنے مخالف رخ ہوا کے
نیکالے پاؤں میں کس کس بلا کے
سبق اچھا پڑھا سب کچھ بھلا کے
گئے وہ دن جو تیلے تھے جیا کے
نہ دیکھیں رات کو شو سینما کے
مگر کمرزن ہنہ مچھیں منڈا کے
جو کچھ کیجے خدا سے ڈر ڈرا کے
برج کے کھیل کی بازی لگا کے
کہیں دو ڈوز وہاں ہسکی کے پلا کے
نہ جکڑیں اور اس پھندے میں آ کے
پھر میں گے دن کسی دن انڈیا کے

انگریزوں نے ہند چھوڑنے کے کچھ دن قبل یورپین کلبوں میں ہندوستانی ملازمان کا داخلہ دیا تھا

عجب کچھ پالسی اغیار کی ہنہ
کلب کی دم لگی یاروں کے پیچھے
غضب کی بے تکی رفتار سیکھی
غرورِ حسن بھی ہنہ چشم بد دور
انہوت کی جگہ نخوت نے لے لی
محض اب عقل پر پردے پڑے ہیں
کہاں ممکن کسی دن چوک جائیں
نہ سیکھا مرد بن کر طرزِ کچنر
خدائی سے خبر رکھئے خدا را
محبت کی نہ بازی ہا رہانا
نہ کر دیں آپ کو مدہوش اغیار
عسلا می کی ہیں زنجیریں گراں بار
رہے پیش منظر اسلاف کا طرز

وگر نہ سچ یہ ہنہ ناعود بالقد

کلب پا کر ہوئے بیٹے خدا کے

(۳) سینما سے گریز چاہیے

نہیں اسلام میں ہرگز یہ وا آزادی
یاد تم کو نہ رہا قاعدہ بغدادی

بغدادی
انگریزی

سینما جا کے نہ کو مول کبھی بریادی
مکتب دین کا سب درس بھلا یا تم نے

(۴) دورانِ جنگ میں مسلم لیڈیز کا کینیڈی نوں میں آ زیری خدما کرنا
 اللہ کے یہ کفر کی ہیں چیرہ دستیاں پردہ بھی چاک چاک ہے دینِ متین کا
 سب آبرو گنوا کے یہاں تک دلیر ہے پانی بھی ڈھل گیا مگر شرنگین کا
 بیدل ہماری غیرت تو می فنا ہوئی
 خبط آہ بیگموں کو بھی ہے کین ٹین کا

(۵) نو نہالانِ وطن سے گذارش

سنبھلئے نو نہالانِ وطن اب زمانہ کے بہت تیر کرے ہیں
 پرانی وضع سے کیوں ہے تنفر نئے فیشن میں کیا موتی جڑے ہیں
 خدا سے منحرف ہیں اہل مغرب غضب کفرانِ نعمت پر اڑے ہیں
 اشر حق بات کا ان پر نہیں کچھ یہ سنٹلمین سب چکنے گھڑے ہیں
 محض فاسد ہیں ان کے سب خیالات یہ کل اقوال رندانہ سڑے ہیں
 ہوئے ہیں طمع دولت سے اندھے سدا یہ زرگری جنگیں لڑے ہیں
 نہ کچھ ہمدردی خلقِ خدا ہے مزاجوں کے نہایت کھردے ہیں
 اٹھا آداب ان کی محفلوں سے برابر ایک سب چھوٹے بڑے ہیں
 لگاؤ کیوں ہے یہ مغرب سے تم کو تمہارے نال کب اس میں گڑے ہیں

لگا کر دل سُنو بیدل کی ورنہ
 تمہاری عقل پر پتھر پڑے ہیں

کھیل کود

(۱) جسٹس پولک اور نور اللطیف خاں کی ٹیم کا کرلیٹ میچ

طفل ہے دوڑ دھوپ سے عاری
یہ بھی ہے ایک شغل بیکاری
ہے بڑھاپے میں سخت ناچاری
اُس طرف یورپین عیاری
اور یہاں مردمان بیگاری
تھا یہاں پول ٹیم میں ساری
جسم ہلکا ہے پیٹ ہے بھاری
بھاگنے میں خیال خودداری
واہ بولرس کی تھی ہوشیاری
اس سے بڑھ کر ہواب کے تیاری
کہدو... ہے ٹیم خان کی ہاری

زین سے شہسوار گرتا ہے
کیجئے ہار پر نہ کچھ افسوس
کھیل بہتر ہے نوجوانی کا
اس طرف ہندیوں کی سادہ دلی
تھے کھلاڑی وہاں سبھی کاہل
اُس میں شامل تھے حضرت پولک
پھر ضعیفی میں یہ عطائے خدا
کس لئے پھر نہ ہوں بھلازن آؤٹ
ہوگئے جلد جلد سب آؤٹ
پھر سے لیجئے گا آج کا بدلہ
سال کا اسٹروک دو بیدل

(۲) بیڈمنٹن ٹورنمنٹ میں امراتی سے لیچپور کی ہار

کچھ نمبران ٹیم نظر آئے شرمسار
چلتے اسی طرح سے ہیں دنیا کے کاروبار
منکر نہ ہوگا اس سے کوئی مرد دیندار

امراتی سے ہار گیا جب لیچپور
میں نے کہا کہ ہو جائے ہرگز نہ دل ہل
غازی اگر نہیں نہ سہی آپ میں شہید

تسکین دل کو ہے یہی بیدل کا سال بس
میدان کارزار میں گرتے ہیں شہسوار

(۳) مسٹر نور اللطیف خاں اسی کی ٹیم کا اولہ ریلوے کنکشن کی کرکٹ ٹیم سے مقابلہ

ہمت مردانہ پھر سے آزمائی خان نے
فیلڈنگ میں ہوشیاری دکھائی خان نے
بائی ہونے دی نہ کوئی لگ بائی خان نے
گیند دینے میں عجت بھرتی دکھائی خان نے
کی بری طرح سے گیند کی پٹائی خان نے
ہارنے والوں کی یوں خفت مٹائی خان نے
سر دپڑتے دیکھ کر چائے پلائی خان نے
رس بھرے گلوں کی شیرینی چٹائی خان نے
آہ کیا ہی آملہ کی گت بنائی خان نے

آنولہ کی ٹیم کو بتیوں میں مدعو کیا
رس کم سے کم مخالف ٹیم کو کرنے دئے
کر سکی ایک مختصر اسکور ساری ٹیم یہ
کرنے اچھے کہلائی چند ہی اوور میں آؤٹ
کرنے پورے تمامی رس مل کر تین نے
چلتے چلتے دیدیا دریا دلی سے ایٹ ہوم
الفت دیرینہ سے ہر شخص کو گرا دیا
خشک سبکے ہونٹ ان ناکا میوں کے تھے بہت
اس کرکٹ میچ کی فتح کا ہے بیدل یہ سال

(۴) ایم سی سی کا ورود پاکستان - کراچی میں ۱۹۵۷ء میں شکست

بڑے شہروں پر ہے کھیلوں کی یوزس
ادھورا چھوڑ دیں ہوتی ہے کوشش
ہے کھیلوں میں بہت باتوں کی بندش
رہی دو چار دن بچوں کی ورزش
یہ پہلی ہارتھی پہلی تھی لغزش
کرم ہم پر کیا ان کی نوازش

نکالا پھر سے ایم سی سی نے دورہ
جہاں یہ رنگ بدلا دیکھتے ہیں
بہر صورت یہ رہتے جیت میں ہیں
عنایت کی ہے پاکستان پر بھی
یہاں آکر مگر میدان ہارے
شکست و فتح ہیں دونوں برابر

نتیجہ کھیل کا بیدل یہ نکلا
کراچی نے ہرائی ٹیم انگلش

(۵) کراچی اگسٹ ۱۹۵۲ء کو لیڈرز کریکٹ ٹیم نے ویسٹ انڈیز بھوپال کی رہبری میں مردانہ ٹیم کو ہرا دیا۔ مردوں سے کھیلنے کے ریلٹے آئیں بیگمات میدان میں، ہجوم تماشاچیوں کا تھا بلا سپر کیا تو کلائی میں بل پڑے کیسے نہ کھیل کود میں ہوتی یہ فحش منہ بیدل جو اس کا مصرعہ تاریخ چاہیے

(۶) پاکستان ٹیم کا دورہ ہند اور سلینڈ ٹسٹ لکھنؤ میں ایک اننگ سے ہند کو ہرا دیا

کریکٹ میں ہم کیوں نہ مشاق ہوں
کیا فیلڈ کا بہترین انتظام
کھلاڑی رہے اس کے چالاک چست
مچا حاسدوں کا بہت شور و شر
اگر نہ بیدل ہے تاریخ کی

ہے شایستہ ملکوں کا شغل عظیم
کہ تھا کپٹن کاردار نسیم
بھلا زیر ہوتا نہ کیونکر غنیم
مواثر ہوئیں کب طبع سلیم
کہو... میچ ہاری ہے بھارت کی ٹیم

۱۳ ۵۲

گھڑ دوڑ

(۱) ہنزہا ٹنس سر آغا خان بالقاہم کا عربی گھوڑے سے ڈربی جیتنا
ہا عربی سے گیا اسٹریبلین
فتح کی تاریخ بیدل فی البیہ

(۲) ۱۹۵۲ء کی ڈربی ریس کی جیت

ہوئی ڈربی میں پھر سے ریس جاری
یہ ہے گھڑ دوڑ کا بیدل نتیجہ

نہایت شان سے تلیار بھاگے
کہ... آغا خان کا گھوڑا ہے آگے

۱۹ ۵۲

سفر و تبادلہ حیات

(۱) مسٹر انعام الرحیم آئی سی ایس کا تبادلہ برار کی کمشنری پر

مسٹر رحیم آج کمشنر ہوئے یہاں
سی پی میں تھا جو گوہر نایاب جلوہ گر
منظور کچھ بھلائی ہے پروردگار کو
انعام وہ خدا سے بلا ہے برار کو

۱۳ ۵۶۳

(۲) سفرِ زمانہ جنگِ عظیم

زمانہ نے یکسخت کر ڈیا بدل دی
لڑائی نے عالم کی کاپی پلٹ دی
ممالک کو ادبار نے آکے گھیرا
ہوا مغربیت سے برباد مشرق
کرے طے مسافت کہاں تاب بیدل
جہاں کل مصائب کا گھر ہو چلا ہے
سبھی منظم زیر و زبر ہو چلا ہے
مسلط قحط سرب ہو چلا ہے
منافع کے بدلے ضرر ہو چلا ہے
بڑا پے سے بے بال و پیر ہو چلا ہے

خلایق کو ہے آمد و رفت دوہر

سفر اُف سراسر سفر ہو چلا ہے

(۳) برتبادلہ عطا محمد خاں صاحب ڈسٹرکٹ اکسائز افسر

ہیں عطا بھی اب عطائے حق سے کچھ بیزار
وے رہا تھا بے طلب انعام وہ امرادنی
اب بلا و جہہ منلوں غیر کے محتاج ہیں
ہے کلا قسمت کا تذبذبوں کے پتھر پھوڑ کر
کی ہے ناشکری خدا کی دین سے منہ موڑ کر
مفت جھگڑوں میں پڑے اپنوں کے رشتہ توڑ کر

اپنے اڈے پر جمے رہتے ریٹائرمنٹ تک

ناگپور آپ آگئے بیوقوف ناحق چھوڑ کر

۱۳

۵

۶۳

(۴) بیدل کا سفر بزماٹہ جنگ بٹیول تا امراتی

زادِ راہِ سفر کو اپنے ٹٹول
 طبعِ مضطرب ہے ڈانوا ڈول
 عزمِ بالجزم کو ہے ٹال مٹول
 ان کے تلوؤں کا گھس گیا ہے سول
 فی الحقیقت ہے تیری دنیا گول
 مانعِ رہروی ہے پھر کنٹرول
 گیس بن کر سما گیا ہے کول
 ابتدا سے ہے انتہا تک پول
 بعدِ امراتی ہے استمبول
 جب کمر کس چکانہ ہرگز کھول
 اپنی دشواریاں اسی سے بول
 کچھ تو ہوگا تری ونا کا مول
 جنسِ نایاب کو نظر میں تول
 دل لگی جان کر کریں نہ ٹھٹول
 ابھی درکار ہے محض پٹرول

یہ میں فوجوں کی آبدورفت سے ٹکٹ بند تھی
 زمانہ جنگ میں لاریاں کوئلہ سے چلائی جا رہی تھیں۔ پٹرول پر سخت بندش تھی۔

قصدِ رجعت کیا ہے گر بیدل
 ضعفِ پیری سے پست ہے ہمت
 دے چلے ہیں جواب ہوش و حواس
 لڑ کھڑاتے ہیں پاؤں چیلنے میں
 سر کو بیٹھے بٹھائے چکر ہے
 اولاً ہیں سواریاں مفقود
 سرسبز منزلیں ہوئیں تاریک
 ریلوے کی کسادگی کو نہ پوچھ
 اب کٹھن ہے قدم قدم ہلنا
 ہے خدا ساتھ ہرچہ بادا با
 ذاتِ باری سے رکھ امیدِ کرم
 لطفِ احباب کا سہارا ڈھونڈ
 دوستوں کے حلوں کو بھی پرکھ
 باتِ ناحق اڑانہ دیں بے بات
 بعدہ رنگ لائے کیا موڑ

(۵) محترمی خواجہ محمد حسین ڈی آئی جی پولیس کاسی پی سے پاکستان تبادلو

تھی نحوست اس کی اس پر جلد تر آیا زوال
 گھر بھرا اپنا ہنرمندوں کو کر کے پائمال

آکے نادر شاہ کوہ نور پتھر لے گیا
 ہند پر قبضہ جما کر اہل انگلستان نے

مملکت کا جس کو استحکام ہے مد نظر
سلطنت کو گریستریوں فدایان وطن
خدمتِ اسلام کو حاضر ہوئے کے ایم حسین
یہ رہا ہے بیکسوں کا آج تک پشتِ پناہ
لعل و گوہر سے اُسے بڑھ چڑھ کے ہیں اہل کمال
یہ بھی آغازِ حکومت کیلئے ہے نیک فہم
حق کرے زائد ہو پاکستان کا جاہ و جلال
اس کو ہر حالت میں رہتا ہے رعیت کا خیال

معدن سی پی پوس میں تھا جو تبدیل انتخاب
مل گیا اک بے بہا وہ قائدِ عظیم کو لال

(۶) بر خوردار معین الرشید صدیقی اور عطیہ خاتون صدیقہ کا سفر دکن

چارہے ہیں رشید و عطو و دکن
یاد باتیں نہ آئیں گی کیونکر
وہ جو اہر امین کو سوئے
بے ضرر بے خطر ہیں معصومین
ہے عطیہ کو شوق گریوں سے
رات دن نئے مرے گلے کا ہار
ہے بندھا بازوؤں میں حرزِ جاں
چھوٹتا ساتھ ہے بہت دن کا
دل لُبھاتا ہے بول اس سن کا
پاسباں مدتوں سے تھا جن کا
ان کے نزدیک سانپ ہے تن کا
اور شایق رشید انجن کا
ظاہر حال ہے یہ باطن کا
نوٹ اک اک امامِ ضامن کا

دل سے بیدل دُعا ہے بہر سال
رہے حافظِ حُدا سدا ان کا

(۷) دُعا بدرگاہِ قاضی الحاجات برائے رشیدِ سلمہ

اس کو عِلم و فضل و دولت دے خداوندِ جہاں
بارگاہِ حق میں ہے بیدل یہ میری التجا
کر اسے لاکھوں میں یکتا اور ہزاروں میں وحید
یہ رشید اللہ ہو اب ثانی ہاروں رشید

(۸) دیگر

ہوں خدائے دو جہاں دونوں بہن بھائی سعید
 ڈھونڈتی رہتی ہیں منظر میں گر رہیں مجھ سے بعید
 ان کے جانے سے ہونی محرومی دید و شنید
 سب کی سب بارات کی راتیں ہوں دن ایام عید
 بخت دونوں کے رسا عمریں ہوں دونوں کی مزید
 کر عطا توفیق رکھیں وردِ قرآن مجید
 واہ عطاوے دلاری اور پیارے ہیں رشید

ہے عطیہ نختِ دل آنکھوں کا تارا ہے رشید
 قرب ان کا ہے مجھے اک ذریعہ دل بستگی
 لطف آتا ہے مجھے کچھ ان کے میٹھے بول ہیں
 یا الہی ان کو پے پایاں ملے عیش و نشاط
 اپنی ساری نعمتوں سے ان کو مالا مال کر
 دین کے احکام سب ان کے دلوں پر نقش ہو
 حق رکھے ان کو سلامت مجھ کو ہیں بیدل عزیز

(۹) مسٹر محمد عالمیٹ مضطر کیفی اکڑ کٹوا بچپن کا تبادلہ سنٹرل پی ڈیلیوٹی دہلی کو

آدمی کو کھینچ لیتا ہے اناج
 وہ شہنشاہوں کا یہ گوندوں کا راج
 اور یہاں ہندی کی چندی کا رواج
 اس جگہ ہر شخص کا برہم مزاج
 اور صوبوں میں اوصورا کام کاج
 حق کرے پوری ہو ان کی احتیاج
 حضرت بٹ چل دے دہلی کو آج

مل کے رہتا ہے جو ہے مقسوم کا
 خطہ دہلی کہاں سی پی کہاں
 ہے وہاں شیریں و شائستہ زباں
 طبع انساں وہاں ہے پُرسکوں
 سنٹرل میں ہے ہنر کی چھان بین
 آرزوئیں دل کی برائیں تمام
 بیدلِ خستہ جدائی شاق ہے

۱۹ ۶ ۲۶

(۱۰) آرزوئے پاکستان بیدل

خیر مقدم کو کھڑی منزل نظر آئے ہمیں
 حق تعالیٰ جلد پاکستان پہنچائے ہمیں

بہر استقبال لینے آئیں یارانِ وطن
 بیدلِ خستہ برائے جلد یہ دل کی مراد

۱۳ ۶ ۶۶

(۱۱) بر خورداران محمد بن صدیقی ایم کے اور محمد بن صدیقی ایم کے سلمہ کا تبادلوں پاکستان
 رُو بہ رہ آج ہیں مبین و متین
 حق تعالیٰ ہو رہنما حافظ
 میں نے اللہ کی سپرد کیا
 جس سے بڑھ کر نہیں بڑا حافظ
 شوق سے جائیں فی امان اللہ
 خوب حافظ ہے آپ کا حافظ
 سب خدائی کا ہے خدا نگر
 جو یہاں ہے وہاں رہا حافظ
 یہ امانت اسی کی ہیں بیدل
 میرے بچوں کا ہو خدا حافظ

۱۹۶۴

(۱۲) الوداع اہل فرنگ

ہند کی دولت سے مالا مال تھے اہل فرنگ
 جن کی پستی کی بدولت اس قدر پیا عروج
 ان کی اس مہاں نوازی کا یہی انعام ہے
 آج وہ ایک ایک ٹکڑے کے لئے محتاج ہیں
 آہ جن محلوں کی زینت تھیں سر تھا فلک
 کوڑیاں بازار میں ڈھونڈے نہیں ملتی ہمیں
 کر دیا دنیا کی ساری نعمتوں سے بے نیاز
 اب کفن تک کے لئے کپڑا نہیں ملتا ہمیں
 گھونٹ پی پی کر لہو کے ہم نے راتیں کاٹ دیں
 جان سے بیزار رکھا فاتہ مستی نے ہمیں
 ہم رہے صحرا نوردی میں رگڑتے ایریاں
 بچھ رہا تھا ٹھٹھا کر اپنی ہستی کا چراغ

آئے تھے سوداگری کو بادشاہت کر چلے
 جن سیہ بختوں کے صدقے ان کے کرو فر چلے
 فارغ البالی اڑا کر مفلسی دے کر چلے
 زندگی دوبر ہوئی فاقوں کے مائے مر چلے
 گل زمیں سے جا لگے دیوار و در ڈھا کر چلے
 یہ خزانوں سے ہمارے رول کر گوھر چلے
 ہم کو خالی ہاتھ کر کے اپنی جیبیں بھر چلے
 اپنی تن پوشی کو آئے ہم کو نرکا کر چلے
 ان کے گھر و سسکی برانڈے کے سدا کنڑ چلے
 بال گھر میں ناچنے بد مست یہ ہو کر چلے
 روس رائس ان کی پکی روڈ پر فر چلے
 بزم ان کی جگمگا اٹھی جو بجلی گھر چلے

یہ بظاہر ہر طرح پر اپنے ان دانا بنے
 پالسی ایسی چلی کھوٹے گئے سب کے دماغ
 عطر ملنے کی عوض ہم ہاتھ ملتے رہ گئے
 ہے شقایا بی کا ایم بی ٹیبلٹ پر اخصاً
 اب لبوں پر بد مزہ شیرونی گلقد بنے
 مدتوں سے ہو چکا معدوم علم شرقی
 کالجوں میں چل نہیں سکتے یہ نیا تمولوی
 ہے جو جاری دھڑتے سے کلب میں آجکل
 خیر و برکت ملک کی نذر حوادث ہو چکی
 اس قدر تعمیر الفت کی بلا ڈالیں جڑیں
 الاماں خستہ حالی اور اس پر افتراق
 ہے دعا اللہ سے ہم کو ملے تو نسیق نیک
 (۸) برج - تاش کا کھیل شکر ہے اللہ کا بیدل ٹلی سر کی بلا جس پر روپیوں کی
 بازی لگا کر کلبوں ہند خالی چھوڑ کر انگریز کھل پھر گھر چلے میں کھیلتے ہیں

(۱۳) دوران سفر پاکستان الہ آباد سٹیشن پر بر خورداران متین و بین کی بندوقوں کی ضبطی
 لے کے بندوقیں انہوں نے اور نہتا کر دیا
 قتل کی ریلوں میں ہوتی ہیں بکثرت اردا
 رہز و منزل کہاں جائے گھر مشکل میں ہے
 کس قدر اللہ سے بدلی زمانہ کی ہوا
 ہیں رعایا کے یہاں حکام کتنے دردمند
 ہر طرح پہنچا رہے ہیں دشمنان دیں گزند
 جس طرف کو دیکھتے ہے عاقبت کی راہ بند
 آج شیروں کو نہیں خاطر میں لاتا گو سپند

ہو گیا رخصت یکا یک ملک سے امن اماں
 آدمی کو چاہیے اللہ سے ڈرتا رہے
 ہیں مرے نختِ جگر بیدل نہایت شیردل

پاکستان کے ہتھیار
 ضبط کر رہی تھی۔
 پاکستان بولڈر سافٹ

ہے غرض ادا سے اعلیٰ تک یہاں شہر پسند
 رنگ لائیں گے کسی دن ورنہ اس کے نہ بھند
 لے چکے ہتھیار لیکن ہے وہی ہمت بلند

۱۳ ۶۶

(۱۴) بر خورداران کا کلاوتی جہاز میں کراچی ورود

اللہ شاد رکھے مبین و متین کو - منزل کڑی نکال ہی دی باسلامتی
 دشمن نے ہر قدم پر نٹی کیں رکاوٹیں ہر آن تھا مظاہرہ بددیانتی
 تھا حوصلہ بلند یہاں گام گام پرے کیا تھی مجال آجوسکے پست ہمتی
 بیدل ہے شکر ساحل مقصود آگیا پہنچا بخیر آج جہاز کلاوتی

۱۳ ۶۶

(۱۵) صدیقی برادر س کی مراجعت پاکستان

گئے ہیں دُور نگاہوں سے دویہ نختِ جگر - دُعا ہے حافظ و ناصر رہے خدائے جہاں
 خدا کی شان کشش ہے یہ آبِ دان کی - کہاں برار بھلا ملک پنج آب کہاں
 ہمیں ہے قابلِ صدا احترام یہ خط - ہے دفن خاک میں اس کی غریقِ سحر بیاں
 غرض جہاں بھی رہیں یہ رہیں خوش و خرم - ہے رازِ زیست مرا ان مسترتوں میں نہاں
 کہا یہ ہند سے ہجرت کا سال بیدل نے - ہوئے متین و مبین اب مقیم پاکستان

۱۳ ۶۶

(۱۶) بر خورداران قمریچانہ سلمہا اہلیہ محمد متین صدیقی سلمہ کا سفر پاکستان

بیدل خستہ کو اس لیے سفر سے تھی جھجک
 کر لیا مسعوا الحق نے طے یسا رامرہ
 حق عطا ان کو کرے اقبال اور عمریں مزید
 چلیئے بیدل جو پاکستان کا سال ورود

دور تھی اس کی رسانی سے یہ ورثی مقام
 اس جواں ہمت کو حق رکھے ہمیشہ شاد کام
 ان کو پاکستان کا یارب مبارک ہو قیام
 لکھ قمر نے مرحبا یہ اپنی منزل کی تمام

۱۳ ۶۶

(۱۷) بیدل کا سفر ریل از بریلی تاجید آباد بڑا ماٹہ ابتدا سورج

بیدل سفر میں ریل کے دھلکے بھی سہہ گئے
انگریز چلتے چلتے یہی بات کہہ گئے
طوفانِ بے حیائی کے لہروں میں بہہ گئے
محصول تو سوائے ٹکٹ نصف رہ گئے

ٹکٹ دیا جاتا تھا۔
خود ایسیوں میں ایک

اللہ کا ہے شکر بچا لائے جان بھی
ہندی نہیں ہیں اہل حکومت کے آج تک
آزاد ہو کے اور بگڑنے لگے مزاج
بگڑا بڑی طرح سے ہر اک کاروبار ہے

(۱۸) بیدل کی ہند سے مراجعت پاکستان اور خواجہ چراغ حسین صاحب کے دو لٹکے پر قیام

یہ بھگورے ہے بھلے کے بھلے
کیا بھلا شیخ جی کی دال گلے
تھی جلے من جلے نصیب جلے
اب اندھیرا کیا چراغ تلے

۶۱۹۴۹

ہند میں ہم پڑے رہے سڑتے
کھچڑیاں پک رہی ہیں خواجہ کی
ہو گئے مجتمع یہاں آکر
بیدل خانساں خراب آیا

(۱۹) ایضاً وروڈ پاکستان

جو تڑپتی تھی کشش برسوں اسکی خاک میں
لا بلایا پھر غلامان شہر لولاک میں
بن پڑی اعدائے دین کی جو لگے تھتاک میں
صبر کی بخیہ گری کیا ہودل صد چاک میں
کیا مجال دم زدن پھر مردم بیباک میں
دین میں تسلیم میں خوراک میں پوشاک میں
اب عنان سلطنت ہے دستِ وحشتناک میں
پات وہ جھڑنے لگے جو تین ہیں اسٹھاک میں
ہند کے ظلمت کدہ سے آیا نور پاک میں

پیدا کشش امرت سرتی

مولد پنجاب لائی کھینچ کر آخر مجھے
ہم گنہگاروں پر اب تک ہے کریم اللہ کا
مسلم ہندوستان ہے تختہ مشق ستم
کثرت زخم دروں سے ہو رہا ہے پاش پاش
لگ گیا حکم زباں بندی وہاں فریاد پر
ان ستم آرائیوں پر ہیں یہ دست اندازیاں
بندہ حق گو کا دشمن ہے بت کافر پرست
دو برسہ سالہ میں دیوالہ حکومت کا پٹا
مرحبا بیدل مٹی تاریکی بخت سیہ

۱۹ ۶ ۴ ۹

(۲۰) آنریبل پنڈت جواہر لال نہرو وزیر مملکت ہند کی تشریف آوری کرچی
ہے خدائے پاک کا احسان اہل پاک پر
ہم غریبوں کی بہر صورت ہے تالیفِ قلوب
حضرت بیدل مبارک آمد اس مہمان کی
اب گلے ملنے لگے جو تھے کبھی کترا گئے
بے رُخی کی ہو چکی حد خود بخود شرما گئے
ہاں شری پنڈت جواہر لال جی بھی آگئے

۱۳۶۹ھ

(۲۱) آنریبل لیاقت علی خاں وزیر مملکت پاک کا سفر امریکہ
بجھ حُدا بن کے مہمان اُن کے
ٹرومین نے صدقِ دل سے وطن میں
دہواں دھار کی ہیں تفتار پر جا کر
گئے امریکہ وزیر حکومت
کیا خیر مقدم بصد شان و شوکت
دلوں پر بٹھا آئے ہیں نقشِ عظمت

ہوئے کل جو گر ویدہ پاک بیدل
لیاقت علی خاں کی سب ہے لیاقت

(۲۲) آنریبل جگندراناتھ منڈل وزیر پاکستان کا فرار بجان بھند

لیجئے منڈل بھی پابند تعصب ہو رہا
آہِ خلقت کبیل سکتی ہے بیدل ہے مثل
لاکھ ہوں آزاد رو پاؤں میں یہ بیڑی ہے
سنگ کی دم برسوں ہے نلکی میں پر بھری ہے

۱۹۵۰ھ

(۲۳) ناکامی سراوون ڈکسن فرستادہ سلامتی کو نسل برائے تصفیہ کشمیر

کیا بھلا دربار چڑھتا خطہ کشمیر میں
پی کے گنگا جل پٹا بیدل دوالِ عقل کا
یو۔ این۔ او کا یہ سکھایا پرت بدھوں گیا
وائے ڈکسن بھی یہاں بھارت کا پٹھوں گیا

۱۳۶۹ھ

(۲۴) بر تشریف آوری ہزار پیریل مجیٹی شہنشاہ محمد رضا خاں پہلوی والی ایران خلد اللہ ملکہ

مرحبا جس نے کہ دمہ کو صف آرا کر دیا
امتیازِ اسود و احمر اٹھایا جس گھڑی
جائے قربان اُس درس شہر لولاک کے
گل جہاں پر چھائے گئے ذرے عرب کی خاک کے

پے بہ پے ڈپلومیسی کے تیرماے تاک کے
تھے نوشتے سب اسی افسانہ عثماناک کے
جب ہوئے جوہر عیاں اس خنجر سفاک کے
مجمع ہونے لگے ٹکڑے دل صدچاک کے
فضل رب شامل ہے حال شہ بیباک کے
حوصلے سب پست ہوں اغیار و خشتناک کے
سب دلوں پر بیٹھ جائیں سکے اس کی دہاک کے
ایک عالم میں ہوں چرچے قوت ادراک کے

رخنہ اندازئی مغرب نے کیا صید زبوں
آہ ایرانی و اعرابی و ترکی کشمکش
پھر اُخوت کی رگوں میں خون گرمانے لگا
روح اک تازہ تن بیجانِ مسلم میں پڑی
ہیں قدم رنجہ یہاں پر اب رضا خاں پہلوی
خیر خواہوں کو رکھے اللہ اس کے سر بلند
ہیبتِ اقبال سے لرزاں رہیں اعدائے دین
صلح کل کی پالسی سے کل جہاں تسخیر ہو

خدمتِ اقدس میں بیدل پیش کر سال درود
شاہِ ذیجاہ آج کل جہاں ہیں اہل پاک کے

(۲۵) برنا کامی ڈاکٹر فرناک گریہم فرستادہ سیانتی کونسل برائے تصفیہ کشمیر

وہ کیوں کرے گا تعاون جسے ہے کدہم سے
بلا سے اُس کی جو مشرق تباہ ہونم سے
کرے گا چال سے قبضہ اگر نہ ہو کم سے
یہ ہوگا کارنمایاں انہی کے دم خم سے

یقین صلح ہے بیکاریو، این، او سے ہمیں
ہماری پھوٹ سے جب مستفید ہے مغرب
اٹھا رکھا ہے اسی نے تنازعہ کشمیر
مجاہدوں کی الوالعزمیوں سے ہے اُمید

ہوا وہی جو ہمارا گمان تھا بیدل
گرہ نہ کھل سکی کشمیر کی گریہم سے

(۲۶) مسٹر منڈل کا مخالفین پاکستان سے ساز و باز کر کے مستونی ہونا

عیاں ہوا یہ قلابازیاں لگانے سے
عدوئے ملک سے سب ساز و باز تھا ان کا
گئے حلف سے مگر جب ملے مگر جی سے
ہوئی ہے کر سٹی ایوان پاک سے نفرت
ہو ملک پاک پر ان کا وجود کیوں نہ گراں

رچا یا ڈھونگ یہ غیروں کی ریس میں بیدل
گدھے نے گھوڑے کو دیکھا تو گون گل پٹ کی

(۲۷) ڈاکٹر خواجہ محمد صادق حسین ایم بی بی ایس کی وائی انگلستان کے تعلیم مزید

بہر تعلیم چلے خواجہ صادق لندن
کیوں نہ عالم میں سر فراز ہوں اہل یورپ
کر لیا اپنی سیاست سے جہاں کو تسخیر
بار آور ہو سدا اس کا نہال اُمید
ہوش سی پی میں سنبھالا ہے پڑھانے پچاس
شعبہ طب میں اسے ہوید طوبی حاصل
نوجوانوں کو بلے علم و عمل کی توفیق

سال تاریخ کہو ساتھ دعا کے بیدل

ہو سزاوار الہی یہ سفر مغرب کا

(۲۸) برتشریف اور سہ ماہی سسر آغا خان و مملکت پاکستان

کیا معزز ترین ہے ہمسان
جسدا شخصیت ہے والا شان
ان گنت قوم پر کئے احسان
اس کی آمد کالے گئے ارمان
کشتی قوم کا ہے پشتی بان
آئے ہمدرد پاک آغا خان

جلوہ سرا ہیں آج آغا خان
مرحبا ہستی گرامی ہے
اس کی داد و دہش ہے لاتعداد
آہ مرحوم تائب اعظم
حق کرے عمر نوح اس کو عطا
اس کا سال و رود ہے بیدل

(۲۹) برتشریف آوری محترمہ ماوریلت مس فاطمہ جناح صاحبہ مدظلہا

آپ کی آمد ہے ہم کو باعث صد افتخار
قائد اعظم کی ماں جانی ہیں زندہ یادگار
کر رہی ہیں اس کی بنیادوں کو یہ بھی استوار
عمر دے ان کو صدوسی سال کی پروردگار
ماوریلت کا استقبال کل ہے شاندار

ہیں قدم رنجہ یہاں مس فاطمہ جناح آج
کیوں ہمارے دیدہ و دل ہوں ان کے فرشاہ
محترم بھائی نے ان کے سلطنت قائم جو کی
ہے دعا اللہ سے یہ شفقتیں قائم رہیں
دل بچھا رکھے ہیں بیدل راہ میں افرانے

(۳۰) برتشریف آوری قبلہ محترم مفتی اعظم الحاج امین الحسینی مدظلہ العالی

منتخب سے منتخب لاہور میں
منتظر تھے ان کے سب لاہور میں
ہے نزول فضل رب لاہور میں
ہے یہ وہ عالی نسب لاہور میں
مفتی اعظم ہیں اب لاہور میں

آتے ہیں ہماں یکے بعد دیگرے
اب امین الحسینی آئے ہیں
مرحبا ہے ہستی ذی احترام
عالم اسلام کو جس پر ہے ناز
حضرت بیدل یہ ہے سال و رود

(۳۱) بر خورداریاں قمریچانہ و حبیب النسا سلمہا کا سفر ہند

عازم ہند ہیں حبیب و قمر اس کو سونپا جو ہے بڑا حافظ
بیتدل خستہ ہے یہ سال سفر میرے بچوں کا ہے خدا حافظ

(۳۲) برواپسی ہند بر خوردارسی حبیبہ خاتون سلمہا بعد قیام پاکستان

بہنوں کی بھائیوں کی ماں باپ کی حبیبہ
رکھے خدا سلامت یہ بھائیوں کی جوڑی
یہ دوری منازل آنکھوں میں ہے کھٹکتی
تھا سخت جان لیوا یہ انقلاب عالم
یوں سب کے سب ہیں گے خازن بدوش کتب
رکھے خدائے عالم آباد و شاد تم کو
اللہ سے دعا ہے یہ بیتدل حزن کی

ہے ہند میں سیرا گھر پاک میں بساؤ
بچوں سے بھاوجوں سے دل آن کر گاؤ
رہتی ہو جب دلوں میں نظروں میں بھی سماؤ
بگڑی ہے گھر گھرستی اُجڑا ہے رکھ رکھاؤ
سب خاندان مل کر ڈیرا کہیں جمباؤ
اس کے کرم کے صدقے عیش جہاں اٹھاؤ
اس میری زندگی میں تم بار بار آؤ

۱۳ ۵ ۱۹

(۳۳) دیگرا

تھا ہوائی سفر حبیبہ کا
شکر پروردگار کا بیتدل
خوب کی اڑ کے آسمان کی سیر
جلد اب پہنچی رام پور بخیر

(۳۴) برتشریف آوری خان بھادر فضل الکریم خان جیسا

شکر خدا ہے خان بہادر بھی آگے
عیش و نشاط ہو مرے احباب کو نصیب
کیونکر نہ آج بیتدل خستہ ہو شادماں
رکھے سلامتی سے خدا ہوں جہاں جہاں

درکار ہے اگر سن تشریف آوری

کہہ دیجئے... اب آئے ہیں فضل الکریم خان

۱۹ ۵ ۱۹

(۳۵) برتشریف آوری مسر روز ویلیٹ صاحبہ امریکہ

اس ضعیفہ نے کیا ہے کس قدر لمبا سفر
یہ جو کچھ فرمائیں گی اُس سے نہیں ہم بے خبر
سعی لا حاصل ہے گر اس پر عمل کچھ بھی نہ ہو
کر دیا آپس کی بخشش نے محض بے بس نہیں

ملکِ پاکستان کہاں دُنیا ئے امریکہ کہاں
ہیں زمانہ پر عیاں اسلام کی سب خوبیاں
یہ ضروری ہے بہت ہو ترجمانِ دل زباں
ہو گئیں مفقود سب اسلام کی ہمدردیاں

آمدِ مہمان سے بیدلِ مسرت کیوں نہ ہو
اب مسر روز ویلیٹ بھی تشریف لاتی ہیں یہاں

(۳۶) کامن ویلتھ کالفرنس لندن سے آنریبل خواجہ ناظم الدین صاحب کی واپسی

کشمیر کی مٹیوں کی بھلا اُلجھنیں کہاں
جب یو این او سے کام ہمارا نہ بن سکا
قدرت کا اس کو ایک کرشمہ ہی جانے
بیدل جو چاہیے سن تشریف آوری

بھارت کے دستوں کی جوڑتے نہیں نہیں
چرچل کی مجلسوں کا ہمیں کیا ہو پھر یقیں
مطلب جو چلنے پھرنے سے آئے نکل کہیں
لکھ... واہ آ کے پہنچے لندن سے ناظم دین

(۳۷) مسٹر احمد شاہ بخاری مُستقل پاکستانی عہدہ دار متعینہ سلامتی کونسل

بخاری ہے مقامِ یو این او میں
محل میں بے محل طوطی کی آواز
مخالف کان تک دھرتے نہیں ہیں
یہاں احباب سے آکر ہیں گویا

جہاں قبضہ جمائے ہیں پرائے
کہاں کشمیر کا سودا چُکانے
کسے دُکھ درد پھر اپنا سنانے
تلی کچھ دل مضطر تو پائے

کہو آمد کی یہ تاریخ بیدل
بخاری آج پاکستان آئے

(۳۸) مسٹر محمد اسماعیل غزالی اسٹنٹ کلکٹر کسٹم کا تباہ بنگال سے

یہ بنگال سے چل کے پنجاب آئے ہوئے شادمان سن کے احباب ساسے خدا اس کو دے عمر و اقبال افزوں بروں کی نگاہوں سے محفوظ رکھے ہے درکار بیدل جو سال و رود

کہو... واہ لا ائود پیچھے غزالی

(۳۹) میجر جنرل محمد ابراہیم حیف ان اسٹان افواج مصر کا مشن مع دیگر افسران فوج در پاکستان

جنرل ابراہیم لے کر آئے ہیں فوجی مشن قوت بازو ہیں اہل پاک کے مصری جوان یہ سپاہ باہمی میں ہے محبت کا ثبوت اس میں مضمحل ہے عرض ہر دو مالک کا عروج حضرت بیدل لکھو ان کا یہی سال و رود

(۴۰) برکات شریف اورٹی قبیلہ محترم بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق صاحب اپنی ایچ ڈی مظلہ العالی

قدم رنجہ ہوئے بابائے اردو یہ ہے وقف ادب ذات گرامی زباں کو عام کرنے پر ہنلے ہیں اسی ذریعہ سے ہوں گے متحد سب کرے حق سعی ان کی بار آور لکھو بیدل یہی تاریخ آمد

کیا ہم پر کرم زحمت اٹھائی نہ کیوں مداح ہو ساری خدائی اسی میں سب کی ضمیر ہے بھلائی ہے کلچر مختلف اک جگ ہنسائی بسا عمر صدی سی سال پائی ہے تشریف عبدالحق صاحب کی آئی

(۴۱) آمد و اکڑائیں ڈی جو مشہور فوٹو گرافر ۳ سال بعد راجہ ملک پاکستان کا خاکہ اور کتاب کی تیاری کے لیے
یہ خاکہ اتاریں گے اس سلطنت کا جو مشہور فوٹو گرافر بھی آئے
سمجھئے اسے خدمتِ قوم بیدل کہ... یہ ایس، ڈی جو بھی تشریف لائے

۱۳ ۵ ۴۲

(۴۲) غربت میں یادِ وطن

انقلابِ دھرنے لاکر وہاں چھوڑا ہے آہ جس جگہ اپنے نظر آتے ہیں بیگانے ہمیں
خانماں برباد سب ہیں بے ٹھکانے آج تک اب کہاں لے کر پھرے قسمتِ خدا جانے ہمیں
وادیِ غربت میں بیدل جبکہ رکھا تھا قدم دور تک یادِ وطن آئی تھی پہنچانے ہمیں

۱۳ ۵ ۴۲

گمشدگی سامان

(۱) شرکتِ مشاعرہ کنگ ایڈورڈ کالج امراتہ کی کو جائے ہو مولڈان بس گریٹا

خاک پڑھتا مشاعرے میں غزل
راہ میں بس سے مولڈاں نیا
پاؤں چکرائے تھے سفر کے سبب
مجھ کو سردی سے تھی نہ کچھ سدھ بھ
لال انٹی کا لال تھا کمبل
شتری رنگ کی تھی شال نئی
تھا فلینل کا نیلگوں پتلون
ایک آرام وہ گدیلا تھا
بے ضرر ایک بیڈ شیٹ بھی تھا
ٹان کیڈر کی ایک پیٹی تھی

ہو گیا لطف کر کر میرا
کیا کہوں کس جگہ گرا میرا
آکے منزل پسر پھرا میرا
حال بے حال تھا ذرا میرا
سوٹر ایک دوہرا میرا
مفلر اون کا نرا میرا
ایک ٹاؤل تھا کھردرا میرا
خوب سی روٹی سے بھرا میرا
نہ سرہانہ تھا بے سرا میرا
شوٹھا پالشڈ کا برا میرا

پنشنر کے ٹکوں میں کھوٹ کہاں
سب کا سب مال تھا کھرا میرا
ہے یہ خوبی گردشِ ایام
کیوں کیسی پر ہوا افترا میرا
سعی پولس سے بل رہے گا ضرور
پھر خدا پر ہے آسرا میرا

اس کی تاریخ حضرت بیدل

کہدو.... غائب ہے بستر میرا

(۲) مسجد سے عطا محمد خاں صاحب کے جوتوں کی چوری

اپنے بندوں کے لئے خاص عطائے رب نے
چورتک بھی نہیں محروم ہے اُس کے در سے
ہاتھ اک بندہ بے درو نے مارا اُن پر
بندگی کے لئے آئے تھے جو مسجد گھر سے
یہ مثل سچ ہے کہ نعلین رہیں در بغلیں
ان کو چھوٹے نہ کہیں اور نہ چڑھائے سر سے

سو نپتے کس کو عطا اپنی امانت بیدل

ہوئی پا پوش بھی گم واہ خدا کے گھر سے

(۳) مسٹر فضل عظیم صدیقی کا بکرا برائے قربانی گم ہونے پر

ہو گیا غائب کہاں اللہ جانے گو سفند
مسئلہ عیب قربان کے لئے بیٹھ بھب ہوا
تھی اگر قربان کرنے کے لئے نیت درست
تو بلا شبہ تبول بارگاہِ رب ہوا
شکر ہے اللہ کا سر سے بلائیں ٹل گئیں
مال صدقہ جان کا بے گم ہوا انسب ہوا
خیر کب تک پھر منائے گی بھلا بکرے کی ماں
جس نے پایا لے اڑا کھانے کی قابل جب ہوا

چاہیے بیدل اگر اس کا سن گم گشتگی

کہدو.... صدیقی کا بکرا ہضم بزول اب ہوا

(۴) عبداللہ خان صاحب پو لیس انسپکٹر کی لاٹھی مسجد سے گم ہونے پر

خان صاحب گئے مسجد میں نمازِ شب کو واپسی پر ہوئے حیران نہ پائی لاٹھی
کوئی اس دزدِ سیہ کار کی جرات دیکھے لے اڑا گھر سے خدا کے یہ پرائی لاٹھی
چور غازی ہے کوئی مال بھی طیب ٹھونڈا واہ شاباش ہے پولیس کی اڑائی لاٹھی

سچ ہے یہ بات کہ آواز نہ ہوگی بیدل
چور پر بار پڑے گی یہ خدا کی لاٹھی

(۵) مشاعرہ کالج سے جوتوں کی چوری

میری پاپوش ہو گئی غائب
آگھے ہیں مشاعرے میں چور
اس میں کیا شک ہے بیدل محروم
لے گیا ہے کوئی یہ جو تے خور

(۶) حیدرآباد سے بموقع قبضہ ہندسی پی بچوں کو لانے میں دوہولڈال ملٹری اڈا لئے

ہیں ملٹری میں گویا رہنروں کا اک گروہ
یہ ذلیل و خوار ہوں گے گریہی اعمال ہیں
مال کی ہم کوزہ تھی پرواہ تھیں جانیں عزیز
شکر ہے اللہ کا منزل تک آئیے بخیر
موزیوں کو گرچہ بیدل شیر ماور ہو گیا
ریل کے ڈبوں سے لے کر چل دئے دوہولڈال
ان سیہ بختوں کا ہوگا ایک دن بدتر مال
ہر گھڑی تھا جاں گسل معصوم بچوں کا خیال
سلطنت پر آصف ساوس کی تھا آیا و بال
ستم قاتل بن بھی جائے گائیموں کا یہ مال

قہرِ الہی

(۱) بنگال کا کال دوران جنگِ عظیمِ دویم

مٹ گئی اللہ کی مخلوق مائے کال کے
سب برابر ہو گئے کھوٹے کھوٹے ٹکسال کے
خود بھگتتا ہیں نتاچ شامتِ اعمال کے
ڈگمگائے جا رہے ہیں پاؤں استقلال کے
آج ہیں ناپید گاہک اس پرانے مال کے
اپنا مستقبل بھیانکے مناسب حال کے
کچھ نزلے ڈھنگ ہیں ان سہروں کی چال کے
نوچنے والے بہت ہیں بال کی بھی کھال کے
پھیر لے منہ کیوں ماں حسرت کی نظریں مال کے
گور میں یوں رکھ دیا تختِ جگر کو پال کے
باپ مرنے پر تلا ہے اس گھڑی کو ٹال کے
ہیں بہت آفات نازل قحط سے بنگال کے

۱۳ ۵ ۶۲

(۲) دیگر

ہو سکے اللہ کی مخلوق کا کیونکر نباہ
اب مصائب سے کہاں تک ہو سکیں گے روبراہ
مجمع پھر جنگ کے باعث بکثرت ہے سپاہ
در بدر مارے ہوئے پھرتے ہیں باحالِ تباہ

جنگ کی رفتار سے دنیا میں بلبلِ محکشی
اس بلا سے حق بچائے اک ویٹے عام ہے
وقت نازک ہے مصیبت کا نہیں کوئی شریک
اٹھ گئی فاقہ کشی سے اب تمیز نیک و بد
تھی قدومِ ہند پر کل دولتِ دنیا نثار
ان مصائب پر ہے امید یہی رکھنا عبث
جاتے ہیں ملکِ عدم کو بھی رگر گرا پڑیاں
خستہ حالوں کی کفن سے پردہ پوشی ہے کہاں
سامنے دم توڑتا ہے لال بس چلتا نہیں
بد نصیبی دیکھئے اللہ رے ماں باپ کی
کر سکے کیونکر گوارا روبرو گھر بھر کی موت
بیتالی خستہ خدا اس قہر سے اب دے نجات

کال کا مارا ہوا اب مر رہا ہے ہر کوئی
ہر قدم پر مشکلوں کا سامنا آ کر پڑا
جنس ہے کیا بلبلِ محکشی ہے رعیت میں پڑی
آہ ان آفت زدوں کا کون ہے پُرساں حال

ان سے گزشتہ ہوئی ہے بیطرح خاکِ وطن
جان دینے کے لئے ہیں خود بخود تیار یہ
ہند کا اس خستہ حالی سے کیا سارا وتار
ہیں ہویدا چار سو آثارِ بربادی کے سب
مانگنے سے بھیک بھی ملتی نہیں ماں باپ کو
جان ان آفت زدوں کی اب بھلا کیونکر بچے
دلبرائ سیم تن ہیں خاک آلودہ یہاں
چرخ پر ہے دل جلوں کی آہ کا چھایا ڈھواں
بیدل مضطر لکھو اس خستہ حالی کا یہ سال

چرخ کم مایہ سے بھی ملتی نہیں ان کو پناہ
زندگی دو بر نظر آنے لگی ہے خواہ مخواہ
رخصت اس بیچارگی سے ہو گئے سب عز و جاہ
ہے مصیبت پر مصیبت جس طرف کیے نگاہ
بھوک سے بچے تر پتے ہیں پڑے شام و پگاہ
کیوں نہ ہوں نذیرِ اجل فاقوں کے مارے بیگناہ
اس کی شاہد ہے زمیں ہے آسماں اس کا گواہ
ماتمی جوڑا یہ پہنا ہے جو ہے رنگ سیاہ
خطہ ہنگال میں غلہ ہوا کیا اب آہ

(۳) دیگر

دے رہی ہے مفلسی سے جان مخلوقِ خدا
الاماں آہ و بکاہ میں بھی اثر مفقود ہے
دیکھ کر اللہ رے نشاۃ کشی اولاد کی
مادرِ ناشاد کا منہ کو کلیجہ آگیا
پھرتے ہیں بکڑے ہوئے پیٹوں کو ہر سو فاقہ کش
ماتنا ماں کی لئے پھرتی ہے چمٹائے ہوئے
سخت جانی باپ کی ان بلیکسوں پر رو پڑی
ہو گئی دم بھر میں بیوہ چند روزوں کی دلہن
زندگانی اس تند و بر میاں بیوی کو ہے

بن گئی دھوکا سراسر زندگی نابکار
ہے صدا صحرا کی گویا درد مندوں کی پکار
جان دینے پر تلا بیٹھا ہے کوئی جان ہار
بھوک سے جب پلبلا اٹھا ہے طفل شیر خوار
چھڑکیوں پر چھڑکیاں دیتا ہے بیٹھا سا ہموکار
لاش اس بچہ کی جس پر پڑ گئی فاقوں کی مار
چیل کوٹے نوچنے ہیں جن کی لاشیں بار بار
اس رند اپنے نے بلایا خاک میں سارا سنگا
ہو کے فاقوں سے الگ ہیں موت اب ہلکار

رحم آجائے قضا کو کیا عجب اس حال پر
یا الہ العالمین کس سے کہیں تیرے سوا
سب سہارے ہیچ ہیں تیرے سہارے کے سوا
ورنہ کوئی مرنے والوں پر نہیں ہے سو گوا
ہم نے یہ مانا گناہوں سے ہیں اپنے نثر مسار
تو ہی بیڑا پار کر سکتا ہے اے پروردگار
محشرستان بن گیا ہے بیدل خستہ یہ ملک
بھوک سے اموات کا بنگال میں کیا ہے شمار

سیلاب :-

(۴) پنجاب کا سیلاب عظیم

کیا قیامت خیز ہے طوفانِ آب
کھا رہی ہے ڈبکیاں وہ سرزمین
ہے کھلے میدان میں خلقت پڑی
زندگی و موت میں ہے کشمکش
بہر گئیں لاشیں بلا گور و کفن
ماں تڑپتی لال گم کردہ کوہے
چھیدتا ہے تالہ بیوہ جگر
بھائی کے غم میں تڑپتی ہے بہن
لوٹ ڈالا آہ گھر اُجڑا ہوا
بے پریشیاں حال کل خلق خدا
گم رہی کی یہ سزائیں ہیں ہمیں
زد میں تھی طوفان کے وہ قوم نوح

چشمِ عبرت کھول لے مردِ فہیم
خانماں برباد ہیں جس میں مقیم
چھوڑ کر اپنے مکاناتِ تدیم
جان لیوا بن گئی اُمید و بیم
ہیں جو زندہ کھو چکے عقلِ سلیم
باپ سرگرداں ہے باحالِ سقیم
دل شکن ہے آہ وزاریِ تنہیم
الغرض ہے غمزدہ ساری یہ بیم
تاک میں موقعہ کی بیٹھا تھا عظیم
چاہیے حق کا کرم لطفِ عظیم
رے خدا توفیقِ راہِ مستقیم
جس کا تھا ہر فرد شیطانِ الرحیم

ڈوبنے سے بچ سکا فرعون کب
اہلِ پاکستان ڈرو اللہ سے
لاکھ سمجھاتے رہے برسوں کلیم
تا معافی دے خداوندِ کریم
چاہیے بیدل ہو اب فضلِ خدا
آگیا دوباراً سیلابِ عظیم

(۵) پنجاب میں ۲۷ دسمبر ۱۹۵۲ء کی رات کو سخت ترین زلزلہ آیا

دیا ایک جھٹکا جو بھونچپال نے
عمارات سب ڈمگانے لگیں
تھے لرزہ براندامِ اعضائے جسم
عرض ایک لمحہ میں انسان کو
کہیں آدمی کا ٹھکانہ نہیں
کرم حق تعالیٰ کا درکار ہے

زمین ہل گئی چرخ چکرا گیا
ملکینوں پہ خوف و خطر چھا گیا
ہر اک رونگٹا تن کا تھرا گیا
نمونہ قیامت کا دکھلا گیا
جو پاداشِ عصیاں میں پکڑا گیا
یہی آسرا ہے اگر پا گیا

گئے چھوٹ دم بھر میں بیدلِ حواس
غضب کا یہ اب زلزلہ آگیا

ادبِ اردو اور ساعری

(۱۱) بموقعہ اجلاس آل انڈیا اردو کانفرنس ناگپور

کتنی وسیع تر ہے ہندوستان میں اردو
جلسوں میں اس کے بل پر ہے رونقِ تکلم
گھل مل چکی ہے گویا سب کی زبان میں اردو
بانگِ درا کی صورت ہر کارواں میں اردو
پہلے نہ تھی کسی کے دہم و گماں میں اردو
اس کو گلے لگا کر لائی تھی برج بھاشا

پھر قلعہ معسلی اس کا بنا ٹھکانہ
 قومیں تمام اس کی گرویدہ ہو گئی ہیں
 شاعر نے لوٹا اس پر اس کا ادیب شیدا
 دستِ کرم بڑھایا اس کی طرف دلی نے
 سووانے سر چڑھایا اور میر نے نوازا
 شعلہ فشاں تھیں آتش کی اس کے دم سے
 مغلوب ہو گیا تھا مشکل پسند غالب
 جرات نے دل بڑھایا دی مصحفی نے رونق
 انشانے اس میں کیا کیا انشا طرازیوں کیں
 آزاد نے سرا سر روحِ حیات بخشی
 وکٹوریہ سی ملکہ تھی سر پرست اس کی
 لکھی بہار نے بنے رامائن اس زباں میں
 پھونکا سحر نے اس سے ہے شاعری میں جادو
 آشفقت، رند، تفتہ، مخلص، ادیب، جوہر
 موس انیس کی تھی ہمدم دبیر کی تھی
 افسانہ ہائے دلکش اس میں شر نے لکھے
 داغ و امیر اس کے سکے بٹھائے ہیں
 تسلیم نے لچک دی بندش جلاں نے کی
 حالی نے اس میں رویا ہے حالِ نازِ مسلم

پھولی پہلی یہ عہدِ شاہِ جہاں میں اُردو
 گھر گھر نے اس کا چرچا ہے ہر مکان میں اُردو
 مقبول ہے بہت کچھ ہر نکتہ داں میں اُردو
 آئی نہال ہونے اس قدر داں میں اُردو
 ناسخ کی تھی ہویدا نسخِ رواں میں اُردو
 تھی درد کی نوائے دردِ تپاں میں اُردو
 استادِ ذوق کے تھی ذوقِ بیاں میں اُردو
 مومن کی عینِ نظم گوہرِ فشاں میں اُردو
 پوری اتر رہی تھی ہر امتحان میں اُردو
 اک تازہ جان لائی ہر مردہ جاں میں اُردو
 ہندوستان سے پہنچی انگلستان میں اُردو
 تھی سنسکرت کے بھی اک ترجمان میں اُردو
 گلزار ہے نسیمِ عنبرِ فشاں میں اُردو
 یہ مہماں تھے سارے تھی میزبان میں اُردو
 ہر آہ ہر بکا میں درد و فغاں میں اُردو
 سرشار کی نمایاں ہر داستان میں اُردو
 دایم رہے گی ان کے ماتم کناں میں اُردو
 منظر کے بانگین کی رُوحِ رواں میں اُردو
 اکبر کے طرزِ نو کی ہر چستیاں میں اُردو

چکست نے ہے بانڈھی بندش نئی زمیں میں
 کچھ شاد کی بدولت شادابی سخن تھی
 فانی بھی گر گیا ہے اس کی بقا کا سماں
 گل سر بسر کھلائے اس میں ریاض نے ہیں
 اقبال کی جدائی ہجر غریب و مضطر
 کیفی، جلیل و سائل، حسرت، حفیظ و ناطق
 سیما، نوح، سامی، بخود، دل و جگر اب
 منظور، جوش، مضطر، حافظ، فراق و ماہر
 سپرو سپر ہے اس کی ہے جوہری جوہر
 کیوں معرض بحث ہے اب دوستوں میں اتنی
 یہ بولیوں سے میٹھی اپنا رہی ہے سب کو
 عثمان کے تصدق دارالعلوم پایا
 دکھلائی عبدحق نے دنیائے علم اس میں
 پیر جوان ہمت یہ عسمر نوح پائے

ہے کس قدر مناسب اس کا یہ سال تبدیل
 حاوی ہے ہر جگہ پر ہندوستان میں اردو

(۱) ہند میں غالب کے مزار کی نو تعمیر ایک لاکھ کے خرچ سے

ہو جہدائی سے نہ روح پاک اس کی بے قرار
 پہلوئے غالب میں رکھالا کے اردو کا مزار

دفن کرتے ہیں زباں کو قدر داں کے ساتھ میں
 حضرت آزاد کی تجویز تبدیل خوب ہے

(۲) غیر طرح مشاعرہ کنگ ایڈورڈ کالج امراتنی میں شاعری اردو پراعتراضنا کے جواباً
 { کہ یہ گل و ٹبل وغیرہ تک محدود ہے }

زمین ہت میں تخم عناد پھوٹ پڑا۔
 عجب ہے کیا نئے ایک جو ایک سے دل
 مچی ہوئی ہے قیامت غضب کا عالم ہے
 یگانگت سے ہے شعرائے حال کو بھی گریز
 یہ اعتراض ہے فرسودہ ہیں مضامین گل
 غزل کو کہتے ہیں غمزہ ہے چوچل ہے محض
 لگے ہیں قطعہ کی قطع برید بھی کرتے
 یہ جہل ہے کہ رباعی سے اب ہے ناچار
 زبان حال سے ہے مرثیہ کا خود ماتم
 نہ مثنوی میں اُمید ثنا رہی باقی
 پڑی یہ عشق و محبت کی سر بازاری
 شب فراق کا اب طول ہے نہ زلف راز
 بموں کی مارنے عالم تباہ کر ڈالا
 گلوں میں آج وہ پہلا سانگ بُوہی نہیں
 فناء عسیم مجنوں ہے مضحکہ انگیز
 پہاڑ کھودنا سر ہاؤ کا۔ کمال نہ تھا
 بتاؤں آپ کو کس منہ سے لیلیٰ و شیریں

ہے پات پات الگ الگ الیاں ہیں رنگ برنگ
 بھڑک اٹھے ہیں جہاں بھر میں شعلہ ہائے جنگ
 منظر سرب زما نہ چلا رہا ہے خدنگ
 مشاعرہ کا نکالا ہے کچھ نرالا ڈھنگ
 ہمیں بڑھاپے میں ہے مشکل شباب کی ہے تنگ
 یہ ابتذال ہے اشعار سب ہیں تنگ ڈھنگ
 ہے محسوس میں محسوس گرہ کی عقل ہے دنگ
 کٹی کٹاٹی ہے تاریخ کوئی کی بھی تنگ
 یکس مپرسی تضمین ہے لگا ہے رنگ
 عرض کے منظم کے ہر رنگ میں ملائی بھنگ
 دلوں سے دور ہوئے دلبران شوخ و شنگ
 لٹیں جو کٹ گئیں جاتا رہا وہ عذر لنگ
 نگاہ ناز کے بیکار سب ہیں تیر و تفنگ
 کہاں سے آئے عناد کے اب لوں میں منگ
 ہے کورٹ شپ کے قوانین میں بہ باعث تنگ
 یہاں اڑاتے ہیں مزدور پتھروں کی سُرنگ
 ہے نام لینے میں لیڈرز کے بہت ارچنگ

رواج پاگئے دستور ہائے اہل سرنگ
 نہ کام آئے کبوتر نہ کام آئے کلنگ
 ملن کی بنسی بجاتے ہیں اب میان بجرنگ
 اجل نے خضر کی ناحق لگا رکھی ہے سرنگ
 اگر چہ ہو گئے چھو مدتوں سے شیخ ملنگ
 ستم ہے شعلہ شمع پڑا ہے خود اُلٹنگ
 مٹی ہے حرفِ غلط ہو کے عشق کی فرہنگ
 ندی میں رہ کے نہ لے مول دشمنی نہنگ
 میں کیا سناؤں مے پاس اب رباب چنگ
 میں ان کے ہو نہیں سکتا کسی طرح پاسنگ

چنے رقیب سیہ کار کی یہاں کیا خاک
 پیام چلتے ہیں بجلی کی آج لہروں پر
 جہاں سے زاہد خود میں کا اٹھ گیا سب عجب
 رہی نہ دشت نوردی تو راہ سب کیسا
 و تارِ ساتی میخانہ دن بدن ہے فزوں
 رہا نہ سوز کا ڈھب کیا جلے گا پروانہ
 غرض فسانہ اُلفت ہے طاقِ نسیاں پر
 تجھے بھی پیرویِ حال چاہیے بیدل
 مگر گلا ہی رہا وہ نہ دانت ہی باقی
 کسی کی تال نئی سُر نیانٹی دھرتیت

عجیب طرح کی بیدل ہم اُلجھنوں میں پڑے

کہ... اب جو طرح ہے غائب ہے آہِ قافیہ تنگ

(۳) طریقہ شعرائے حال

راگنی پرسر دھنا کرتے ہیں لٹوین گئے
 شاعروں میں چند یہ بھاڑے کے ٹٹوین گئے

اب سخن سنجی کہاں مضمون آرائی کہاں
 کیوں سخندانوں کی محفل ہو نہ بزمِ تان سبین

(۴) بمنظوری پارلیمنٹ زبانِ اردو کا اخراج از مملکت ہند مولانا آزاد کی منسوری تعلیم کے دور میں

سختیاں جھیلیں بہت اس خانماں برباد نے
 آج اردو بھی بدر کی حضرت آزاد نے

آہِ مسلم پر اُمنڈ آیا مصائب کا ہجوم
 مٹ چلے لو زندگی قوم کے آثار سب

(۵) آئر بیل مولانا ابوالکلام آزاد وزیر تعلیمات ہند کی گوہر نشانی کو وہ کلچرل یونٹی حامی ہیں

یونٹی کلچر کی ان کو ہنے پسند ہے پنجوڑ آزاد کی یہ رائے کا

پھر مسلمانوں کو پر جانے لگی کانگرس کی یہ پرانی نائے کا

۱- یونٹی آن کلچر کی ہے کس حکمت تالیف قلوب ۲- تماشہ

اختلاط زبان شوشیا رچتا ہے کو شوشو بوائے کا ۳- دکھا دے کا بچے

(۶) حضور بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق ضامنہ ظلہ العالی کی خدمت میں چند قطعاً تاریخ

عبدحق کو پیش کر گنجینہ علم و ادب حق کرے ناحق نہ تبدیل جائے یہ دولت کہیں

کیوں نہ ہو اس جوہری کو ان جوہری پر کھ ہو قبول خاطر بابائے اردو ہے یقین

(۷) مشاعروں میں محفل راگ

اب نکالی شعرا نے نئی طرزِ بیاں بھانڈ پن سے یہ لگے کرنے ہیں سب کی خدمت

اہل محفل کو گلا پھاڑ کے گمراہ کریں ان کو شیطان نے سوشی ہے غضب کی خدمت

ناشنا سوں کی ہے تخمین سے بقدری علم سب افضل ہے کریں بیٹھ کے رب کی خدمت

زر پرستوں نے کیا علم کو رسوائے جہاں رہ گئی ہائے یہی آج ادب کی خدمت

(۸) ہنگال میں تنازعہ زبان اردو

الاماں تھی بے محل کیسی زباں کی چھڑ چھپا کی حکومت نے زباں بندی کھلا کر گولیاں

بے گنہہ مارے گئے کچھ ٹو نہالان وطن مفسدوں کی چل گئیں آخر تدا بیر نہاں

اتحادِ باہمی میں بہتری ملک ہے چاہیئے ہوں سارے اہل پاک یکدل یکتیاں

منسلک سب کو کیا ہے رشتہ اسلام نے ایک ہنگالی و پنجابی و سندھی ہیں یہاں

حضرت تبدیل ملے گا کیا بھلا تفریق سے کیوں نہ آپ اردو بھی اپنا لیں یہ شستہ زباں

۱۳ ۱۲ ۱۱

(۹) ادارہ اُردو کا کئی زر کی وجہ سے اعلان شکست

عبدِ حق صاحب کے ملک قوم پر احسان میں وہ خزانے علم کے ظاہر ہوئے ان کے طفیل اب سہیل اُردو میں کر ڈالے مضامین اوق سلطنت کا مرض ہے بابائے اُردو کی مدد بے حسی اُردو زبان سے ہے ہماری شرمناک مرکز ہندی بنا عثمانیہ دارالعلوم ملک میں بیدل سما جائے گی پھر بوئے نفاق گلشن اُردو کبھی ہوگا جو تاراج خزاں

اس صغیفی میں ہے جاری ان کی سعی نوجواں صدیوں سے جو کہ زیرِ خاک تھے اب تک نہاں درس گاہوں کے رلٹے پیدا ہوئیں آسانیاں تائدِ اعظم نے مانا تھا اسے ملکی زباں تل پڑا اس کے بدر کرنے پر جب ہندوستان الاماں ہم پر ہے طاری آج تک اب گراں

ملک میں بیدل سما جائے گی پھر بوئے نفاق
گلشن اُردو کبھی ہوگا جو تاراج خزاں

سبکدوشی ملازمت

(۱) الحاج سرید خاں صاحب فضا ایم آبی ٹی کے پنشن لینے پر

پنشن سرید خاں کو بفضلِ خدا ربلی پڑھنے سے جب چھٹے تو پڑھانے میں بھر گئے پیری کی شام صبح جوانی سے تھی قریب ہر ایک عضوِ جسم ہوا ضعف سے بڑھال اب دوڑ زندگی کی ہے راہِ نجات پر یارب نئے سکر سے نئی عمر کر عطا

اب چاکری غیبر کی برگار تل گئی
مخطل ہوا دماغ طبیعت نچل گئی
دم مارنے نہ پائے کہ دوپہر ڈھل گئی
آئی خزاں بہسار جوانی نکل گئی
کھا کھا کے ٹھو کریں دمِ آخر سنہل گئی
گنتی میں وہ نہ آئے جو اب تک نکل گئی

اس انقلابِ زیست کا بیدل یہ سال نیک

کہدو... فضا فضا کی بھی کچھ کچھ بدل گئی

(۲) ایک اکسائز افسر کو مفرما کا پنشن کے بعد گھی کی تجارت شروع کرنا

تجربہ کر کے ہمارے دوست کو آئی سمجھ لیتے ہی پنشن ہوا فی الفور سب نشہ ہرن آنکھ جب کھولی ہوا معلوم چکر تھا فضول فاقہ مستی میں کٹی اللہ سے بھی دور تھے مے کی بھٹی چھوڑ کر اب گھی کے کپڑوں سے لگے صبح کا بھولا ہوا گر لوٹ آئے شام کو

نوکری پھر چاگری ہے ہے تجارت بہتریں گو کچھا کی روبرو برسوں شراب آتشیں بیل تھے کو لہو کے گویا گھوم پھر کے تھے وہیں اس غلامی کے عوض برباد تھے دنیا دیں مرحبا کیا بات ان کی مرد ہیں انجھام میں واقعی جدوجہد ہے لائق صد آفرین

سال تبدیل یہ کہو اس کا جو چکناٹے مزاج
شاد باش اے خان پانچوں انگلیاں گھی میں بھریں

(۳) برتا خیر تبادلہ پنشن درپاکستان

ہے خدا رزاق تبدیل فکر کیا اس کی تجھے اس کی بد عہد سی میں بھی مضمہ ہماری جہیت کے ہضم کر جائے حکومت گر یہ پنشن کی رسم کھو کے ہانڈی ذات پہچانیں گے اس کتے کی ہم

۱۹۶۴

(۴) تبادلہ سکہ کے باعث پاکستان میں کئی پنشن

ہماری کسائی گھٹی اک تہائی ہاں پنشن کی ہوئی پھر سے پنشن وہاں دشمنوں نے ٹھکانہ نہ چھوڑا چمن لٹ گیا اور اجڑا نشیمن سنائیں کسے کون ہے سننے والا ہے آواز گنبد یہاں آہ و شیون بھروسہ ہے اس پر جو روزی رساں ہے خداوند عالم پر ہے حال روشن

غلام محمد نے کی لاکھ کوشش

رہا پھر بھی پنشن میں ڈی ویلیو کے شن

۱۳ ۶۶

(۵) خانصاحب عبدالحمید ڈی کلکٹر سنٹرل اکسائز کے پنشن لینے پر
 ہو مبارک خانصاحب چلڈے پنشن پر آج حل ہوئیں باخیر و خوبی تیس سالہ مشکلات
 ختم سرورس پاک میں کی ابتدا کی ہند سے ہے بہت دلچسپ دور زلیست کی یہ کلیات
 یا وحق میں کاٹ دیں بہتر ہے باقی زندگی ابھنیں دنیائے فانی کی ہیں ورنہ لغویات

اس سبکدوشی کی بیدل چاہیے تاریخ گر

لکھ... خدائے پاک نے دیدی تفکر سے نجات

(۶) محترمی خواجہ محمد حسین صاحب سی آئی جی کے پنشن لینے پر

آئے سی آئی سے یہاں کے ایم حسین یہ کرشمے ہیں وطن کی خاک کے
 حق تعالیٰ ان کو عسبر نوح دے اب تصدق میں شہر لولاک کے
 مرحبا ڈی ویو ایشن سے بچے پنشن خواجہ ہیں اہل پاک کے

۱۳ ۵۴

(۷) عزیز ڈاکٹر محمد حسن سول سرجن کی پنشن

ڈاکٹر حسن و اخوی معظم خوش رہیں دے خداوندی جہاں ہردو کو اب عمر خضر
 باپ کی خدمت گزاری کا ہوا موقعہ نصیب چاکری کے بعد پنشن بر محل ہے سربس
 یہ سعادت جس کی قسمت میں لکھی اللہ نے اس نے خود اپنے لئے پیدا کیا جنت میں گھر
 فرض ہے اولاد پر ماں باپ رکھے خیال موجب برکت ہے ہردو کی شفقت کی نظر

اس سبکدوشی کا بیدل لکھ یہ سال تہنیت

آج ہیں کیا خوب ہردو باپ بیٹے پنشن

حج بیت اللہ

(۱) برادرِ مکرم الحاج قاضی ظہور الحسن صاحب ناظم پیوہا روی

بچوں ظہور الحسن زکعبہ رسید
اگر باگفت او خوش آمد
ابن صدائہم ملائکاں کردند
حاجی حناہ خدا آمد

(۲) انجمنی محترم الحاج قاضی نسیم صاحب ایس ڈی اوپیشنر
۱۳ ۲۸ ھ

نسیم خوش سیر آئے وطن کو
عرب سے کر کے بیت اللہ کی سیر
کیا اللہ ہوا کبر حج اکبر
بلاشبہ رکھائے حنڈ میں پیر
بڑھے سوئے حرم بیک کہہ کر
بجز حق کے نہ تھا دل میں کوئی غیر
لگے دل کیا زمین ہند میں اب
کجا شیدا ئی کعبہ کجا دیر

اوب سے پیش کر بیدل یہ تاریخ

مبارک حج سے آجانا مع الخیر

(۳) عزیز گرامی قدا الحاج شجاعت علی صاحب صدیقی ملٹری اکوٹنٹ جنرل پاکستان

اب شجاعت علی بنے حاجی
حق نے بخشی سعادت دارین
توشہ آخرت درست کیا
مرد حق ہیں کاہے جو نصب العین
رہے اللہ حافظ و ناصر
اور مساوین ہو سید کونین
عمر و اقبال روز افزوں ہو
زندگی بھر رہے میسٹر چین

نکر تاریخ ہے اگر بیدل

لکھ . . . شجاعت ہیں زاہر حرمین

۱۳ ۶۵ ھ

(۴) الحاج احمد اسلام خان صاحب جنرل منیجر لائل پور کاٹن مل

زائر بیت الحرم ہیں احمد اسلام خان
رحمت اللعالمین کے گنبدِ خضرا میں بھی
اس کے سنگِ آستان پر چہرہِ ساحق نے کیا
قلب کی پاکیزگی سے یہ شرف حاصل ہوا
جس طرف دیکھا ہوا ہے جلوہ حق آشکار
خیر و برکت چلبیے در زبانِ پاک اب
سالِ بیدل پیش کرتا ہے بامید و عسا

باندھ کر احرام کر لی حنائہ کعبہ کی سیر
سر کے بل چل کر رکھا ہے جنتِ آدم میں پیر
جس کے در کی چھانتے تھے خاکِ سلمان و زبیر
الفتِ دینِ متین ہے لذتِ دنیا سے بے
جو حرم میں کار فرما ہے وہی ہے سونے ڈیر
ما سوا اللہ کے دل میں نہ ہو اللہ غیر
کر کے اک حج احمد اسلام گھر لوٹے بخیر

۱۹۵۰ء

(۵) ڈاکٹر الحاج احمد اللہ خاں انچارج لائل پور کاٹن مل ہاسپٹل

احمد اللہ زائر کعبہ ہوئے
مرحبا کام آئی عمرِ رائیگان
منہ سے نکلی جب صدا لبیک کی
گنبدِ خضرا کے دستِ خود نے
بیدلِ عاصی خدا کی دین ہے

دے چکے اعمالِ ماضی کا حساب
کی نمایاں زندگی لاجواب
شیشہِ دل پر ہوئی نواب و تاب
وا کیا اللہ کی رحمت کا باب
آئے لبیک احمد اللہ خاں ثواب

(۶) محترمی الحاج خواجہ محمد حسین صاحب ڈی آئی جی کی روانگی حج

مرحبا صد شکر ہے کے ایم حسین
چہرہ سا ہوں گنبدِ خضرا پہ جب
سرورِ عالم طلب فرمائیں جلد
فضلِ رب ہو جائے گریہ التحاب

حج کعبہ کے لئے ہیں خوش خرام
بیدلِ عاصی کا پہنچا دیں پیام
اس عزمِ دُوری سے نالاں ہے غلام
ہو قبولِ خاطر خیر الا نام

زائرِ حرم میں آئیں شاد کام
خوب گزرے زندگی نیک نام
آج خواجہ بھی چلے بیت الحرام

۱۳ ۵ ۷۱

حج

ہو ادا تھے رکن حج مقبول رب بے نیاز
ہو گیا سب پر عیاں نقشِ اخوت کا یہ راز
ہو گئے حاضر بدرگاہ شہنشاہِ حجاز
کیوں نہ ہو یہ مردِ مومن پاک باطن پاک باز
دے خدائے پاک ان کو لوح کی عمر دراز
مُسخر و رکھے دو عالم میں خدائے کار ساز
مر جا... خواجہ ہو ہیں ایک حج سے سرفراز

۱۳ ۵ ۷۱

کاروانِ زائرانِ پاک کے رہبر بنے
پھر اخوت کے علمبردار سرتاسر بنے
سید ابرار ان کے شافعِ محشر بنے
آسمانِ رفعتِ اسلام کے نیر بنے
کہہ دو... اب حاجی جناب عبد رب بنے

۱۳ ۵ ۷۱

ہیں بہت پرہیزگار و متقی
کر کے حج اب لوٹ آئے مشرقی

۱۳ ۵ ۷۱

حق کرے ان کو مبارک یہ سفر
رات دن بھر مار ہو برکات کی
تہنیت کا مصرع تاریخ ہے

(۷) تکمیل

اب طوافِ کعبہ کر کے آگے حاجی حسین
بڑھ چلے لبیک کہہ کر جانبِ بیت الحرام
یہ سعادت بھی طفیلِ ایزدی حاصل ہوئی
شیشہ دل پر ہوئی ایمان کا بل سے جلا
زندگی میں اور بھی ایسے مواقع ہوں نصیب
آل سے اولاد سے یہ شاد ماں دایم رہیں
محترم کو پیش کر بیدل یہ سالِ تہنیت

(۸) آنریبل الحاج سردار عبدالرب نشتر مظفر انڈسٹریز پاکستان

حضرت نشتر نے کی تکمیل رکن حج بخیر
بڑھ چلے لبیک کہہ کر جانبِ بیت الحرام
گنبدِ خضرا سے لے کر آئے سامانِ نجات
ہے متاعِ دین حاصل دولتِ دنیا کے تھا
بیدلِ خستہ برائے سال یہ آئی ندا

(۹) الحاج علامہ عنایت اللہ مشرقی صفا کا ادائے فریضہ حج

زائرِ کعبہ بنے علامہ آج
تہنیت کا سال ہے بیدل یہی

انتقال پر ملال

انا لله وانا اليه راجعون

شعراے شیریں مقال :-

(۱) حضرت امیر احمد امیر مینائی لکھنوی

وہ مبتلائے پریشانی منکر نکیر ہیں
جو یادگارِ ناسخ و شانِ اسیر ہیں
احسانِ جن کے اہل سخن پر کثیر ہیں
جو پتھروں کی مٹ نہ سکیں گے لکیر ہیں
جن کی سخن ترازیاں گویا نظیر ہیں
امیدوارِ رحمتِ ربِّ تدیر ہیں
کہہ دو کہ.... آہِ خلدِ بریں میں امیر ہیں

معجز بیانیوں سے جہاں دنگ جن کی تھا
زندہ ہے لکھنؤ کی زباں جن سے آجتک
اردو زبان جن کی بدولت چمک اٹھی
چھوڑے نقوش وہ صفحہ روزگار پر
دنیا سے چل بسے ہیں وہی تاجدارِ نظم
مہرِ سکوت آج لبوں پر ہے الاماں
بیدل ندا یہ غیب سے آئی برائے سال

(۲) بروفاتِ حسرت آیات شاعرہ ناز کخیال نواب زینت محل سکیم زلفی چکھاری تلمیذہ حضرت داغ

شاعرہ زلفی تخلص نکتہ رس عالی دماغ
بھر گیا جلدی شرابِ زندگانی کا ایام
آہ نیرنگ جہاں نے کیا دکھایا بسز باغ
اس کے دم سے تھا فروزاں حسن معنی کا چراغ
اس کی تحریروں میں ملتا ہے مجتہد کا سراغ
روح کو خلدِ بریں میں اس کی حاصل ہو فراغ
یہ کہو... زینت محل کا بھی نیا دل پر ہے داغ

چھوڑ کر دنیائے دوں کو چلی بسی ملکِ عدم
آہ اس نوخیز کے مرنے کے دن ہرگز نہ تھے
دے گئی دھوکا بڑے پہلو سے عمر بے وفا
زینت بزمِ سخن زینت کی تھی زندہ دلی
حضرت استاد سے اس کو عقیدت تھی بہت
یا الہی اپنی رحمت کے تصدق بخشدے
موت ہے اس کی گراں بیدل جنابِ داغ کو

(۳) بلبل ہند نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی

آج رخصت ہوئے جناب داغ
جزو پیغمبری ہے فن سخن
خوب اردو زبان چمکادی
حمد و نعت کی ہے زالی شان
سادگی کلام معنی خیز
جب خدا مہرباں ہے بہر نبی
بیتدل غمزدہ سن رحلت

بلبل ہند خوش نوا کہیے
پر اسے نظم کا خدا کہیے
حسن معنی کو دی جلا کہیے
سن کے ہر لفظ مرصع کہیے
ہے تخیل کی انتہا کہیے
کیوں در حسد ہونہ وا کہیے
داغ نواب میرزا... کہیے

(۴) بیتدل تختہ حضرت استاذی داغ دہلوی کے مزار اقدس پر

کر دعائے مغفرت چل کر سر بالین داغ
شکر ہے اللہ کا بیتدل بر آئی آرزو

دل مصر تھا مدتوں سے خاطر نا شاہد پر
فاتحہ پڑھ آئے جا کر مرقد استاد پر

(۵) شاعر معجز بیان حضرت استاذی شیخ امیر اللہ تسلیم نور اللہ مرقدہ

فرشتہ خوا امیر اللہ تسلیم
بہت خوش خلق تھے اود بامروت
صلوٰۃ و صوم سے ہر دم شغف تھا
سخندان و سخن سنج و سخن فہم
بھرا حباد و سبھی اشعار میں ہے
تصدق میں نبی کے بخش دینا
ہوئی بیتدل کو فکر سال تاریخ

ہوئے دنیا ئے دوں سے آج رخصت
نہایت پاک دل پاکیزہ نصلت
رہے پابند احکام شریعت
بہت کچھ دی تصانیفوں کو وسعت
سلاست ہے نفاست ہے نزاکت
خداوند اعطا کر اس کو جنت
ندا آئی... ہے اب خواہان رحمت

(۶) ترجمان قوم شمس العلماء مولانا الطاف حسین حالیؒ

مور ڈگر دنیا سے منگھ حالی بھی اس کا ہو رہا
مدت مرخوم کا برسوں فسانہ گو رہا
آنکھیں اگنے لگا جو تخم یہ تھا بو رہا
یہ فدائے قوم تھا دل میں نہ من و تو رہا
تھا جگاتا قوم کو وہ آپ خود ہی سو رہا

آہ اب شہر خموشاں کس قدر آباد ہے
قوم کی خاطر گھلائی جان اس نے بے طرح
اس نے لے دے ڈال کر اصلاح کر ڈالی بہت
بالیقیں اللہ جنت میں اسے لے گا مقام
آج بیدل حالیؒ مرخوم کا ہے سو گوار

۱۹۶۱

(۷) لسان العصر خان بہادر سید اکبر حسین اکبر الہ آبادیؒ

جا بسایا قبر کا آغوش آج
ہے زمین ہند ماتم پوش آج
چل دیا احباب کے بروش آج
کون ہے ایسا ترقی کوش آج
ہے کہاں فردوس بہر گوش آج
رحمت حق کو یہ آئے جوش آج
نکتہ رس اکبر ہوا خاموش آج

بزم سوئی کر گئے اکبر حسین
محفلی شعر و سخن بر ہم ہوئی
بارہ احساں سے دبا کر قوم کو
قوم کی خاطر یہ سر دھنتا رہا
بزلہ سنجی سے نصح کیں عیاں
جنت الفردوس ہو اس کو عطا
رازِ ملت کس سے بیدل پوچھئے

(۸) پنڈت برج نرائن چکبست ایڈووکیٹ لکھنؤ ۱۹۶۱ء

شاعر چکبست مرد ہوشمند
تیز رو تھا زندگانی کا سمند
ان کے جوہر کا ہے شاہد بند بند
یہ روشن اللہ کو ہوگی پسند
قلب کی حرکت جو ہو چکبست بند

لکھنؤ کی حرکت بند ہو گئی
آج کی قدر کی پیروی میں سفر پل کر رہے

یک بیک طے کر گئے راہِ عدم
تھے سفر میں پیش آیا یہ سفر
نظم سے ہے رازِ فطرت آشکار
روز و شب خدمت گزار ملک تھے
جی سکے انسان کیا بیدل بھلا

۱۹

(۹) نواب حیدر یار جنگ سید حیدر علی نظم طباطبائی مرحوم

آج حیدر علی ہوئے رخصت
فلکِ نظم کے تھے ماہِ یہ نظم
کی انہوں نے زبان کی اصلاح
بخشے ان کو اب حسدِ اوند
بیدلِ عمرزہ نے سالِ وفات

اس اَجَل سے تمام ہارے ہیں
ان کے اشعار ماہِ پارے ہیں
جو نقائص تھے وہ سنوارے ہیں
تیرے محبوب کے پیارے ہیں
یہ کہا... نظم بھی سد ہارے ہیں

(۱۰) حضرت ریاض خیر آبادی مرحوم

باغِ رضواں گئے جناب ریاض
کون کھینچے گا حسن کی تصویر
عشق کا سرد پڑ گیا بازار
لٹ گئی سب بہار پھولوں کی
جھگ گیا اب سرِ غرور پسند
تھا یہ سب کچھ ریاض کے دم سے
سالِ تاریخ ہے یہی بیدل

اوستادِ سخن جہاں استاد
اٹھ گیا رشکِ مانی و بہزاد
ہو چکی قیدِ زلف کی مبعاد
ہے عنادل کی بے محل فریاد
سرنگوں غم سے آج ہے شمشاد
کون لکھے گا عشق کی روداد
کہ... چلی اب امیرِ وداع کی یاد

(۱۱) ادیب الملک نواب نصیر حسین خاں خیال مرحوم عظیم آبادی

دفعتا دُنیا ئے فانی چھوڑ کر حضرت خیال
زندگی اس نے اسی جدوجہد میں کاٹ دی
ہر کسی سے انکساری تھا مہد اس کا شعاع
اپنی رحمت سے کرے اللہ اس کی مغفرت
بیدلِ مضطر نے اس کا یہ لکھا سالِ وفات

ہو گئے صد حیف رخصت سوئے ملک جاودا
عمر بھر کرتا رہا یہ خدمتِ اردو زبان
خاندانِ ذی اثر کا تھا یہ فخرِ خاندان
اور عطار رہنے کو ہو اس کے لئے باغِ جنان
ہو گیا اب گلشنِ اردو ہے تاراجِ خزاں

۱۹ ۶ ۳۴

(۱۲) ترجمان حقیقت ڈاکٹر علامہ محمد اقبال پی ایچ ڈی بار ایٹ لاء نور اللہ مرقدہ

ترجمانِ رازِ فطرت بیگم
ہند میں نکساں تھی گویا زباں
اس پر اک دلکش غضب طرزِ بیاں
کل نقائص صاف کر ڈالے عیاں
چھپر کر بلت کی اگلی داستاں
دفتاً گرما اٹھے پیر و جوان
ہو چلا مسلم خودی کا راز داں
گونج اٹھی پھر وہی ہر سو ازاں
کر ہی دیں چشمانِ بلت خوچنگاں
کی عیاں جو کچھ نہاں تھیں ثوبیاں
بندھ گیا نظروں میں پھر اگلا سماں
اب عطا اس کو کرے باغِ جناں
ہند میں ہے شاعری ماتم کناں

چل بسے علامہ اقبال بھی
ذاتِ جن کی نازش سبحان تھی
نظم میں جاو بھرا ہر لفظ لفظ
کھو دیا تہذیب نو کا سب بھرم
پھر سے دوہرایا سبق بھولا ہوا
جسمِ مردہ میں پھریری ڈال دی
قوم کو پھر درسِ خودداری دیا
پھونک دی کانوں میں تکبیرِ بلاں
عظمتِ رفتہ دلا کر یاد پھر
کھول ڈالے علم کے سربستہ راز
جوشِ اسلامی سے دل بڑھنے لگے
حقِ طفیلِ رحمت اللعالمین
آہ بیدلِ رحلتِ اقبال پر

(۱۳) شاعر شیریں بیاں حضرت آغا ساعر قزلباش

سخنِ فہم و سخنداں خواجہ تاش
مگر پھر بھی بہت خوش وضع خوش باش
مُصیبت میں رہا ہشتاش و ہشتاش
گیا سوئے ارم شاعر قزلباش

جہاں سے چل دئے آغا گرامی
حوادث سے جہاں کے تھا پریشاں
گذاری بڑنگی زندہ ولی سے
لکھی بیدل نے یہ تاریخِ رحلت

(۱۴) شاعرِ جاوید و بیاں حضرت سید علی ابن ابیہر وی شاگرد رشید حضرت داغ مرحوم

آہ بیدارِ اجل کے ہاتھ سے
اب پکاریں گے کسے مارہروی
تھے کبھی پروانہ بزمِ سخن
داد کس سے پائیں گے اشعار کی
مایہ نازِ فصیحِ الملک تھے
یادگارِ محفلِ استاد کے
ناکمل رہ گئی انشائے داغ

بیتدل مضطر ہے سالِ وفات

بلبلِ باغِ جناں احسن ہیں آج

(۱۵) راجہ راجان ہنراکسلنسی مہاراجہ کرشن پرشاد شاد جی سی آئی ای

دستِ بیدارِ اجل نے ظلم توڑا کس قدر
کیوں تدبیر میں نہ ہوتا فردا ان کا خاندان
گلستانِ راجندر جی کے ہیں یہ نو بہال
ہیں دلوں پر نقش ساری خوبیاں اشعار کی
زندگی ان صوفیوں کے طرز و مشرب میں کٹی
اپنی رحمت کے تصدق بخشہ سے یارب نہیں

ہو گئی بیتدل مکتد ہشد کی ساری فضا

ہائے موتِ شاد سے اہل وطن ناشاد ہیں

(۱۶) بروقاتِ حسرتِ آیاتِ ڈاکٹرِ ابندرنا تھ ٹیگور نوبل پرائز و زمالی و سوا بہارتی

چوں رسیدہ بہر او محکمِ قضا سوئے خلاقِ زماں فی الفور رفت
بیدلِ خستہ چونکر سالِ کرد گفت ہاتف... ڈاکٹر ٹیگور رفت

۱۹۰۶ء

(۱۷) شاعرِ سحرِ بیاں حضرت شوکتِ علی قانی بدایونی مرحوم

گئی شوکتِ منظم شوکتِ علی سے
غضب کی تھی اشعار میں چلبلاہٹ
مصائب کا ایک تانتا بندھا تھا
حقیقت میں تھا پادشاہِ تغزل
بلندیِ تخیل کی تھی انتہا تک
بہشت بریں اس کو یارب عطا کر
کہا سال یہ بیدلِ غمزہ نے
کہ جس کی مسلم تھی جاو و بیانی
عیاں تھا بڑھاپے میں رنگِ جوانی
طبیعت میں تھی کس بلا کی روانی
فصاحت میں رکھتا نہ تھا اپنا ثانی
طاعت میں ہر شعر بحرِ معانی
میسر رہے رفعتِ جاودانی
فنا بھی ہوئی کشتیِ عمرِ فانی

(۱۸) بروقاتِ حسرتِ آیاتِ نواب سراج الدین احمد خاں ساحلِ دہلوی مرحوم

گئے جہاں سے خانِ سراج الدین احمد
یہ سرفراز ہمیشہ سے زندگی میں رہا
بدا یہ آئی عبثِ فکر ہے تری بیدل

(۱۹) نواب فصاحتِ جنگِ بہادر حافظِ جلیلِ حسن جلیلِ استادِ حضورِ نظامِ مرحوم

چل بسے حافظِ جلیلِ حسن
جانشینِ امیرِ مینائی
استادِ نظامِ آصفِ جاہ
پرگیا شاعری کا پھیکا رنگ
خوشہ چین اسیرِ خوش آہنگ
شاہِ عثمان مدبر و فرزندِ گنگ

ہے بہاِ سخنوری دل تنگ
صاحبانِ سخن کی عقل ہے رنگ
مغفرت میں نہ ہوگی اس کے درنگ
بلبلِ خلد ہے فصاحتِ جنگ

۱۳۵۶۵

(۲۰) ہزار کسلنسی طوطی ہندسرجنی نائیڈو گورنریوپی

فنا کے گھاٹ سے چل کر یہ ملکِ جاواں پہنچی
یہی تلقین کی اس نے جہاں سے بھی جہاں پہنچی
مسخر کر لیا سب کو جو یہ جاو و بیاں پہنچی
نڈائیروں کے بل پر منزلت کے آسماں پہنچی
گلستانِ ارم میں طوطی ہندوستان پہنچی

۱۳۵۸ مردج دکن

(۲۱) خان بہادر حافظ ولایت اللہ مرحوم سابق ڈپٹی کمشنر

حافظ ولایت اللہ رخصت ہوئے جہاں سے
جِدّت طرازیں تھیں کیا طبعِ رسا میں
اندازِ گفتگو میں تھی چاشنیِ ادب کی
بیدل کی التجا ہے یہ بہر سالِ رحلت

دولتِ ابرار و بزرگان
و لگیر کیوں نہ ہوں گے احبابِ اقربا سب
تھی ہر لفظ لفظِ انساب
تھی چھپر چھپاڑ گویا ہر طور سے مہذب
لہا برسوں اب اس لحد پر رحمت پہنچول یارب

۱۳۵۶۹

(۲۲) سید عاشق حسین سیما بکرا آبادی مرحوم

عدم کی منزلِ دشوار کاٹ دی ہے شتاب
رہا ہے اس کی ضعیفی میں شاعری کا شباب
غزور حسن کو سکھلائے عشق کے آداب

چلے جہان سے عاشق حسین بھی فی القو
دلوں پر زورِ سخن سے بٹھا دئے سکے
زبانِ داغ کا رکھا دستار بھی فتایم

لکھی ہے ایک سے ایک بڑھ کے لپسندگتا با
کیا ہے جمع بہت آخرت کا اس نے ثواب
رسول پاک ہیں اس کے شفیق روزِ حساب
کہ... آہ خلدِ بریں میں مقیم ہیں سیما

(۲۳) بر انتقال پر ملال مولانا فیض الحسن حسرت ہانی بی اے ممبر پارلیمنٹ آف انڈیا

گراں اس مردِ مومن کی بے فرقت
نہایت صاف باطن پاک طینت
بھکار اللہ بے پایاں فراست
تغزل میں نئی پیدا تھی جدت
نہ رکھی آرزوئے جاہ و عثمت
خلاف سلطنت برقی سیاست
ہوئے ہرگز نہ مرعوب حکومت
بڑھے لینے کو ان کے حق کی رحمت
کہا... ہے آج یہ حسرت کی رحلت

(۲۴) بروفاٹ آغا محمد تقی بہار مرحوم ملک الشعراء ایران

اک سخن فہم شاعرِ ایراں
فی الحقیقت تھے ایک اہل زباں
رہبر قوم اور سیاستداں
موعظا ان کو قصر باغ جاناں
لیکٹی ہے بہارِ نظم خزاں

مصنفین میں اس کا بلند پایہ تھا
کلام پاک کا منظوم ترجمہ لکھ کر
نزولِ رحمتِ باری ہو روح پر اس کی
ہوا ہے بیدل خستہ غم برادرِ تاش

گئے فیض الحسن حسرت موہانی
حقیقت میں رہا خود دار انساں
بفضلِ حق کمالِ علم و فن تھا
سخن دانی میں پاکیزہ مضامین
غنا سے کاٹ دی سب زندگانی
علمبردارِ آزادی سدا تھے
نہایت صاف گو تھے کوشلوں میں
شفاعت ہو شفیق المذنبین کی
جو پوچھی بیدلِ غمگیں سے تاریخ

(۲۴) بروفاٹ آغا محمد تقی بہار مرحوم ملک الشعراء ایران

اب محمد تقی ہوئے رخصت
ہیں تصانیف ان کی کار آمد
ملک کی بہتری تھی مد نظر
معفرت حق کرے طفیلِ نبی
ان کا سال وفات ہے بیدل

(۲۵) بروقاتِ شاعرِ شیریں کلامِ عزیزِ عبدالحق نہال سیوہاری برادری اداہ مصنف

ہو نہ کیسے شاعروں کی بزمِ اک ماتمکہ
زندگانی میں اسے علم و ادب سے تھا شغف
تھا سخنِ سخن و سخن فہموں سخنداں بے مثال
تیری رحمت کا سہارا ہے تری مخلوق کو
ہاتھِ غیبی نے بیدل یہ ندا دی بہرِ نال

آج دنیا سے ہوا رخصت نہالِ خوش بیا
اس کی تصنیفات دین گی اس کو عمرِ جاوداں
کر رکھا تھا خود کو وقتِ خدمتِ اردو زباں
بخشدے خالق کو اپنے خالق کون درکاں
نوںہال گلشنِ یاسیں ہے تاراج خزاں

۱۹ ۶ ۵۱

(۲۶) عزیز نہال سیوہاری مرحوم

گلفشاں ہیں باغِ رضواں میں نہال
داغ کے سائل کا شاگردِ رشید
حق نے دی تھی طبعِ موزوں اسے
چست بندش شستگی الفاظ میں
سب دلوں پر نقش ہے اس کا کلام
اب تصدق میں رسولِ پاک کے
سرزمین ہند بیدل چھوڑ کر
حضراتِ علمائے کرام :-

میکرِ اخوی معظم کا یہ لال
کیوں نہ ہوتا یہ زباں داں بيمثال
فی الحقیقت تھا سخنورِ باکمال
سب سے بڑھ چڑھ کر بلندٹی خیال
اس نے چھوڑیں یا دگاریں لازوال
مغفرت کر اس کی ربِّ ذوالجلال
خاکِ پاکستاں میں یہ ہے نہال

۱۳ ۵۷ ۷۱

(۱) بروصالِ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

تضا کی آہ شیخ الہند نے آج
علم و فضل کا مہربیں اب
نقیبہ نام اور اور محدث

جدائی آپ کی سب پر گراں ہے
نگاہوں سے زمانہ کی نہاں ہے
اویب نکتہ رس ایسا کہاں ہے

کہاں جاری یہ فیض بیکراں ہے
کیا علما کو جو شایانِ شان ہے
خدا نے دی حیاتِ جاوداں ہے
کہ... محمود حسن باغِ جناں ہے

جزیرہ مالٹا میں نظر بند کر دیا
جہاں تھی انکا رکھنے پر آپ کو

گذاری عمر ساری درس دے کر
اٹھائی مالٹا میں سختی قید
ابد تک نام یہ روشن رہے گا
نذا دی ہائفِ غیبی نے بیدل

(۲) بروصال حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ہر طرف ہے عنم و الم چھپایا
حق نے بخشی تھی عِلم کی مایا
جو ادق مسئلہ کوئی لایا
بہر طرح صاف صاف سمجھایا
خود عملِ اسپہ کر کے بتلایا
عورتوں کی پلٹ ہی دی کا یا
حق کی رحمت کا کیوں نہ ہو سایا
کہ... ہے خورشیدِ علم گہنایا

مصنف کتاب ہستی زید

مرگ اشرف علی کی سن کے خبر
عالمِ بيمثال تھا بیشک
کر ہی دیتا اسے یہ حل فی الفور
رازِ سر بستہ دین کا اس نے
خلق جس کو محال سمجھتی تھی
زیورِ عِلم دین پہنا کر
مصطفیٰ جب شفیع ہیں اس کے
یہ لکھو سال بیدل مضطر

(۳) بروصال علامہ عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ

کس قدر ہے رنج وہ کتنی ہے زائدِ غم کی موت
اس سے بڑھ کر دشمن ہوگی جہاں میں کم کی موت
زندگی جاوداں ہو اس بنی آدم کی موت

چل بسے علامہ سندھی عبید اللہ جیف
پایہ علم و عمل تھا واقعی اس کا بلند
بخشدے اس کو خدا صدقہ رسولِ پاک کا

بیدل خستہ نے ان کا یہ لکھا سالِ وفات
موتِ عالم بیکراں ہے آہ یہ عالم کی موت

(۴) بروصال حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ
 چل بسے مولوی ثناء اللہ
 اکمل علم و فضل تھا بیشک
 ان سے خائف مخالفین رہے
 اپنے محبوب کے تصدق میں
 آئی بیدل ندایہ بہر سال
 تھے سپہر علوم دین کے ماہ
 خوب احکام دین سے آگاہ
 لی مباحث میں بس فرار کی راہ
 بخشدے اب خدائے عز و جاہ
 اب بہشتی ہوئے ثناء اللہ

(۵) بروصال شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شبیر عثمانی بھی آج
 شمع روشن تھے علم و فضل کے
 علم دین کے رکن اعظم چل بسے
 خدمت اسلام میں تھے منہماک
 شیخ اعظم قاید اعظم کے بعد
 دی ندایہ ہاتھ نے بیدل بہر سال
 اس جہاں سے گلشن رضواں گئے
 نور وحدت کے مہر تاباں گئے
 ملت بیضا کے پشتی باں گئے
 مغفرت کالے کے یہ ساماں گئے
 خوب سے کیا خوب تراشاں گئے
 واہ جنت شیخ پاکستاں گئے

(۶) بروصال مفتی کفایت اللہ سابق پرنسپل جمعیۃ علمائے ہند
 سوائے ذاتِ خدا کے نہیں کسی کو قیام
 ہوئے جہاں سے رخصت کفایت اللہ آج
 یہ ہند میں علماء کے تھے کانگریسی امام
 طفیل سرور عالم ہو مغفرت ان کی
 کہا یہ بیدل عمگین نے ان کا سالِ وفا
 رہا ہے کون ہمیشہ یہاں نبی نہ ولی
 امور دین میں رائے اٹل رہی ان کی
 انہیں کی سعی سے غیروں کو تقویت پہنچی
 انہیں بہشت بریں دے خدائے لم یزلی
 چلے عدم کو ہیں مفتی کفایت اللہ بھی

مصطفیانِ ذی وقار۔

(۱) پنڈت رتن ناتھ سرشار بیکنٹھہ باشی

یہاں موت کا گرم بازار ہے
اسے مر کے جینا سزاوار ہے
روانی میں دریائے زحار ہے
یہ اک بندہ نیک کردار ہے
خیم زلیست اب آہ سرشار ہے

رتن ناتھ سرشار بھی چل بسے
تصانیف نے دی ہے عمر ابد
لکھا خوب افسانہ آزاد نے
خدا اپنی رحمت سے بیکنٹھہ دے
لکھا سال تاریخ بیدل نے یہ

(۲) خان بہادر شمس العلماء ڈاکٹر مولانا حافظ نذیر احمد ایل ایل ڈی بجنوری

آج کل لے اڑی مرد کا بل بھی یہ
نہ رکھتا تھا ہرگز متا بل بھی یہ
بہت تجربہ کار و متا بل بھی یہ
ہوا دلی والوں میں شامل بھی یہ
رہا قول پر اپنے عا بل بھی یہ
کہ تھا تیری رحمت کا قائل بھی یہ
مقرر بھی تھا اور فاضل بھی یہ

مولانا مرحوم نیک صالح بجنور کے خاندان بیدل کے تھے
دوسری شادی دہلی میں کی تھی اس کے وہاں رہ پڑے

نذیر احمد افسوس رخصت ہوئے
سیاست میں تھا آپ اپنی نظیر
تصانیف سب اس کی ہیں لاجواب
یہ تھا بے بہا لال بجنور کا
نصائح کتب میں لکھیں خوب ب
خداوند عالم اسے بخش دے
گراں سب کے بیدل ہے اس کی وفا

(۳) مؤرخ اسلام شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی آفندی علیہ الرحمۃ

علم معنی کے محقق بیگیاں
نکتہ رس تھا نکتہ فہم و نکتہ داں
کر لیا گرویدہ اپنا کل جہاں

چل وٹے شبلی نعمانی بھی آج
علم کا پایہ رہا اس کا بلند
اس نے لکھ کر سیرت پاک رسول

بخشدے اس کو خدائے کارساز تیسری رحمت کے ملے بارغ جناب

قومِ مسلم کُل ہے بیدل سوگوار

کیا ہے مرگِ شبلی تاریخِ داں

(۴) مولانا عبدالحلیم شرر لکھنوی مرحوم

اَجَل نے کیا یہ ستم ہائے کیا

فسانے دلوں میں جگہ پائے کیا

جو انوں کو نیرنگ دکھلائے کیا

ہوئے رزم اور بزم یک رائے کیا

عمل پر کوئی اپنے اترائے کیا

بہشت اور دوزخ میں فرق آئے کیا

شرر کو قصا لے اڑی واٹے کیا

(۵) شمس العلماء مولانا سید ممتاز علی ضا ایدیز تہذیب النساء لاہور مرحوم

حق سے واصل شاملِ رحمت ہوئے

یوں سپہرِ دین کی زینت ہوئے

خدا متوں سے رہبرِ ملت ہوئے

سب سے بڑھ کر باعثِ شہرت ہوئے

ملک میں یوں صاحبِ وقعت ہوئے

لطفِ حق سے داخلِ جنت ہوئے

ہائے ممتاز علی رخصت ہوئے

چلے آج دُنیا سے عبدالحلیم

تصانیف و لکچس ہیں اس کی تمام

تواریخ سے سب کو مملو کیا

تلم سے لیا کام ہے تیغ کا

خدا یا کرم سے اسے بخشدے

اگر تیسری رحمت سہارا نہ دے

کہا سال بیدل نے یہ فی البدیہہ

مولوی ممتاز علی صاحب بھی آج

ماہِ تاباں تھے یہ علم و فضل کے

اولاً خدمت گزار قوم تھے

”پھول“ اور ”تہذیب نسوان“ ملک میں

ہر کسی سے تھا محبت میں خلوص

اب تصدق میں رسول پاک کے

بیدل غمگین یہ ہے سالِ وفات

(۶) مصوّرِ غم مولانا راشد الخیری مرحوم ایڈیٹر "عصمت" دہلی

چہرہ دستی موت بھی ہے ستم
تھا بہت زود فہم زود قسم
واکے ظلم ناروا کے ستم
تھا بہ ہر طور یہ غنیمت دم
کر عطا اس کو جنت آدم
ہے مجھے ماتم مصوّرِ غم

چل بسے آج راشد الخیری
اس نے لکھی ہیں بے شمار کتب
تھا یہ اک ترجمان مستورات
یادگار زبان دھکی تھا
بخش دے اب اسے خدائے غفور
آہ کے ساتھ سن لکھوں بیدل

۱۹۲۴ء ۱۹۳۰ء ۱۹۳۱ء

(۷) برفات سید سجاد حیدر یلدرم مرحوم رہبرِ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

چل دئے اس دارِ فانی سے سو ملکِ عدم
چھان ڈالے مصر و ترکی و عرب، شام و عجم
جنتِ طبع ہویدا ہے عیاں زودِ تسلیم سے
ہو جو ابرِ رحمتِ حق میں جسکے بہرِ کرم
لکھ... بہشتی ہیں بجا سجاد حیدر یلدرم

حیف ہے سجاد حیدر سیدِ عالی و فتار
اس نے اسلامی ممالک کی بہت کچھ سیر کی
اس کی تصنیفات بھی خالی نہیں ہیں لطف سے
بخش دے اس کو حُسنِ صدقہ رسولِ پاک کا
ہاتھ غیبی نے بیدل یہ ندادی بہرِ سال

۱۳ ۴۲

(۸) مسٹر جارج برنارڈ شاہ انگلستانی مرحوم

جو عیلم و فضل کا تھا بکرِ مواج
ڈراما لکھنے والوں کا تھا ستراج
رکھی انگلستان کی بارہا لاج
ملی ہے عمرِ طولانی کی مسراج
قضا لو کر گیا برنارڈ شاہ آج

چلا برنارڈ شاہ دُنیا ئے دوں سے
رہا یہ شکیر کا مقابل
دکھائی راہِ حق اہلِ وطن کو
قریباً ستو برس زندہ رہا یہ
یہی بیدل ہے اس کل سالِ حلت

۱۹ ۶ ۵

(۹) شمس العلماء احسان اللہ خاں مرحوم تاجور نجیب آبادی

خان احسان نے عدم کی راہ
تھا بلند اس کے فضل کا معیار
ایک اعلیٰ مصنفین میں تھا
حق رسول کریم کے صدقے
آہ فخط الرجال ہے بیدل
جیٹ طے کر ہی دی بصد عجلت
حق نے بخشی تھی علم کی دولت
اور صحفہ نگار پُر شوکت
اپنی رحمت سے دے اسے جزّت
کہ... ہوئے تاجور بھی اب نصرت

۱۹ ۶ ۵۱

علم دارانِ علم

(۱) فدائے قوم ڈاکٹر سید احمد خاں علیہ الرحمۃ بانی مدرسہ العلوم علی گڑھ

سید احمد بھی ہو گئے نصرت
سعی تعلیم میں گھلائی جان
جسم مردہ میں قوم کے اس نے
یہ علی گڑھ کا آج دارالعلوم
جباہوں کو تھی زندگی دوہر
علم دے کر حیات تازہ دی
راہ پر گم ہوں کو لا ڈالا
تفرقے قوم کے مٹا ڈالے
اس کو اللہ دے بہشت بریں
غم سے بیدل اڑے ہوئے تھے ہوش
یک بیک غیب سے ندا آئی
ہے جبا جس قدر کریں ماتم
گور میں ساتھ لے چلا یہ غم
پھونک دی ایک روح تازہ دم
اس کی ہے یادگار مستحکم
قوم بے جس تھی مرچکے تھے ہم
پھر سے اسلاف کا پھر دم غم
یہ سہارا بنا قدم پہ قدم
متحد متفق کیا باہم
ہے سزاوار لطف و فضل و کرم
فکر تھی کیا کریں گے سال رقم
کیا بہشتی ہیں سید اعظم

۱۸ ۶ ۹

(۲) شہیدائے بلت نواب محسن الملک سید مہدی علی مرحوم

کچھ تقضا پر بس نہ اپنا ظاہر و باطن چلا
چھوڑ کر یہ بھی مفادِ قوم کا ضامن چلا
تھا غنیمت اس کا دم دنیا میں جو کچھ دن چلا
تھا سراپا وصف کیا منہ سے مرا جو گن چلا
یا الہی کام کس کا تیری رحمت بن چلا
خیر خواہ قوم یہ اک ملک کا محسن چلا

چل دئے مہدی علی ہم سب کو بیکس چھوڑ کر
بعد سید کے لئے افکارِ بلت اپنے سر
انہماکِ خدمتِ کالج نے کی صحت خراب
تجربہ تھا علم تھا تدبیر تھی احلاص تھا
قصرِ جنت کر عطا صدقہ حبیبِ پاک کا
بیدل مضطر ہی ہے اس کی تاریخِ وفا

(۳) نواب وقار الملک بہادر مولوی مشتاق حسین مرحوم

اسن الم سے ہر ایک ہے غمناک
دردِ قومی کا تھا بہت ادراک
اور حکام ہند سے بلیا ک
ان کا حامی ہو صاحبِ لولاک
آہ مشتاق کی ہے تربتِ پاک

آج رخصت ہوئے وقار الملک
دھن انہیں بس سلاحِ قوم کی تھی
تھے یہ کالج کے معتد بے خوف
ان کو اللہ دے بہشتِ بریں
سالِ لوحِ مزار ہے بیدل

(۴) برجواں مرگی عزیز گرامی قدر ڈاکٹر عبدالرحمان بجنوری باریٹ لاڈی جے نمبر مصنف

وردِ زبانِ عالم ہے علم کا فسانہ
کانوں میں گونجتی ہے تقریرِ عالمانہ
ہے دفن اس زمین میں اپنا درِ یگانہ
وہ کون! عبدالرحمان علامہ زمانہ
اس گور میں ہے پنہاں اب علم کا خزانہ

اقوال جس کے زریں منقوش ہیں دلوں پر
جس کی دم تکلم گوہرِ فشاں زباں تھی
گم لال بے بہا ہے بجنور کا یہاں پر
خوابِ گراں سے غافل سویا پڑا ہوا ہے
سالِ وفات لکھا یہ بیدلِ حزیں نے

(۵) صاحبزادے آفتاب احمد خاں مرحوم بار ایٹ لائٹس چانسلر مسلم یونیورسٹی
 اب آفتاب احمد دنیا سے چل بسا ہے
 یارب بحق احمد ہو جائے اس پر رحمت
 تعلیم گستری میں کی اس نے سعی بے حد
 انوارِ مکرمت سے روشن ہوا اس کا مرقد
 دنیا کے گواہی سے او جہل ہوا یہ بیدل
 باغِ ارم سے چمکائے آفتاب احمد

۱۹۶۳

(۶) سر میاں فضل حسین مرحوم نمبر تعلیم انڈیا کونسل

چل بسا افسوس سر فضل حسین
 مختلف اقوام میں پنجاب کی
 تھیں بہت اس کی نگاہیں دور رس
 تھا نہایت جاں نثار قوم یہ
 رکھ سکا تا یم وقار قوم یہ
 تھا ممدِ کار و بارِ قوم یہ
 واقعی تھا غمگسارِ قوم یہ
 ظلِ رحمت میں اسے حق دے جگہ

اس کا بیدل ہے یہ سالِ انتقال

اُٹھ گیا ہاں افتخارِ قوم یہ

۱۹۶۳

(۷) نواب مسعود یار جنگ سیر اس مسعود مرحوم سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی

اجیل راس مسعود کو آئی راس
 دوا فائدہ کچھ نہ پہونچا سکی
 بجھا موت کے ہاتھ سے آخرش
 مجسم نمونہ تھا احساق کا
 مرض بڑھتے بڑھتے ہوا لاعلاج
 بڑھا دم بدم اور بھی استلاج
 یہ سادات کے گھر کا روشن چراغ
 بہت بامروت بہت خوش مزاج

کہا سال بیدل نے یہ فی البدیہہ

ہے حُلدِ بریں راس مسعود آج

۱۳۵۶

(۸) جسٹس شاہ محمد سلیمان مرحوم چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ

جسٹ آف شاہ سلیمان ذی وقار سوئے عقبتی رفت از دارالحن
مشرق و مغرب ہمہ را خیرہ کرد از کمالات ضیائے علم و فن
ماور ہندوستان دیگر نژاد ہچواو بے مثل سرزند وطن
از طفیل رحمت اللعالمین جنتش بخش خدائے ذوالمنن

بہر سال انتقالش فی البدیہ

گفت بتبدل ... مرد فخر قوم میں

(۹) ڈاکٹر ضیاء الدین وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

ضیاء الدین بھی رخصت ہوئے آج پڑا قحط الرحبال اس سرزمین میں
منور صفحہ دل علم سے تھا ہنر کی تھی چمک اس کی جبیں میں
رہا خدمت گزار ملک و ملت نہ کیوں ہو سرخرو دنیا و دین میں
پلا شک اس کی بخشش کا یقین ہے ہے رحمت دست رب اللعالمین میں

نہیں ممکن کسی طرح یہ بتبدل

ضیائے دین نہ ہو حائل بریں میں

(۱۰) سر تیج بہادر سپرو پریوی کونسلر بیکنڈہ باشی

آہ سپرو بھی ہو گئے رخصت اس کو بیکنڈہ ہو خدا سے عطا
واقعی تھا بڑا سیاستدان اور قانون ہند کا پستلا
علم و فضل و ہنر کا ماہر ایک بکہ کارل ادیب اردو کا
اس میں کیا شک ہے حضرت بتبدل تیج دراصل بے بہادر تھا

(۱۱) سر عبدالقادر مرحوم بار ایٹ لاج ہائی کورٹ

رہروان عدم آباد کاتانتا ہے بندھا
 مخزنِ عیلم و ادب تھا یہ "مدیرِ مخزن"
 ہے بجا اگر کہیں قانون کا پتلا اس کو
 التجا حق سے یہ ہے بہرِ نبی برحق
 جدِ امجد کی جو میراث اس کے بیدل
 عبد قادر کو وہ دے قادرِ مطلق جنت

۱۳۵۶۹

(۱۲) ڈاکٹر ایم ڈی تاثیر ایم اے پی ایچ ڈی پرنسپل اسلامیکالج لاہور

راہ لی ملک عدم کی ڈاکٹر تاثیر نے
 اس کی معلومات کا بے شبہہ پایہ تھا بلند
 درس علمی سے جوانان وطن تھے فیضیاب
 آخرت میں ہے یقین اس کو نوازے گا وہی
 صاحبانِ علم ہیں بیدل دواں سو عدم
 چل دے جھٹ پٹ روارکھی نہ کچھ تاخیر بھی
 فردِ عیلم و فضل میں تھا صاحبِ تدبیر بھی
 دل نشیں تقریر تھی موحظہ تحریر بھی
 جس نے دنیا میں یہ بخشی تھی اسے تو قیر بھی
 آج دنیا سے چلے یہ ڈاکٹر تاثیر بھی

(۱۳) براہِ انتقال مسٹر رحمت علی مرحوم متعلم کیمبرج یونیورسٹی موجد اسم پاکستان

یہ رحمت علی کی الوالعزمیاں تھیں
 کیا خطہ پاک موسوم جس دم
 یقین پر اسے قولِ اقبال پر تھا
 ترنخسل امید کا دیکھ پایا
 مگر آہِ عشرِ رواں نے وفادی
 جوانی میں لی راہ ملک عدم کی
 دعا بہر تاریخ بیدل کی یہ ہے

گر اس کی تمہید تھی مدعی پر
 مخالف اتر آئے سب دشمنی پر
 بھر و سہ تھا جناح کی رہبری پر
 نہ کیوں منتخباتا یہ تھا راستی پر
 تصدق ہوا بے وفا زندگی پر
 یہی وقت آتا ہے ہر آدمی پر
 کرے رحمت حق آج رحمت علی پر

رحمت علی مرحوم جناح صلح ہو پورے پاکستان کے
 کے جناح اور ولایت سندھ میں علی تعلیم لینے کے لیے گئے
 پاکستان کے یونیورسٹی کے قیام کی اور لفظ پاکستان
 کی ایجاد ہے ایک فقہ بھی بنا لیا اس میں کثیر و کل بجا شامل تھا

۱۹ ۶ ۵۰

رہبران ملک و ملت

(۱) شہری سی آر داس آف بنگال بیکنٹھ باشی

داس کو رکھتی رہی منظر غلامی ہندی کی
سچی سچی الوسع کی بہبودی اقوام کی
بار آور ہو ہی جائے گا کسی دن یہ ضرور
شانتی اب روح کو اس مرنے والے کی رہے
بیدل عمکین اس کا یہ لکھا سال وفا

توڑ کر سب بندشیں خاک لحد میں ہو گیا
مرتے دم تک بد نصیبی وطن کو رو گیا
سر زمین ہند میں جو تخم اُفت ہو گیا
یا در رہتی ہے وہ کب لوٹا یہاں جو گیا
کو مہر اتھا دہند رخصت ہو گیا

اور ہندو دھرم کے اتحاد کے حامی
بنگلہ کے مشہور لیڈر اور ایڈووکیٹ تھے

۱۹۶۵

(۲) فدائے قوم مولانا محمد علی جوہر نور اللہ مرقدہ

گنجینہ ملت نے ہے جو سر کھویا
پتھر کا جسگر بھی آج اس کو رویا
ملت کے مفاد کا ہمیشہ جو یا
جو تخم یگانگت ہے اس نے بویا
یہ جوش کسی میں ہے نہ ایسا گویا
آغوش میں سجد عمر کی سویا

مولانا محمد علی جوہر نور اللہ مرقدہ
شہر اظفے کرینکو شہد ہوتی تھی لندن تشریف فرما تھے
بہت موثر ایجنسی دی اور یہ بھی فرمایا کہ ہندوؤں کو غلام
توہین جاننا گواہیں پیغام اجل پہنچا اور لاش ہوائی جہاز سے لے کر

کیوں وجہہ ماتم نہ ہو یہ قحطِ رجال
ہر آنکھ ہے تر لہو سے اس کے غم میں
تھا ملک کی بہتری کا خواہاں ہر دم
اللہ کرے یہ بار آور ہو یہاں
ہیں اور بھی رہبران ملک و ملت
بیدل بنے جبکہ جوار رحمت اس کی

۱۹۶۳

(۳) نواب موئید الملک سیر سید علی امام ممبر انڈیا کونسل

تلق ہر کسی کو نہایت ہوا
ہمیشہ سپر بہر ملت ہوا
حکومت میں رکن حکومت ہوا
عطا اب اسے نصرت ہوا
امام سیاست بھی رخصت ہوا

چلے آج سید علی امام
کسیا ملک اور قوم کو مستفید
رہا اہل عالم میں یہ سرفراز
نبی کے تصدق میں حق بخشدے
کہا سال بیدل نے یہ فی البدیہہ

۱۹۶۲

(۴) آنر بیل سید حسن امام مرحوم نمبر انڈیا کونسل

سید حسن امام سداے جہان سے
سادہ مزاج اور طبیعت میں انکار
بل جُل کے سب سے اس نے گذاری تمام عمر
اس کو مقادیر ملک کی دہن تھی لگی ہوئی
بیدل ندایہ غیب سے آئی برائے سال

آزردہ کیوں نہ موت پر ان کی ہوں خاص عام
اس کو عطا ہوئی تھیں عرض خوبیاں تمام
اپنوں کو تھا عزیز تو غیروں میں نیک نام
تھا سب کو اس کی ذات گرامی کا احترام
کہہ دو کہ.... باغِ خلد گئے ہاں حسن امام

۱۹۶۳

(۵) ضیغم اسلام مولانا شوکت علی مرحوم بی اعلیٰ

الاماں دلفگارشی عالم
سوگ جوہر میں مضطرب تھے ہم
غم سے آنکھیں ہنوز تھیں پر غم
صبر کا تھا وہ دیرپا مرہم
زخم در زخم ہو گئے پیہم
لی انہوں نے بھی راہ ملک عدم
مرو میدان تھا خدا کی قسم
لاکھ پر بار تھا اکیلا دم
رہرو نقش تھا قدم بہ قدم
کوئی غم اس کو تھا تو قوم کا غم
زرغہ دشمنان میں تھے جب ہم
دے خدا اس کو جنت آدم
آج شوکت علی کا ہے ماتم

لکھنؤ میں جو معاہدہ ہو رہا تھا اس میں مسلمانوں کو حقوق سے محروم کیا جا رہا
تھا محمد علی صاحب ولایت تھے شوکت علی صاحب عینِ موت پر لڑ گئے اور زندہ ہوئے

گردش دہر سے مفر کس کو
باد و آفتگاں ستاتی تھی
خشک ہونے نہ پائے تھے آنسو
منہل کر کے جو زخم کہن
داغ نو سے رہا نہ دل پر ضبط
ذات شوکت سے کچھ تسلی تھی
فی الحقیقت تھا ضیغم اسلام
حامی لبیک تھا علیگ بھی تھا
اپنے اسلاف کا نمونہ تھا
فکر دنیا سے مطلقاً آزاد
یہ الوالعزم آگیا آرے
جد امجد کی اس کے ہے میراث
بیدل خستہ ہے یہ سال وفات

۱۳ ۵ ۵

(۶) سر محمد یعقوب مرحوم ممبر انڈیا کونسل

آن پہنچی خبر مرگ محمد یعقوب
اس کے اخلاق سے تھے اپنے پرانے مرحوم
اپنے ایشیا سے تھا اہل وطن کو محبوب
ہوا مرحوم کا جس دم سن رحلت مطلوب
کہ... ہوئے خلد نشین ہائے محمد یعقوب

کس بلا کا یہ ستم دستِ قضا نے توڑا
زندگی حلق کی خدمت میں گزارے اس نے
اس کو منظرِ تھی بہبودی ملک و ملت
بیدلِ خستہ کو اک فکرِ عبث نے گھیرا
وفاً غیب سے آئی یہ ندا کانوں میں

(۷) آئرلینڈ سر سکندر حیات خاں مرحوم سابق وزیر اعظم صوبہ پنجاب

عالم بھی ایک کھیل حیاتِ ثمرات ہے
روشن جو دن ہے ساتھ میں تاریکیاں ہے
اللہ کے یہ سوگ میں ساری برات ہے
گر تیغ ہے قلم تو سپر اک دوات ہے
سوبات کی چوڑی ہی ایک بات ہے
رحم و کرم سے اس کے یقین نجات ہے
کیا نوجوان موت سکندر حیات ہے

آپ نے صاحبزادے کی شادی سے برات پس آئی آپ نے جلنے والی

دم بھر میں دم بخود ہیں سکندر حیات بھی
تو ام ہیں شادمانی و غم اس جہان میں
کل تک چہل پہل تھی وہ گھر غمگدہ سے آج
اس جنگجو نے شانِ تدبیر کی عیاں
یہ خیر خواہ ملک بھی خواہ قوم تھا
اللہ کا یہ بندہ خدمت گزار تھا
سالِ وفات بیدلِ غمگین نے یہ کہا

(۸) قائد ملت نواب بہادر یار جنگ پرنسپلٹ اسپتال مسلم لیگ

مرد معقول خوب ترانہاں
شستگی بات میں سلیس زباں
کھینچتا تھا دلوں کو اس کا بیان
تقویت پا رہا تھا پاکستان

حیدر آباد میں ایک عورت میں کونسی
شکر تھو کا کس لینے طبیعت بڑی
اور فرما جاں بحق ہو گئے

چیل باجیف تانڈلٹ
تھی تفتار میں گل افشانی
تھا ہر اک لفظ لفظ جادو بھرا
دم غنیمت تھا قوم کو اس کا

چشمِ عالم سے ہو گیا ہے نہاں
موتِ اس کی ہے ایک ستر نہاں
آج جنت چلے بہادر خاں

دفتاً یہ میر سپہرِ دکن
کچھ مرض تھا نہ کوئی بیماری
آئی بیدلِ ندا یہ بہرِ سال

(۹) منتقلی تابوت مبارک حضرت جمال الدین افغانی ازراستنبول بہ کابل (بانیِ پان اسلامزم) مولانا جلال

ہوا بانی سزالی انجمن کا
دیا پھر درس تہذیب کہن کا
نہ رکھا ہوش اپنے تن بدن کا
کیا چکرِ عرب، چین و ختن کا
ٹھکانہ کچھ نہ تھا گور و کفن کا
گلا گھونٹا گیا اس کے مشن کا
کرم دیکھو خدائے ذوالمنن کا

حضرت جمال الدین پوری نے باندیاں عائد کر دی تھیں تاکہ وہ
عالمِ اسلام کو بیدار نہ کر سکیں۔ جگر جگڑے مائے پھر کے
ہٹکیں تھکانی آکھ سال گزرتے افغانی لاکھ بل گئے اور میر نور کی

جمال الدین افغانی کسی وقت
نکالا پان اسلامزم اس نے
مئے اگفت میں تھا بلت کی شرکا
پھرا ہندوستان، ایراں و ترکی
غرض سارے جہاں کی خاک چھانی
مخالف ہو گئی دنیاے مغرب
مگر تھا بندہ مقبول بیدل

چلا تابوت نے ترکی سے کابل
گر شتمہ بنے یہ سب خاک وطن کا

(۱۰) عالیجناب بیگم محمد علی جوہر صاحبہ مرحومہ

ہمتِ مردانہ تھی دھن تھی ہمیشہ کام کی
رو بدل ڈالی سراسر گردش ایام کی
کیوں نہ ہو اُمید پھر اللہ کے اکرام کی

خونِ بیگم کی رگوں میں تھا دواں اسلاف کا
وقت کی پوری نزاکت ہر طرح پہچان کر
عام ہے جب رحمتِ حق اپنے بندوں کیلئے

بیدلِ خستہ ہر ایک اس مرگ پر بنے سوگوار
بیگم جوہر میں کیا ایک شان تھی اسلام کی

(۱۱) آنریبل سید حسین مرحوم سفیر مملکت ہندو در مصر

رخصت ہوئے جہاں سے سید حسین بھی
بے شبہ بے دھڑک یہ صحیفہ نگار تھا
ہندوستان سے مصر کو بن کر گیا سفیر
اس کے شفیع حشر کے دن ہیں سولہ پاک
آئی ندا یہ غیب سے بیدل برائے سال

تھا منتہی علم بہت عاقل و فہیم
دکھلائی ملک و قوم کو اک راہ مستقیم
بھارت کی مملکت کا رہا معتبر ندیم
اپنے کرم سے اس کی کرے مغفرت کریم
سید حسین خلد میں جا کر ہے اب مقیم

آپ اخبار انڈین ٹائمز کے مدیر تھے ایک نام
میرے امریکہ چلے گئے اور اخبار نکالتے تھے
انرا وہی ہند کے بعد واپس آئے

(۱۲) بیگم حمید علی صاحبہ سابق مدیرہ تہذیب النسوان

افسوس ہے سد ہار گئیں بیگم حمید
بہنوں سے ملک و قوم کی تھی انسیت نہیں
کرتی رہیں "رسالہ تہذیب" کی مدد
خلد بریں میں قصر طفیل نئی ملے

دستِ قضا نے آج یہ توڑا نیا غضب
مداح اس سلوک کے خورد و کلاں ہیں سب
مقبولِ عام تھے یہ مضامین منتخب
سامان مغفرت یہ گئیں لیکے پیشِ رب

بیدل چھٹا ہے ساتھ یہ دم بھر میں عمر کا
پچھڑیں کہیں شریکِ حیاتِ حمید اب

(۱۳) برانتقال پر ملال جس سر عبد الرحیم مرحوم

صد افسوس ہے آج جس رحیم
بلا شک یہ پتلا تھا تانوں کا
بہی خواہ تھا ملک و ملت کا یہ
بظاہر کٹی زندگانی بخیر
ندا آئی بیدل یہی بہر سال

چلے ہیں عدم کی رہ مستقیم
خدا نے عطا کی تھی عقل سلیم
نہایت تدبیر و مرد فہیم
حقیقت کا اللہ بہتر علیم
گئے خلد میں اب سر عبد الرحیم

سلم یونیورسٹی کے کئی پوسٹ بنانے کو
سر عبد الرحیم - سر جناح اور ڈاکٹر عبد الرحمان
بخوری مروجین کی کئی بنائی گئی تھی

مبلغ جماعت احمدیہ :-

(۱) مولانا محمد علی مرحوم سابق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اشاعتِ اسلام
 و نیائے دوں سے آج محمد علی چلے
 تبلیغ جا کے غیر ممالک میں کی بہت
 تقریرے مشال تھی تحریر لاجواب
 چھوڑی بہت ہیں اس نے تصانیف کے نظیر
 پل بھر میں آہ کر گئے طے منزل فنا
 سبب تم زندگی اسی خدمت میں کی سدا
 حد درجہ علم و فضل کا پایہ بلند تھا
 انگلش زبان میں ترجمہ قرآن کا کیا
 بیدل بدایہ غیب سے آئی برائے سال
 اللہ نے اس کو قصر بہشتی عطا کیا

صوفیان با صفا

(۱) خان بہادر قاضی علیم الدین پشتر تحصیلدار جیلپوری نور اللہ مرقدہ
 ہوئے حق سے واصل جو قاضی علیم
 خدا بخشدے با خدا آدمی تھا
 نظر سے مریدوں کی او جہل ہے آج
 قضا لے اڑی آہ والی قضا کا
 سخاوت کا پستلا نمونہ ونا کا
 وہ صوفی منش دوست اہل صفا کا
 کہا سال تاریخ بیدل نے یہ
 ہے جنت میں یہ نیک بندہ خدا کا

علی محمد قادری

(۲) کتبہ لوح مزار قدس حضرت شاہ صوفی علی محمد صدیق حسینی علوی قادری
 ہے یہ آرام گاہ شاہ حسینی علوی
 بقیہ نور نہ ہو کس لئے پاکیزہ دیار
 لکھدے... ہے حضرت صدیق کا یہ پاک مزار
 بیدل خستہ اگر چاہئے تاریخ وصال

(۳) کتبہ لوح مزار حضرت بشیر میاں بریلوی نور اللہ مرقدہ
 خوابِ راحت میں یہاں ہیں حضرت الاشیر
 بیدلِ خستہ جسے اسرارِ حق پر تھا عبور
 کی مدد و حانیت سے جس نے خلقِ اللہ کی
 گورِ اقدس ہے اسی مرقدہ آگاہ کی

(۴) بروصالِ الحاج حضرت پیر جماعت علیشاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

جماعت علی شاہ بھی چل بسے ہیں
 توکل سدا ان کو اللہ پر تھا
 بڑے پاک باطن بڑے نیک طبیعت
 محض ہیچ تھی اس کو دنیا کی وسعت
 رہے گامزن عزم بھر راہِ دین میں
 بسا شاد دنیا نے اندوہ گیس میں
 صد اوصاف تھے ایک گوشہ نشین میں
 سمائی تھی سب نگہ دور میں

بدا بہر سالِ وفات آئی بیدل
 چلے شاہِ جی واہِ خلدِ بریں میں

۱۳ ۵ ۶ ۸

اطمائے ہند

(۱) حکیم حاجی مولوی حریم اللہ صاحب جنوری (عدالت میں برآمد میں مل دوق)

تھے رحیم اللہ نام اور طبیب
 ہر مرض کی تھی بہت سدا دوا
 عالم و فاضل میجائے زماں
 طمع دولت سے قطعاً بے نیاز
 خلق کی خدمت گزاری میں رہے
 بالیقین بہر شفیع المذنبین
 حق نے بخشا تھا انہیں دستِ شفا
 خاک تھی گویا اثر میں کیمیا
 ذوقِ طب تھا شوقِ تصنیفات تھا
 زندگی کاٹی توکل پر سدا
 تھا عبادت میں شغفِ طب کے سوا
 قصر عالی حلد میں دے کبریا
 اس رحیم اللہ کو بخشے خدا

۱۹ ۵ ۶ ۸

(۲) فدائے ملک و ملت ڈاکٹر مختار احمد انصاری مرحوم ایم ڈی
 آج کل نے کس قدر توڑا ستم آج
 یہ تھے ایوب انصاری کی اولاد
 دیا اللہ نے دستِ شفا تھا
 یہی خواہ مسلمانانِ عالم
 رہے جنگوں میں مجروحیں کبھی
 ہوئے رخصت غضب مختار احمد
 بڑے عالی نسب مختار احمد
 طبیب منتخب مختار احمد
 عجم سے تا عرب مختار احمد
 معالج روز و شب مختار احمد
 نذا بیدل یہ آئی بہر تاریخ
 ہیں جنت میں بھی اب مختار احمد

(۳) درد مند قوم مسیح الملک حافظ حکیم محمد اجمل خاں مرحوم دہلوی
 آج اجمل خاں چلے سوئے عدم
 مرگ نہیں سکتا ہے نام اس کا بھی
 تھی اجمل اس کے مریضوں سے دوا
 قصر عالی حشد میں اللہ دے
 قوم کو اس کی مصیبت کی ہے موت
 زندگی ہے جس کی عزت کی ہے موت
 اس سچائی سے رحلت کی ہے موت
 مستحق ظلم رحمت کی ہے موت
 بیدل مضطر یہ ہے سالِ وفات
 حیف اک تباہی بلیت کی ہے موت

(۴) اُستاد الاطبا الحاج مولوی جمیل الدین صاحب نکیئیوی مرحوم مقیم دہلی
 جمیل الدین اُستاد الاطبا
 فقیہہ کابل و علامہ عصر
 رواں ہوئے ملک عدم کو
 ارسطوئے زمانا یکتائے حکمت
 ادیب وقت پابند شریعت
 ہوئے واصل بحق شیخ طریقت

نہ پائی غم سے انصاری کے نصرت
بہا کیوں کر نہ ہو شورِ قیامت
ہوئی جس وقت فکرِ سالِ رحلت
چلے لقمان ثانی سوئے جزئی

(۵) حکیم حازق مولوی محمد حسن مرحوم طبیب خاص بھوپال ۱۳۵۷ھ

عالمِ دین مسیحِ دوراں
واقعی نیک طبیعتِ انساں
طب میں لاریب تھا یکتائے نماں
جان پاتا تھا مریضِ دوراں
کام آیا نہ دوا و درماں
بخشدے اس کو خداوندِ جہاں
اٹھ گیا ثانی علمِ لقمان

۱۳۵۹ھ

کھلاڑی صاحبان

(۱) میجر سید وزیر علی مرحوم و الش کیپٹن انڈین کرکیٹ ٹیم

ہیرو تھے واقعی یہ کرکیٹ کے بے نظیر
یولر کے سب ٹرکس نگاہوں میں تھے حقیر
کھیلوں میں ان کے رس یہ کرتا رہا کثیر
نواب کو یہ کھیل تھا مرغوب و دلپذیر
بواخل انہیں بہشتِ بریں میں کرے قدیر
اؤٹ ہیں آہ کیا ملک الموت سے وزیر

۱۳۶۹ھ

ابھی تازہ تھا داغِ مرگِ اجمل
سیچائے زماں بھی چلدے آج
ہجومِ غم نے آگھیرا سراسر
شکستِ قلب نے بیدلِ صدای

حیف صد حیف محمد حسن
صائب الرائے متین و خوش خلق
فیض تھا خلق کو اس کے دم سے
حق نے بخشا تھا اسے دستِ شفا
بچ سکا خود نہ اجل کے ہاتوں
رحمتِ عام کے صدقے اپنی
سالِ رحلت یہ کہا بیدل نے

رخصت ہوئے وزیر علی بھی جہاں سے
اس کے ہٹوں نے فیڈ سدا گڑ بڑا دیا
یورپ کی ٹیم کھیل پر اس کے پھرٹک اٹھی
بھوپال نے مدام کی اس کی معاونت
بہر حضورِ سرورِ عالم ہو مغفرت
بیدلِ قضا سے رنگ کسی کا نہ جم سکا

(۲) تو اب افتخار علیخان آف پٹودی کرکیٹر پولو پلیسر ریو لو کھیلتے ہو قلب کی حرکت بند ہو گئی

بازی چوگان ہارے اس سے خان افتخار
تھا نہایت ذی اثر ذی حوصلہ ذی اقتدار
فیلڈ پر سارے ہٹوں کی آجتک تازہ ہے مار
اس کا حامی ہو شفیع المذنبین روز شمار
جاں بحق مرگے گئے دئے ہے اک شہوار

بس قدر انسان بے بس ہے قصا کے ہاتھ سے
خلق کو اپنا لیا تھا اس نے خلق عام سے
تھا کریکٹ کھیلتے ہیں آپ ہی اپنا نظیر
اپنی رحمت سے خدائے پاک دے خلدیں
بیتدل مضطر کہو یہ فی البدیہہ سال وفات

کمانداران افواج

(۱) برعزقائی فیلڈ مارشل لاس ڈیچنز آف خرطوم درجنگ عظیم اول

ہوئے جنگوں میں کچنر جب فتحیاب
خدا کے قہر کی کیا لاس کے تاب
یقیناً ہو یہ ظالم بھی سزا یاب
یہی تھا فتح سوڈان کا خواب
ندامت ہوئے یہ آپ عزقاب

جنگ عظیم اول میں بیونگوزر سے باغی ہوئے تھے راہ لائے گئے تھے جہاز میں روانہ ہوئے حکومتوں نے تڑپ کر دیکھا لاش بھی ملی

چڑھایا دار پر مہرگی کا لاشہ
سزا اعمال کی پاتا ہے انسان
بدل مل کر رہے گا اک نہ اک دن
بہت مدت میں یہ تعبیر نکلی
بلا گور و کفن ان کو نہ بیتدل

(۲) فیلڈ مارشل رومل آف جرمنی

سیاہ ہٹلر اعظم کا بے بہا جنرل
سپہگری کے ہنر میں بدرجہا افضل
تمام فوج مخالف میں ڈال دی ہلچل
گناہ بخشندے اس کے خدائے عزوجل
نثارِ توم ہیں وہ فیلڈ مارشل رومل

اور اس کی جنگی قابلیت کو سراہا ہے بہت چالاک جنرل تھا لارڈ رومل کے لیے لکھی

ہے یادگار جہاں کارنامہ رومل
قانون جنگ کا ماہر بہادر بیکتا
ایا جدھر کو صفوں کی صفیں اٹھیں
تو مل رحمت باری ہے عام بندوں پر
سن وفات یہ بیتدل نے فی البدیہہ کہا

(۳) برائے انتقال پر ملاں میجر جنرل افتخار خاں فوج پاکستان مرحوم در حادثہ طیارہ
افتخار احمد کا تھا قصد عدم
ٹھیک طیارہ وہیں لے کر گرا
بے بہا جنرل سپاہ پاک کا
خیل بسا یہ خیر خواہ سلطنت
حیث مرگ نوجوان ہے دشمن
ہے دُعا بہر شفیع المذنبین
ہاتفِ غیبی نے تبدیل بہر سال

یہ نداوی... ہائے خان افتخار

۱۹۴۹ء

(۴) برگید پیر شیر خاں مرحوم در حادثہ طیارہ

قیمتی خدمات سے محروم پاکستان ہوا
آہ تھا یہ مرد میدان قوت بازوئے قوم
اس کی ہیبت چھا گئی تھی اس قدر چارون طرف
روزِ محشر اس کا حامی ہو شفیع المذنبین
بیدل عمگیں یہی ہے اس کی تاریخِ وفا

رُوح فرسا ہے یہ مرگ ناگہاں شیر خاں
ملک و ملت کی نہ کیونکر موت ہو اس کی گراں
نام سن کر دشمنانِ دین تھے لرزاں کناں
جنت الفردوس ہے اس کو خداوند جہاں
ثانی طارق تھا یہ اللہ کا شیرِ جواں

۱۹۴۹ء

(۵) ہزاگسلنسی فیلڈ مارشل واٹیکوٹ و یول سابق وائس راج ہند

افسوس اس جہاں سے ویول بھی چلے گئے
کی تھی محاذِ مصر پر ایسی مدافعت
رحم و کرم سے اُس کے ہے امیدِ مغفرت
یہ بیدلِ حزیں نے لکھا سالِ انتقال

دشمن کو جنگ لڑ کے جنہوں نے ہرا دیا
رومل سے شیرِ دل کو وہاں سے ہٹا دیا
جس نے ہر ایک بگڑے ہوئے کو بنا دیا
ان فیلڈ مارشل کو قصائے اُڑا دیا

۱۹ ۶ ۵۰

پہلوانان

(۱) مرگِ رستم ہند گونگا پہلوانِ رجا و شہ لاری

گیا شہ زور گونگا رستم ہند
بہت سی کشتیاں اس نے لڑیں
مقابل پہلوان آیا جو اس کے
الہی بخشہ رحمت سے اپنی
کہا بیدل نے اس کی موت کا سال
سوئے دارالبقا دارالفتنا سے
کبھی ہارا نہ تھا فضلِ خدا سے
رہا تاجر حصولِ مدعا سے
ہے بے شک اُمتِ خیر الورا سے
ہوا چت پہلوان دستِ قضا سے

۱۹۶۴

(۲) مرگِ شیردولہ رستمِ زماں مرحوم

شیردولہ یک بیک دنیا سے رخصت ہو گیا
مشرق و مغرب میں پھر کر اس نے ماری کشتیاں
یہ کہا بیدل نے اس کا سالِ رحلت فی البدیہہ
آہ دی دستِ اجل نے شیردولہ کو پچھاڑ

شاہانِ مملکت و اَلیانِ ممالک

(۱) شہنشاہِ زار روس اور ان کے خاندان کا سا بلیر یا میں قتل

جنگ نے عالم میں برپا کر دیا ایک انقلاب
زارو زارینہ کو بچوں کو کیا نذرِ اجل
تختِ شاہی سے دپائے گور کے تختی پُوال
نوابِ استنبول کی برعکس تعبیریں ہوئیں
ہو گئی بیدل رعیتِ دفتنا باعنی تمام

روسیوں نے پر مظالم سے نیا ڈھایا غضب
گولیوں کی مار سے پھلنی کیا ہے جسمِ سب
الاماں نازل بُری طرح ہوا ہے قہرِ زار
زار کے شر سے ہوئے مامون بہت کج و عرب
آہ سوویٹ نے مٹایا خاندانِ زار اب

۱۹۶۴

(۲) علیہ حضرت نواب سلطان جہاں سیکم ضاوالی بھوپال

رہتے تھے قصر بفلک میں جو تاجِ جدا
روتی ہے شمع گور کی مٹی کے ڈھیر پر
جن نام آوروں کو قضا نے مٹا دیا
سارا جہاں ڈھونڈتے ایسے ہیں خال خال
منت پذیر قوم کا دارالعلوم ہے
چھوٹے ہیں وہ نقوش جو دل کی نگین ہیں

سالی وفات کے لئے ہاتھ نے دی ندا

سلطانہ جہان بہشت بریں میں ہیں

(۳) غازی مصطفیٰ کمال اتاترک پریذیڈنٹ سلطنت ترکی

کے رابتانیست اندر جہاں
زیندیل جو پر سپید سالی وفات
قضا غازی مصطفیٰ ہم ببرد
بگفتہ کمال اتاترک مرد

(۴) علیہ حضرت اُمت الزہرا سیکم مادر عثمان علیخان سلطان دکن

امت الزہرا رفیقِ محبوب
شدا زین جا بجناب زہرا
یا خدا بہر شفیعِ محشر
بیدل از بہر مزارش گفتم
زین جہاں رفت بردامانِ علی
گشت از بزم نشینانِ علی
باد در حیلِ محبانِ علی
مرد مادر عثمانِ علی

(۵) بر انتقالِ اعلیٰ حضرت معزول خلیفۃ المسلمین عبدالحمید مرحوم سابق سلطان ترکی

اللہ کے خلیفہ عبدالحمید خاں
ترکوں کا ان سے دور خلافت ہوا تمام
باغِ جہاں کو چھوڑ کے دارالحن چلے
قسمت سے بس نہ کوئی نہ کوئی جان چلے

اہل وطن سے چھوٹ کے بے خانماں رہنے کی جلاوطن ہو کر رہنے
 اللہ اب طفیل نبی مغفرت کرے اعمال کی ہے پوچھ نہ دولت نہ دین چلے
 بیدل ندا یہ غیب سے آئی برائے سال
 کہدو کہ آہ آہ غریب الوطن چلے

(۶) اعلیٰ حضرت رضا خاں پہلوی مرحوم معزول شاہ ایران

چل بسے شاہ رضا خاں پہلوی جنگ عظیم اول میں گرفتار ہوئے
 کس قدر اہل وطن سے دور تھے جاکر ایک جرید میں لکھا تھا جہاں کی
 بیسی اس مرنے والے کی نہ پوچھ لایا قضا
 دست رس بیدل اجل کی دیکھنا قید سے اب بے چہر لائی قضا

(۷) شہادت ہزار کسنسی احمد مہر پاشا شاہ مرحوم وزیر اعظم مصر

وزیر سلطنت احمد مہر کو قتل کر ڈالا ایک فدائی نے انکو شہید کر دیا
 نہ تھا جنگ و جدل کا مطلقاً جرمن سے اندیشہ محض بیٹھے بٹھائے چیقلش آپس میں کروائی
 الہی بخش دینا اس شہید ملک و ملت کو کہ اس نے بہتر ٹی قوم کی خاطر قضا پائی
 لکھا اس سانحہ غمناک کا یہ حال بیدل نے مہر سے مصر نے بھی سرد مہری کچھ یہ دکھلائی

(۸) قتل ڈکٹیٹر مسولونی مملکت اطالیہ

اہل اٹلی کھا گئے جس دم شکست
 جسد ڈکٹیٹر کیا گولی سے فوت
 جس سے خائف شاہ اٹلی تک رہا
 وہ مسولونی مرا گئے کی موت

(۹) براہِ انتقال ہنر پائیس آنریری کرنل سر افتخار علی خان مرحوم والی ریہا جاوہر
 تھے یہ نواب افتخار علی
 جدِ امجد کی اس کے تھے میراث
 اس کا حامی تھے شافع محشر
 اس کی چاہت تھے لازم و ملزوم
 حق تعالیٰ کی تھے عطا بیدل
 آج تھے واہ افتخار خلد

(۱۰) امیر کبیر میر یوسف علی خاں سر سالار جنگ بہادر مرحوم
 ہو گئے یہ جانشین حال رخصت لاولد
 تھا فلاح ملک و ملت کا مدد یہ خاندان
 اس کی فتیاضی نے عالم کو کیا حلقہ بگوش
 دُور بینی تھی سیاست میں مدبر بے نظیر
 نسل ساداتِ معظم کے رہے خلف الرشید
 سرورِ عالم کے صدقے حق کر گیا مغفرت
 بیدل مضطر اگر ہے سالِ حلت کی تلاش
 کر گئے اللہ رے کیسی کمی سالار جنگ
 خیر خواہانِ حکومت تھے بھی سالار جنگ
 کس قدر داد و دہش میں تھے سخی سالار جنگ
 بسکہ تھا علم و ہنر میں منتهی سالار جنگ
 تھے یہ اولادِ عشقِ آلِ نبیؐ سالار جنگ
 اُس کی رحمت کے ہون بیشک جنتی سالار جنگ
 لکھ... گئے دنیا سے وائے آخری سالار جنگ

(۱۱) برحادثہ قتل جنرل رزم آرا مرحوم وزیر اعظم ایران
 حکومت کی طرح تیل کے ٹھیکے میں کوشاں تھا
 کیا دیوانگی میں قتل عبد اللہ نے ناحق
 یقین ہے اُس کی رحمت سے طویل سید عالم
 برائے سالِ حلت بیدل خستہ اندانی
 بھلائی ملک کی بد نظری تھی رزم آرا کو
 عداوت کھا گئی اگ پارٹی کی رزم آرا کو
 خدا نے دو جہاں نے خلد بخشی رزم آرا کو
 یہ بھریکے... شہادت حق نے ابی رزم آرا کو

(۱۲) بر شہادت ہنرمجستی شاہ عبداللہ والی شرق اردن
 کیا ہے شاہ نے سے خوب آخرت کا سفر
 ہر ایک مغربی ڈپلومیسی کا صید ہوا
 بنایا آلکار ایک یہودیوں کا اسے
 اسی سراق میں پڑ کر یہ مصطفیٰ شکری
 اسے بھی بل گئی کردار کی سزا فوراً
 امید رحمت باری سے مغفرت کی ہے
 اسے بہشت لے اتجائے تبدیل ہے

کہ راست مسجد اقصیٰ سے لی ہے خلد کی راہ
 اسی کی مار سے مسلم حکومتیں ہیں تباہ
 نہ کر سکا عربی اتحاد پر یہ نسیاہ
 ہوا ہے وقاتل شاہ شہید خواہ مخواہ
 کہ جان لے کے ہٹے اس کی غازیان سپاہ
 ہزار نامہ اعمال ہوا گر چہ سیاہ
 خدا ہے گھر کا شہید آج تیرے عبداللہ

اپنا نام جو کہ ہجرت لائے تھے کہ بندوں بلاک کرنے لگے

۱۳ ۵ ۷

احباب و ملازمان سرکار

(۱) سید عباس فرحوم دہلوی ہیڈ کلرک چیف کنسریٹر ویرا آفسن جلیو
 ز عالم رفت چوں آں سید عباس
 اگر از تبدیل عمگین پسند
 سید عالم شدہ در چشم عالم
 سنین رسلتش "مغفور" گفتم

(۲) محترمی سردار بہادر صوبیدار ڈاکٹر عبد الجبار صاحب ملٹری نیشنل ہسپتال جلیو
 عبد جبار ہوئے آج جہاں سے رخصت
 بے غرض سبے محبت تھی محبت میں خلوص
 اس کی تشخیص مناسب تھی تجاویز صحیح
 حق تعالیٰ نے اسے دست شفا بخشا تھا
 مستفید اس سے رہی حلق دم آخر تک
 رحمت عام کا تبدیل کو بھر دسہ ہے تری

نیک دل نیک روش نیک طبیعت انساں
 ایسے خوش وضع و خوش خلق زمانہ میں کہاں
 اپنے فن کا تھا بلا شک یہ مسیح دوراں
 جان پاتا تھا نئے سر سے مریض بے جاں
 تھا امیر اور غریب اس کے مطب میں یکساں
 عبد جبار کو بھی بخش خدائے دو جہاں

۱۹ ۶ ۱۱

(۳) کتبہ لوح مقصود احمد انصاری مرحوم سرکل انسپکٹر پولیس برار
 حیف ہے مقصود احمد چل بسے دنیا سے آج
 تھے خدائے پاک کے پی بندہ خدمت گزار
 مولد و مسکن اگرچہ تھا نواح لکھنؤ
 کھینچ کر لائی کہاں سے پر کہاں خاک برار
 اپنی رحمت سے طفیل رحمت اللعالمین
 جنت الفردوس کر اس کو عطا پروردگار

التحبا بیدل کی یوزیرین سے بہر سال
 فاتحہ پڑھتے بتا مقصود احمد کا مزار

(۴) براموات خان بہادر غلام محی الدین بلایت لاجوردیش مکشور برادر اور مستور عبدالسلام علی

پہلے محی الدین پھر عبدالسلام
 نورچیشان غلام مصطفیٰ
 کُن منظر چنداں بہ آلام نذیر
 موت ہے ان مرگ برنالاکناں
 دیکھتے پائے نہ دنیا پر بہار
 تھے یہ سی پی کے بطن کے دو گہر
 حنا ندان کا نام روشن کر گئے
 ملک و ملت کے رہے خدمت گزار
 مشرقی آداب کے حامل بنے
 یہ دعائے بہر ختم المرسلین
 کر گئے دنیا سے فانی سے سفر
 آہ قطب الدین کے لخت جگر
 بسکہ این محرومی و تاسم نگر
 ہے قضا ان کی قضا پر نوحہ گر
 کھا گئی کس کی خدا جانے نظر
 آسمانِ عسلم کے شمس و قمر
 ان کا تھا مداح ہر فرد و بشر
 تھے غریبوں بیکسوں کے سپر
 کچھ نہ تھا تعلیم مغرب کا اثر
 بخشدے ان کو خدائے داد گر

ہاتھ غیبی نے دی بیدل ندا

ہاں یہ ہر دو حشد میں ہیں جلوہ گر

(۵) برجواں مری محب صادق محمد اشرف مرحوم برہانپوری سرکل انسپکٹر پولیس
 چل دئے سوئے عدم آہ جوان صالح
 ہر طرح صابرو شا کرتے غنا تھا دل میں
 اہل حناء کی رکھا موت نے اکثر بچپن
 یاد اسلام کا تھا درس اخوت ان کو
 کارِ سرکار میں رہتے تھے ہمیشہ مشغول
 صاف دل پاک طبیعت تھے بہت نیک مزاج
 بہر تاریخ ندا غیب سے آئی بیدل
 اپنے ہر کام میں محتاط تھے بچہ اشرف
 کچھ پس انداز بھی کرتے رہے آمد اشرف
 دن گزارا کئے رہ رہ کے مجر د اشرف
 جانتے ایک تھے سب احمد و اسود اشرف
 سعی کرتے تھے اک ایک کار میں صد صد اشرف
 تھے بہر طود غرض بہتر و امجد اشرف
 یہ کہو... حائل چلے آج محمد اشرف

۱۳ ۵۱

(۶) خان صاحب رحمت خاں پولیسکینٹیشنز ایجوپورا

روانہ ہوئے نزد حق خان رحمت
 مروت ہر اک سے وفا سب سے برتی
 بہشت بریں اس کو اللہ بخشے
 ہوئی سال کی فکر بیدل کو جس دم
 گھڑی جس گھڑی آن پہنچی قضا کی
 مگر عمر نے کچھ نہ ان سے وفا کی
 یہ بندہ ہے امت میں خیر الورا کی
 کہانی البدیہ... اس پر رحمت خدا کی

(۷) مسٹر گلبرٹ بورن آئی سی ایس ڈپٹی کمشنر پیتول سی پی رھادہ شکار

آہ صیاد اجل ہے کاہے شکار
 یہ حکومت کا افسر ہوشمند
 جب نشانہ شیر انستواں کیا
 شیرنی مجروح جا کر چھپ رہی
 نیم مردہ نے لگا کر جست ایک
 بورن سا اک صید انگن نامود
 تھا یہی خواہ رعیت سر بسر
 تھی قضا ہنستی قدر انداز پر
 ڈھونڈنے والوں نے جا ڈھونڈا مگر
 آد بوجھا تھا جو آگے راہبر

شیرنی سے جا لڑا یہ شیر نہ
یہ سسکتا پڑ رہا خود بھی ادھر
زہر آلودہ جو تھے کل جسم پر
بخشے اس کو خدائے دادگر

جان ساتھی کی بچانے کے لئے
جب ہوئی ٹھنڈی ادھر تو خوار یہ
ہو سکا جانبر نہ ان زخموں سے یہ
ہے دعا بہر خداوند مسیح

ہے یہ بیدل کتبہ لوح مزار
تربت شیرانگن والا گھر

(۸) کتبہ لوح مزار سید ماجد علی تحصیلدار مرحوم جلیپور

چلے ماجد علی جب راہ عقبی
دعا اللہ سے بیدل ہی ہے
ہوا مطلق نہ کچھ ظاہر کسی پر
کہ... رحمت مرقد ماجد علی پر

(۹) منشی عبدالرزاق خاں مرحوم چاندپوری ایس ڈی او تعمیرات

عبدالرزاق مرد زندہ دل
واقعی آدمی تھے گرما گرم
دارِ شانی سے کر گئے رحلت
تھی ہر اک بات میں نئی حدت
مرد ذی حوصلہ بلند ہمت
لائی تھی خاک گود یا قسمت

ہے دعا بہر سال بیدل کی
اب خدائے کریم دے جنت

(۱۰) برجواں مرگی خان صاحب سید مبین الرحمان ایم ایل اے برار

چھپے جا کے زیر زمین خاک میں
نہ تھا علم بکرفشا کے ہمیں
ہماری نگاہوں کے تارے مبین
کھڑے اس قدر ہیں کنارے مبین

شکستہ دلوں کے سہارے مبین
اُدھر اپنے پیاروں کے پیارے مبین
بہشت بریں جاسدھارے مبین

۱۳۵۵ھ

(۱۱) ڈاکٹر محمد عمر خاں مرحوم جلیپوری

توڑ کر سلسلہ رگِ جان کا
اُس پر ہمدرد نوعِ انسان کا
تھا نمونہ غرضِ مسلمان کا
مستحق ہے یہ باغِ رضوان کا

کہدو... مرقد ہے یہ عمر خاں کا

(۱۲) خان بہادر ولی محمد صاحب کمشنر انکم ٹیکس متحدہ صوبہ جات سی پی ویو پی

سویا پڑا ہوا ہے چپ چاپ زیرِ مرقد
پہنچا کمشنری تک اقبال مند بے حد
والی نہ کیوں خدا ہے جب تھا ولی محمد

۱۳۵۴ھ

(۱۳) عثمان مرحوم ڈپٹی کمشنر

رازِ درونِ پردہ اُمید و بیم ہے
نکتہ نواز ہے وہ غفور الرحیم ہے
واقف ہے کل جہاں سے بہترِ علیم ہے
آلِ رسولِ پاک کا درِ یتیم ہے
عثمان اب بہشت بریں میں مقیم ہے

۱۹۶۳ھ

یہی ایک تھا آسرامٹ گپیا
ادھر محرم راز غیروں کے تھے
کہا بیدلِ غمزدہ نے یہ سال

عمر نے کی دعا عمر خاں سے
ڈاکٹر خوب خوب سر جن تھا
سرنگوں تھا یہ اطاعتِ حق میں
بخش دے اب اسے خدائے غفور

بہرِ لوحِ مزارِ بیدلِ سال

(۱۲) خان بہادر ولی محمد صاحب کمشنر انکم ٹیکس متحدہ صوبہ جات سی پی ویو پی

عالم میں جس کے دم سے برسوں پہل پہل تھی
تھا دورِ حاضرہ کا یہ خان بے بہادر
شک اس کی مغفرت میں بیدل نہ چاہئے کچھ

(۱۳) خان بہادر مصباح

کیا مقصدِ حیات ہے کیا ہے مالِ مرگ
بخششِ خدا کے رحم و کرم پر ہے منحصر
اعمال نیک و بد میں اسی کی نگاہ میں
کیا فکر ہو نجات کی مصباح کے لئے
ہاتھ نے سال کیلئے بیدل ندا یہ دی

(۱۴) الحاج محمد مصطفیٰ خان صاحب مرحوم سینئر ڈپٹی انسپکٹر مدد میں برار
 محمد مصطفیٰ احسان مردِ حق ہیں گئے دنیا سے سوئے باغِ رضواں
 رہا تازیبست پابندِ شریعت خدا کا تابع فرمانِ انساں
 گریزاں تھا رسومِ دنیوی سے امورِ دین میں ہر وقت کوشاں
 بہت خود دار تھا اور بامروت بہ ہر صورت غرض سچا مسلمان
 اگر بیدل ہے فکرِ سالِ رحلت یہ کہہ دو.... جنتی ہے مصطفیٰ خاں

(۱۵) عبدالوحید صاحب مرحوم آئی ایس سپرنٹنڈنٹ انجینئر انہاری پی
 جیف عالی مرتبت عبدالوحید زیرِ خاک گور سوئے ہیں یہاں
 اس کو کارِ منصبی میں تھا شغف ایک خوبی میں نہاں سو خوبیاں
 عزم کا راسخ طبیعت کا قوی گو بظاہر تھا خیف و ناتواں
 تیری رحمت کا یہ ہے امیدوار بخشدے اس کو خداوندِ جہاں

بیدلِ خستہ یہ ہے سالِ وفات
 چل بسے عبدالوحید خستہ جاں

(۱۶) شیخ احمد مرحوم پشتر جیلر جلیپوری
 نہایت متقی تھے شیخ مرحوم
 فضیلت دی سدا دنیا پہ دیں کو
 نذا ہائف نے دی یہ بہرِ تاریخ
 وہ شیخ احمد چلے خلدِ بریں کو

(۱۷) قاضی حافظ علی مرحوم رنجبر محکمہ جنگلات متوطن ساگر

موت بیشک ہے روح کی معراج
نیک دل نیک طبع نیک مزاج
مرض الموت کا نہیں ہے علاج
تیری رحمت کے ہیں سبھی محتاج
ہے یہ حافظ علی بہشت میں آج

زندگی ہے محض فریب جہاں
وائے حافظ علی شریف النفس
ہو گیا رفعتاً شکارِ اجل
یا الہی ہو مغفرتِ اس کی
غیب سے آئی یہ نذا بیدل

(۱۸) خانصاحب خواجہ لطیف احمد انصاری جرح پانی پتی اسکول اسپیکر برار

آہ جس کی موت سے سونی ہوئی بزمِ ادب
منہمک رہتا تھا فکرِ قوم میں یہ روزِ شرب
تھے اس کے جدِ امجدِ حالی والا نسب
اور عطا ہو حُسد میں اس کو مقامِ منتخب
مرقدِ اقدس ہے یہ خواجہ لطیف احمد کا اب

ہو گیا رخصت جرحِ خوش بیاں پانی پتی
ماہرِ علم سیاست صاحبِ تدبیر تھا
تھا یہ فخرِ خاندان نورِ نظر انصار کا
حق رہے پس ماندگان کا حافظ و ناصر سدا
بیدلِ عمگیں نے یہ لکھا سن لوحِ مزاج

(۱۹) برجواں مرگی آغا اکرام احمد متعلم انٹرسائیس خلف خواجہ لطیف احمد جرح مرحوم

آنسو بھی ہوئے خشک مرے دیدہ تریں
دو مرگ کا ماتم ہے بپا ایک ہی گھر میں
پھولے نہ پھلے گلشنِ ہستی کے شجر میں
اور پر تو صد علم تھا اس آبِ گہر میں
دونوں ہیں برابر تری رحمت کی نظر میں
لحدِ پسر اب آہ ہے آغوشِ پدر میں

خواجہ کے لئے روئیں کہ آغا کو ہوں گریاں
ہمراہِ پدر لال سدھارا ہے پدر کا
پامال کئے غنچہ دگل دورِ خزاں نے
اس لال میں تابانیِ عالم کی جھلک تھی
ہو ان کو عطا حُسدِ بریں داوڑِ محشر
ہے بیدلِ مضطر ہی سالِ غمِ جلت

(۲۰) بروقاتِ خانصاحب محمد علی مرحوم سول سرجن سی پی

جو ماہرانِ طب میں سیجائے بالیقین
شکرِ رسا کے ساتھ نگاہیں تھیں دور میں
لمحوظات بات بات میں تھی پیروی دیں
اس کو عطا بہشت کرے رب العالمین
جنت کے قصر میں ہیں محمد علی ملکین

مہلت نہ دی قضا نے محمد علی کو بھی
تشخیص ہر مرض کی بہت ملاحظہ تھی
بجہ فراخِ طبع بہت موصولہ بلند
اس کا شفیق روزِ جزا ہو رسولِ پاک
آئی بڈا یہ غیب سے بیدل برائے سال

(۲۱) پروفیسر ناصر علی مرحوم ایم اے سٹی کالج جلیپور

ہوئی منجم سب زیست کی سرگذشت
خدا نے عطا کی تھی اچھی سرشت
کہ... ناصر علی ہو مقیم بہشت

چلے آہ دنیا سے ناصر علی
بہت زندہ دل تھے بہت خوش مزاج
دعا حق سے بیدل کی ہے بہر سال

(۲۲) قمر الدین خانصاحب سوم پشتر پولیس انسپکٹر ایچپور

چلے گئے سب کو چھوڑ کر غمناک
دے بہشت میں خدا نے پاک
قمر دین نہاں ہو زیر خاک

جیف صد جیف خان قمر الدین
لطیفیل محمد عسری
وائے بیدل قضا کے ہاتوں سے

لڑکپن خاک مرقد میں نہاں ہے
خلیل الحق کا یہ آرام جاں ہے

(۲۳) کتبہ لوح مزار منہاج الحق برادر زادہ اشرف الحق صدر اسپیکٹر
قضا منہاج نے کی بارہویں سال
پڑا ہے لاڈ لاماں کا یہاں پر

سن رحلت اگر بیدل ہے درکار
لکھو... معصوم کی تربت یہاں ہے

(۲۴) آغا علی حیدر بی - ادھوی مرحوم تحصیلدار سی پی
 عدم آباد سدھارے آغا
 ہو عطا جنت فردوس اسے
 چاہیے گرمیں رحلت بیدل
 لطف دُنیا نہ اٹھانے پائے
 رحمت اللہ کی آڑے آئے
 کہدو... آغا علی حیدر ہائے

(۲۵) محمد خان صاحب مرحوم پشتر سپرنٹنڈنٹ کنسٹریکشن جیل پوری
 محمدا خاں گئے ملکِ عدم کو
 بلا شہر نمونہ تھے سلف کا
 نہ وہ اگلی سی اُلفت، نہ شفقت
 خداوند اسے جنت عطا کر
 نذا بیدل برائے سال آئی
 یہ کہدو... بل گیا باغِ ارم ہے

(۲۶) الحاج سراج احمد مرحوم ایم اعلیٰ گنڈیشتر ای اسی مقیم جیل پوری
 چل بسے حاجی سراج احمد بھی آج
 قوم در ماندہ کی ہر دم منکر تھی
 تھی طبیعت میں نہایت چھان بین
 حق کی رحمت سے نہیں ہرگز بعید
 دُور رس اللہ نے دی تھی نگاہ
 حُسد میں اس کو بے آرام گاہ
 تربت پاک سراج احمد نے آہ

(۲۷) عبدالقدیر صاحب مرحوم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس امراتی
 درپے آزار ہے دست اجل
 آج رخصت ہیں قدیر خوش سیر
 سال بیدل نے کہا یہی البدیع
 کب بچا اس سے کوئی برناؤ سیر
 واقعی تھے آدمی اک بے نظیر
 اب چلے خلد بریں عبدالقدیر

(۲۸) الحاج محمد یوسف صاحب نیشتر انسپکٹر پولیس ڈسٹرکٹ نعتان انصاری
 عدم کو چل دئے حاجی محمد یوسف
 غضب کا داغ ہوا بیوگی شمس نسا
 برائے سال ندا آئی غیب کے بیدل
 شفیع روز جزا اس کا ہوشہ کوئین
 اس ایک صدمہ جانکاہ نے رکھا بچپن
 بہشت کو ہے سدھاریہ حاجی حرمین

(۲۹) بروفاٹ رضی الدین احمد مرحوم برادر نسبتی مسٹر نعتان انصاری

آخرش چل بسے رضی الدین
 ماتم مرگ نوجواں ہے سخت
 حق جگہ دے جوار رحمت میں
 سال تاریخ ہے یہی بیدل
 مرض الموت کا نہیں ہے علاج
 ہو گیا آہ گھر کا گھر تاراج
 اس کی بخشش کے ہیں سبھی محتاج
 چلے گئے ہیں رضی بہشت میں آج

(۳۰) برجواں مرگی مقبول عنی مرحوم بی ایس سی آرزو ایس ڈی او تعمیرات لاہور

دست بیدار اجل نے ظلم توڑا کس تند
 خون کا ٹیکہ لگا کر سب کو رلوایا ہے خون
 ٹکڑے ٹکڑے ہر جگہ ہر ایک دل ہے پاش پاش
 کیا مجال دم زدن حکم قصا کے سامنے
 سال رحلت بیدل خستہ جگر نے یہ لکھا
 آہ مرگ نوجواں نے ڈال دی ہے سنسنی
 ڈاکٹر سے کچھ نہ بن آئی دل آزاری سنی
 موت ہے گھر بھر کی گویا ایک اس کی جاں کنی
 بسکہ بے بس ہے یہاں مفلس ہو کوئی یاد دہنی
 آج ہیں مقبول جنت آہ مقبول عنی

(۳۱) کتبہ لوح مرزا جناب شیخ محمد صادق مرحوم سیر سرامتسر

رہ گئے دنگ اطباء حاذق
 اس کا ہر قول تھا حکیم ناطق
 چھان ڈالے سبھی مغرب مشرق
 رگ گئی قلب کی حرکت یک دم
 قوم میں بات بنی تھی اس کی
 خوب کی سیر ممالک اس نے

تیری رحمت کا سزاوار ہے یہ
کھینچ کر آہ یہ بیدل نے کہا

حشد میں قصر عطا کر خالق
مدفن شیخ محمد صادق

(۳۲) عبدالشکور خان صاحب مرحوم اور سیرا ہنار جلیپوری ^{۱۳۶۵ھ}

عندم چل دیا خان عبدالشکور
عجب طور سے کاٹ دی زندگی
بہت پلٹیاں لیں زمانہ کے ساتھ
طبیعت کا آزاد دل کا غنی
یہی ہاتھ غیب نے بہر سال
کرے مغفرت اس کی رب غفور
رہا دین میں مست دنیا میں چور
کبھی منہمک تھا کبھی تھا نفور
بہت پالیقہ نہایت غیور
ندادی ... بہشتی ہے عبدالشکور

ندادی ... بہشتی ہے عبدالشکور
^{۱۳۶۵ھ}

(۳۳) خان صاحب محمد عادل ایس پی مرحوم سی پی

جہاں سے عادل ذی فہم ہو گئے رخصت
تمام عشر گذر اس کی خوشدلی میں ہوئی
وہاں بھی اس کی معاون ہو رحمت باری
یہ آئی غیب سے بیدل ندا برائے سال
ہے بے ثبات محض زندگی لا حاصل
بہت شگفتہ طبیعت تھا اور زندہ دل
ہو قصر خلد بریں میں خدا کرے داخل
گیا ہے باغ جنوں یہ محمد عادل

(۳۴) عماد الدین احمد صاحب مرحوم سلطان پوری پشتر تحصیلدار حیدرآباد ^{۱۳۶۵ھ}

میں عماد الدین احمد جو خواب
کر دیا مفلوج پہلے مرگ نے
گو دکن سے دُور ہے ملک اودھ
مغفرت کا ہے یقین اللہ سے
دی ندا ہاتھ نے بیدل بہر سال
قبر ہے یہ صاحب ادراک کی
پھر قبائے زندگانی چاک کی
کھینچ لائی پرکشش اس خاک کی
جب شفاعت ہے شہ لولاک کی
ہو گئی رحمت خدائے پاک کی

^{۱۳۶۶ھ}

(۳۵) رسالدار الحاج سید عبد المجید مرحوم

دُنیا سے آج حاجی بیت الحکم چلا
مسجد میں جان دی ہے تہجد گزار نے
بیتدل برائے سال یہ ہائف نے دی ندا
اِس کا نبی کریم ہے اِس کا خدا رحیم
یوں پانی مغفرت کے لئے راہ مستقیم
عبد المجید خلد بریں میں ہے اب مقیم

(۳۶) برحادثہ مرگ دین محمد مرحوم ششتر نج در طیارہ

اڑ کے جاتے بھی کہاں دین محمد صاحب
آہ و مساز رہیں آخری دم تک بیگم
سالِ رحلت کی مجھے فکر پڑی جب بیتدل
میرے محبوب کی اُمت کو یہ حال ہے شتر
ہوئے طیارہ میں صیادِ اجل کا یہ شکار
یوں محبت کا نبھایا جو کیا تھا اقرار
دفعاً غیب سے آئی یہی کالوں میں پکار
قہرِ جنت کا ہے اک دین محمد حقدار

(۳۷) برجواں مرگی مقبول محمد نیاز آئی سی ایس مرحوم در حادثہ طیارہ

کھینچا نیاز کو کششِ حناک گور نے
دشتِ جبل میں گھیر کے لائی قضا سے
خدمت گزار ملک خدا کا نیاز مند
سالِ وفات کے لئے بیتدل کی ہے دُعا
پروازِ آسماں سے زمیں پر گرا جہاز
تھی رہرو عدم کی یہاں ختم ترک تاز
ہوتا نہ کیوں ہر ایک کی نظروں میں سرفراز
بخشے اب اس نیاز کو بھی رت بے نیاز

(۳۸) مسٹر محمد وسیم مرحوم بارایت لائیڈ و کیمٹل جنرل پاکستان

اُمیدِ مغفرت ہے محمد وسیم کو
ہو کر اچاٹ عالم ناپائیدار سے
حل کر دئے ذرا میں قوانین کے نکات
اِس کا خدا رحیم ہے اِس کا نبی کریم
لی ملک جاوداں کے لئے راہ مستقیم
تھا آدمی ذہین بڑا عاقل و وسیم

کیوں اہل پاک کو نہ گراں ہو مفارقت ہے ملک و قوم کے لئے اک سانحہ عظیم
بیدل بسن وفات کی تجھ کو ہے گرتلاش
لکھدے سدھارے آج بہشت برسیم

(۳۹) ہزا کسلنسی صاحبزادے محمد خورشید مرحوم گورنر صوبہ سرحد
حیث صاحبزادہ خورشید بھی رخصت ہوا
گلستان مملکت میں ہے خنراں کا دور کچھ
اس نے جرگوں کو پڑھایا تھا اخوت کا سبق
متحد ہو کر بنے سب خیر خواہ سلطنت
بخشدے یارب، اُمت میں ترے محبوب کی
صوبہ سرحد میں سرتا سر اندھیرا چھا گیا
پھول جو کھلنے پہ آیا یک بیک مرجھا گیا
یہ پٹھانستان کے مرے سبھی دفن گیا
کل دلوں پر نقش خلق احمدی بٹھلا گیا
سایہ رحمت میں تیری اس کے بل پر آ گیا

عالمِ اسلام کی بیدل فضا تاریک ہے

الاماں خورشیدِ پاکستان یہاں گہنا گیا

(۴۰) نواب زادے اعتراز الدین خاں اسپیکر جنرل اسپیشل پولیس و حادثہ طیارہ

آہ طیارے نے لی راہِ عدم
تھے شہیدانِ وطن اس میں سوار
دل تڑپ اٹھے ہیں اہل پاک کے
ہم سفر نواب زادے بھی رہے
ہو تصدق میں نبی کے مغفرت
دیکھنا قدرت کی یہ نیرنگیاں
آزمودہ کار اور گبر و جواں
ہو گئیں چشمانِ ملت خونچکاں
ان گنت تھیں جن کی ساری خوبیاں
محصر دے جنت میں رہت دو جہاں

سالِ رحلت بیدلِ خستہ یہ لکھ

چیل بسے ہیں اعتراز الدین خاں

(۳۱) الحاج محمد میرزا نادری حسین پشتر سب حج متوطن علیگڑھ مرحوم

گئے جہاں سے الحاج میرزا صاحب
رہے سدا سے یہ صوم و صلوة کے پابند
تمام عمر گذاری ہے زندگی سادہ
خدا کے فضل و کرم سے کثیر تھی اولاد
نڈا یہ غیب کے بیدل برائے سال آئی
احباب اور ان کے متعلقین :-
کرے طفیل نبی مغفرت خدائے کریم
امور دیں میں رہی پیش پیش عقل سلیم
قدم قدم پستل کی تھی پیروی و تکریم
ولائی حسب ضرورت ہر ایک کو تسلیم
کہ... خلد میں ہوئے نادری حسین جا کے مقیم
۱۳ ۵ ۷۲

(۱) عبدالستار خان صاحب مرحوم راپوری پشتر سب رجسٹرار

جہاں سے گیا سوئے باغ جناب
رہا خدمت دین میں پیش پیش
کہا سال بیدل نے یہیں محو خواب
انہوت کا شیدا فدائے نبی
بہت با مروت نہایت سخی
یہاں عبدالستار خاں جلتی

(۲) عزیزہ زبیدہ خاتون مرحومہ بنت عبدالستار خان صاحب مرحوم

زبیدہ حب گئی اللہ کے گھر
نہ تھا حکم خدا میں چارہ کار
دعا بیدل کی یہ بے بہر تاریخ
خدا یا بخش تو جو جناب کو
نیا صدمہ ہوا افسردہ ماں کو
سوائے شکر حق کے خنداں کو

(۳) سید حسن اختر مرحوم شیوہا روی

نوجواں سید حسن اختر
سال تاریخ بنے ہی بیدل
قبر میں سو رہا ہے زیر زمیں
اس کو یارب لے بہشت بریں

(۴) کتبہ لوح من امر سیدہ ریاض کبریٰ مرحومہ بنت حاجی اظہار حسین صاحب سیوہ

الاماں بے ثباتی عالم
باپ کی جان لاڈلی ماں کی
دل کے پردوں میں راہ جس کی تھی
سیدہ خاک پرہنے سوئی پڑی
جا لحد کی ریاض کبریٰ کی

(۵) عزیزہ نمر بانو مرحومہ دختر عزیز الدین خان صاحب پٹی کلکٹر سی پٹی

موت سے کب مفر ہے انسان کو
چسل بسی دختر عزیز الدین
کون جان پدر متمر بانو
ان کو نعم البدل ملے اس کا
بیدل خستہ ہے یہ سال وفات
اس نے چھوڑا کوئی نبی نہ ولی
باغ عالم کی ایک تازہ کلی
ماں کے آغوش عاطفت کی پلی
اس کو بخشے خدا نے لم یزلی
آہ اب دختر عزیز چسلی

(۶) منشی سمیع اللہ خان صاحب نقشہ نویس محکمہ انہار منوطن میرٹھ

غضب ہے موت وہ بھی دوست کی موت
بیا ماتم ہے مرگ نوجواں کا
جو منظورِ نظر احباب کا تھا
جہاں میں تھا جو کل تک رونق بزم
بدا دی ہاتھ غیبی نے بیدل
ہوا تاریک نظروں میں جہاں آج
پکار اٹھے احبیل بھی الاماں آج
ہوا ہے سب کی نظروں سے نہاں آج
پڑا سوتا ہے وہ خوابِ گراں آج
رہا ہے واہ وہ باغ جناں آج

۱۳۵۵ھ

(۷) برائے انتقال شیخ شہاب الدین مرحوم فری بلتول

دین حق پر یقین تھا جن کو
پھر محمد شفیع ہوں جن کے
صدقے اللہ کی کوئی کے
کیوں نہ ان کی نجات کا ہو یقین
ان کی میراث ہے بہشت بریں
واہ بخشے گئے شہاب الدین

۱۳۵۵ھ

(۸) بروقات شیخ سالار مرحوم پدربزرگوار شرف الدین ایڈوکیٹ امر اوتی

موت سے اس بزرگ برتر کی بخشش سے اس کو خالق دو جہاں تیرے لطف و کرم کا ہے محتاج

غیب سے بہر سال آئی ندا
شیخ سالار نے بہشتی آج

(۹) سید شفقّت حسین خطیب

چل بسے دستِ قضا کے جور سے ، حضرت امجد میاں کے نورِ عین
جان ہی لے کر ٹلا آخر مرض زندگی میں مطہراً پایا نہ چین

دی ندا ہائے بیہوشی نے بہر سال
بہر و جنت ہیں اب شفقّت حسین

(۱۰) نواب محمد یار جنگ مرحوم حیدرآبادی

جب کیا قصدِ عدم ذی مرتبت نواب نے جو صلے تھے کس قدر اللہ کے اس کے بلند
سال رحلت کے لئے کچھ فکر و انگیر تھی ہائے غیبی نے بتلایا اشار سے وہیں
اڑ گیا رنج و الم سے چہرہ عالم کارنگ ہر ارادہ مستقل ہر کام کی دل میں امنگ
طبع غلین بیدل نے جو کی قدرے درنگ وہ سدھارے غلہ نواب محمد یار جنگ

(۱۱) لوح مزار سید ظہر حسین مرحوم سیوہاروی مقیم نین پور

روانہ ہوا سوئے ملکِ عدم خدا کی ہے رحمت کا امیدوار
یہ ساداتِ عظام کا نورِ عین عطا ہے بہشت بریں اس کی دین
کہو... قبہ پاکِ ظہر حسین

(۱۲) فضل الکریم خان صاحب خوب سیالکوٹی

سو یا ہے شاہ جی کا زیر زمین نواسہ
آئی نڈا یہ بہر سال وفات بتیادل
اس قبر پر ہر رحمت خلاق دو جہاں کی
کہدو..... یہی لحد ہے فضل کریم خاں کی

(۱۳) بر انتقال پر ملا لالہ مرلی دھڑ شاد تلمیذ حضرت بیچو دہلوی مالک لائیکو کاشن مل
(در حادثہ طیارہ لا تبالا مشدہ)

حیف مرلی دھڑ نے لی پرواز میں راہِ فنا
خوش بخوش دونوں میاں بیوی چلے تھے ساتھ ساتھ
آرزو تھی دیکھ لیں بیٹے کے سر سہرا بندھا
وقت ٹل سکتا نہیں ہے موت کا آیا ہوا
ہے دلوں پر نقش ان کی خوبیوں کی داستاں
ان کو پریشردیا سے لے جگہ سیکنہ میں
سال فصلی میں لکھی بتیادل نے تاریخِ وفا

منہ عندم آباد کو پھیرا جہاں آباد سے
الاماں تھے بے خبر تفتیر کی افتاد سے
کس گھڑی ماں باپ بچھڑے لاڈلی اولاد سے
ایک لمحہ پیش و پس ہوتا نہیں میعاد سے
دل گرفتہ کیوں نہ ہو ہر شخص ان کی یاد سے
شانتی رُوحوں کو ہوا ندوہ لا تعداد سے
ہے ہر اک ناشاد مرگ ناگہان شاد سے

مطابق ۱۹۴۸ء ۵۹ ۱۳ ات

(۱۴) جناب عبدالواحد صاحب حوم بکتا در حادثہ طیارہ

عبدالواحد بھی نہ جا نبر ہو سکے
حق نے دی تھی طبع موزوں اسے
مستعد اپنے فرائض میں رہے
کیا عجب رحمت ہے اس کا ضرور

ساخہ پرواز کا تھا لا عیلاج
خوش کلام و خوش بیان و خوش مزاج
بر محل ہر وقت تھا ہر کام کاج
ساکنانِ حلد میں ہوا اندراج

ہو گئی بتیادل شہادت بھی نصیب
واہ بکتا کی ہے پکتا موت آج

۱۳ ۶۹

(۱۵) برجواں مرگی افتخار احمد خاں مرحوم بی اجائنت کمیشنل منیجر لائل پور کاٹن ایل
 غضب ڈھایا یہ مرگ ناگہاں نے
 ہوئے ہیں افتخار احمد بھی رخصت
 کہاں لے کر گری برگشتہ قسمت
 بہت مخلص نہایت بامروت
 رہی ہر بات کی جو یا طبیعت
 نگاہوں میں بسی رہتی ہے صورت
 طفیل سید کوئین یارب
 لے رحمت سے تیری قصرِ جنت

لکھا بیدل نے رحلت کا یہی سال
 گئے یہ افتخار ملک و ملت

(۱۶) بروفاٹ نوجوان عارف حسین مرحوم بریلوی

کسی سانحہ مرگ عارف نے آج
 اعزاز کو بے طرح اندوہ گیں
 بلا کی تھی پابندی زخمِ پا
 رہے مدتوں سے یہ خانہ نشین
 مرض ہو گیا اس قدر لا علاج
 ٹلا آخرش لے کے جانِ حزمین
 جیبِ خدا جب ہے اس کا شفیع
 نہ ہو کس طرح مغفرت کا یقین
 کہا بیدل غمزدہ نے یہ سال
 گئے آہ عارف بہشت بریں

(۱۷) برانتقال سرشنکر لال بیکنٹہ ہاشمی مالک دھلی کلا تھیل

نہ کیسے غمزدہ ہوں سرسری رام
 جواں بھائی نے کی بیوقت رحلت
 ابھی تازہ غمِ نختِ جگر تھا
 پھر اُس پر قوتِ بازو کی فرقت
 یکے با دیگرے دیکھے یہ صد مات
 نہ پائی گریہ پیہم سے فرصت

اطاعت کا نمونہ تھا برادر
 رلائے گی نہ کیوں اس کی محبت
 بلوں میں تھی روانی اس کے دم سے
 رہی ہاتھوں کا اس کے میل دولت
 جگہ بیکنٹھ میں اس کو عطا ہو
 مدد ہو اس کی پر مہیشر کی رحمت
 یہی بیدل سن رحلت ہے اس کا
 ہوئے اب آہ شکر لال رخصت

(۱۸) بر مرگ انیس فاطمہ مرحومہ برادرزادی مسٹر عبدالحمید ڈپٹی ڈائریکٹر
 دفعتاً دنیا سے چل دی ہے انیس
 مرگ معصومہ ہے اندوہ عظیم
 تیری رحمت سے ہو یہ ماں باپ کی
 ذریعہ بخشش خداوند کریم
 آہ بیدل ہے یہی سالِ وفات
 رحم کی قابل ہے کیا موت یتیم

(۱۹) کتبہ لوح مزار نواب یونس خان صاحب مرحوم رئیس اعظم ایچپور
 ہو گئے نذر اجل دنیا میں لاکھوں ناموں
 کیا بھروسہ زندگی بے سرو سامان کا
 لی عدم کی راہ اب نواب یونس خان نے
 آدمی دل کا غنی تھا مرد تھا میدان کا
 عظمت رفتہ کی اس کے دم سے باقی تھی نمود
 پر تو آخر تھا نوابان والا شان کا
 بخشے صدقہ جیب پاک کا یارب اسے
 تیری رحمت ہے سہارا ہر کسی انسان کا
 بیدل خستہ نے یہ لکھا سن لوح مزار
 مرقا عالی ہے نواب یونس خان کا

(۱۹) بر شہادت سید فردوس شاہ مرحوم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس انچارج کو توالی لاہور
 اپنی ڈیوٹی پر گئے مارے شہر کے کو توالی
 سر پھروں کے ڈال رکھی ہے سروں پر خاک آہ
 مفت ٹکرا کر حکومت سے تباہی مول لی
 بہر سال انتقال آئی ندا بیدل یہی
 سہنے جا کے فردوس میں فردوس شاہ
 (مخلات قادیان کی رکارڈ کر رہے تھے)

(۲۰) انیس فاطمہ مرحومہ دختر آغا حیدر پروفیسر ماس کالج ناگپور

کیا جواں مرگ انیس فاطمہ ہے دلگداز
کثرت رنج و الم سے اڑ گئے ہوش و حواس
یہ گل نورس جہاں میں جلد تر مر جھا گیا
کچھ ہوائے گلستان زندگی آئی نہ راس
بد نصیبی کو کہاں تک آخرش روئے کوئی
اشک پیہم سے نکل سکتی نہیں دل کی پھڑپھڑ
صبر بے ماں باپ کو اس کے خدائے کار ساز
ہے یہی مرہم ہر زخمِ دل اندوہ و یاس

بیتدل خستہ نے کیا موزوں لکھا سالِ وفات

ہے انیس فاطمہ اب خلد میں زہرا کے پاس

آمۃ العزیز (۲۱) اُمّت العزیز مرحومہ بی اے اہلیہ یار محمد خاں سیالکوٹی

چل دیں عدم کو یار محمد کی اہلیہ
دعوتِ قصانے آہ چھڑا دی عزیز چیز
مداح غیر تک رہے حسن سلوک کے
ہرگز کبھی نہ اپنے پرانے میں کی تمیز
ہو تافندائی کیوں نہ شریکِ حیات کا
حنا وند کو بلی تھی محبت بھری کینز
بیتدل ندا یہ غیب کی آئی برائے سال
کہدو کہ... اب بہشتی ہیں یہ امت العزیز

(۲۲) والدہ محترمہ مرحومہ احمد مرزا صاحب شمش جج بنارس

اس لحسد میں سگیم مرزا ہمایوں دفن ہے
ہے جدائی خاندان کی جس کو اندوہ عظیم
زندگی اس کی سبق آموز تھی سب کے لئے
دم قدم سے اس کے تازہ تھیں آیاتِ قدیم
اس کی پیشانی منور تھی ضیائے علم سے
زہد و تقویٰ سے جلا پاتی رہی عقلِ سلیم
اس کا حامی ہو شفیع المذنبین روز جزا
ہو جگہ اس کی جوارِ رحمت زب کریم

چاہیے بیتدل دعا کے ساتھ سال انتقال

بلکہ... کینز فاطمہ ہو قصرِ جنت میں مقیم

(۲۳) الحاج جیون خالص صاحب الپچوری

چل دے فی الفور جیون خان سوئے دار البقا
 اک روش سے زندگی اول سے آخر تک کٹی
 شیشہ دل پر نمایاں تھی جلا اخلاص کی
 مرحبا تھا مرنے والا حاجی بیت الحرم
 بیدل خستہ نے لکھا سالِ حلت فی التبتہ

کیا بھروسہ زندگی بے سرو سامان کا
 آن تھی کچھلی نمونہ تھا سلف کی شان کا
 نور روشن تھا جبین عجز سے ایمان کا
 آسرا لے کر چلا ہے بخشش رحمان کا
 ہائے پیچھا مرگ نے چھوڑا نہ جیون خان کا

(۲۴) اہلیہ خان بہادر آغا محمد اکرم قزلباش نیشنل پٹی ماڈل ٹاؤن

ہوئی ہے خان بہادر کی شان ویرانی
 عجیب طرح کی افسردگی ہے گھر پر آج
 طفیل سید ابرار کر عطا یارب
 کہا یہ بیدل خستہ نے سالِ حلت کا

ہر ایک شخص کو بیگم کی موت کا غم ہے
 جو سب کی ہمدرد و مساز تھی وہ بیگم ہے
 جو مومنات کی میراث حنبلہ آدم ہے
 کہ... اب لحد میں شریک حیات اکرم ہے

(۲۵) برہاد شہ پتنگ بازی میاں ظفر مرحوم لخت جگر میر حمزہ صاحب گجرات

کر دیا اس پتنگ نے دل تنگ
 فکر تاریخ ہے اگر بیدل

کھیل کیا تھا قضا سے کھیل گیا
 کہدو... گر کر ظفر شہید ہوا

(۲۶) اہلیہ سید الطاف حسین صاحبہ سٹریٹ اسلامیا اسکول اٹا وہ

سید الطاف کی چل دی شریک زندگی
 لاکھ کوشش کی طبیعوں نے مرض بڑھتا گیا
 سپدہ کا پیشوا ہے شافع روز جزا
 فکر تھی تاریخ کی بیدل جو یہ آئی ندا

خاندان پر چھانہ جائے کس لئے اندوہ یاں
 آن پہنچا وقت جب کوئی دوا آئی نہ راس
 حق تعالیٰ کے کرم کا ہے بجا ہم کو قیاس
 ہاں شہر بانو گئی لیجے شہر بانو کے پاس

(۲۷) والدہ مرحومہ قاضی نجیب الدین ایسی امر اوتی

جیف ایک دم ماورِ قاضی نجیب الدین کو
اکبری بیگم کے قدموں سے تھے وابستہ تمام
ان کا حامی روزِ محشر ہو رسولِ کبریا
بیدل خستہ دعا کے ساتھ لکھ سال وقتا

سر بسجدہ تھیں دیا اللہ نے حکم طلب
ان کی طاعت تھی سدا تو شنودی رب کا بند
قصر عالمی جنت الفردوس میں ہے انکو رب
ان کے مرقد پر کرے رحمت خدا پاک اب

۱۹۶۵

(۲۸) اہلیہ مرحومہ قاضی نجیب الدین صاحب

آہ رخصت ہوئی بانوئے نجیب
دیکھنے پائی نہ بچوں کی بہار
مغفرت اس کی کرے رب غفور
سالِ رحلت یہ کہا بیدل نے

ملک الموت نے ڈھایا ہے ستم
لی چلی گور میں اس بات کا غم
اس کا حامی ہو رسولِ اکرم
اب گئی خلدِ خدیجہ بیگم

۱۳ ۵ ۶۱

اعزاء و اقربا :-

(۱) بروقاتِ انخوی محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم

جیف انخوی محمد اسماعیل
تھے نہایت متین و سنجیدہ
موت نے نوجوان بیٹے کی
جی کے جی میں رہے ارادے سب
آہ کیا لکھئے حال بیماری
بخشدے صدقہ جیب پاک
خبر مرگ ہے گراں بیدل

ہوئے رخصت بجا کے کوہِ رحیل
صائب الرائے اور مردِ عقیل
دن کئے ان کی زندگی کے قلیل
نہ مقاصد کی ہو سکی تکمیل
کیا مرض کی بیان ہو تفصیل
قصرِ جنت عطا ہو رہتِ جلیل
ہائے داغِ محمد اسماعیل

۱۳ ۵ ۲۵

(۲) بر مفارقت محترمہ والدہ مرحومہ خود اہلیہ مولوی محمد حسین غریب ڈپٹی کلکٹر امرتسر
 نامبارک تھی ولادت میری سب کے واسطے
 تربیت بچوں کی اپنے اُسپ گھر کی دیکھ بھال
 ماں کے آغوشِ محبت میں بیتیانِ غریب
 میں کسی خدمت کی قابل جب ہوا چیل بسیں
 اب لگا ہاتھوں سے چھٹنے دامنِ صبر و قرار
 ہے یقینِ مغفرت بہر شفیق المذنبین
 بیدلِ غمگین دُعا کے ساتھ لکھ سالِ وفا

حق تعالیٰ کی ہر رحمت ان مراں باپ پر

(۳) وفاتِ حسرتِ آیاتہ ہمشیرہ محترمہ مرحومہ اہلیہ قاضی احمد علی صاحب گینوی مرحوم
 حیف صد حیف میری ماں جانی
 لاکھ تدبیر کی گھٹا نہ مرض
 لاڈلی ماں کی سو رہی جا کر
 بخشدے اس کو اب خدائے کریم
 سال یہ بیدلِ حزیں نے کہا

ہو گئی ہے شکارِ دستِ قضا
 کام آئی نہ کچھ دوا نہ دُعا
 ماں کے پہلوئے گور میں یکجا
 ہو عطا قصرِ جنت الماوا
 آج چل دی خدیجہ الکبرا

اللہ مرحومہ اور ہمیشہ مرحومہ کی قبریں
 سگر کے قبرستان میں پہلو پہلو ہیں

(۴) براہِ انتقالِ پُر لال بر خور دارِ عظمتِ حسین مرحوم پر درود مصنف

نہ چھوڑا آہ اس نوخیز کو بھی
 نہیں کھلتی احسب تیری حقیقت
 سنِ رحلت یہی بیدلِ نے لکھا
 سدھارا حیف اب دُنیا سے عظمت

(۵) انخوی محترم الحاج حافظ محمد ابراہیم صاحب مرحوم پیشتر ڈبئی کلکٹر

دست بیدارِ اجل نے آہ کیا ڈھایا غضب
حافظ قرآن تھے اور حاجی بیت الحرم
وینوی افکار نے رکھی سدا صحت خراب
دے خداوند جہاں آغوشِ رحمت میں جگ
غیب سے آئی ندا بیدار برائے سال یہ

بھائی ابراہیم صاحب بھی عدم کو چل بسے
علم دین کے منتہی اور بہترین انسان تھے
جان لیوا ہو گئے صدقاتِ آخریے برپے
بخشدے صدقے میں ان کو اب سول پاک کے
کہدو۔۔۔ ابراہیم اب ہیں باغِ جنت میں چلے /

۱۹۲۳ء

(۶) برجواں مرگی حکیم حافظ احمد حسن مرحوم شیخ دو خانہ صدیقی دہلی

احمد حسن کو دستِ قصا نے غضب کیا
چٹ پٹ ہوئے یہ دم میں جو پہنچا پیامِ مرگ
کس درجہ تندرست تو انا و خو برو
بخشش ہو اس کی رحمت پروردگار سے
رحلت کا سال بیدارِ غمگین نے یہ کہا

فرصت ذرا بھی لینے نہ دی ایک آن کی
پازنی لگا رکھی تھی بری طورِ حسان کی
صورت عطا ہوئی تھی بہت شانِ بان کی
شرکت عطا ہو خلد کے اب ساکتان کی
اللہ رے موت موت ہوئی نوجوان کی

۱۳۲۵ھ

(۷) تاریخ انتقال انخوی مولوی محمد حسن مرحوم

عدم کو سدھارے محمد حسن
گوارا حیدائی نہ کی اتربا کی
کئی زندگی و صنعاری میں ساری
کیا مضحل آہ بیٹے کے غم نے

خدا لے جہاں اس کی بخشش کرے گا
بھلا کون جہم کر وطن میں رہے گا
یہاں اس طرح کون دکھ سکھ سہے گا
یہ وہ داغ تھا مرتے دم جو مٹے گا

کہوئی البدیہ سالِ رحلت یہ بیدار
یقیناً۔۔۔ خدا اب اسے خلد دے گا

۱۳۲۵ھ

(۸) اخوی الحاج شمش الدین صاحب مرحوم

آج اخوی شمس دین صاحب
یہ رہے سرفراز دنیا میں
مرد معقول حاجی حرمین
یہ ندا آئی بہر سال وفات

چل دئے سب کو چھوڑ کر غمگین
تھے سدا کار بند دین متین
کیوں نہ ہو ان کی مغفرت کا یقین
خدا میں ہیں جناب شمس دین

(۹) برجواں مرگی عزیز ضیاء الحسن متعلم ایم اے کلاس مرحوم خلف اخوی حاج الدین صاحب

قضا سے یہاں کون محفوظ ہے
ہے کل قصہ زندگی مختصر
جبکہ دل لگانے کی دنیا نہیں
ہوئے آہ افسردہ اخوی و حاج
ضیاء الحسن جلد رخصت ہوئے
چھپا قبر میں یہ ضیائے علوم
الہی بہشت بریں کر نصیب
کہا بیدل غمزدہ نے یہ سال

نہ کوئی جوان ہے نہ پیر کہن
بڑی طول پر داستان محن
مجتہد کا سودا ہے دیوانہ پن
گئے چھوڑ کر ہردو فرزند وزن
نہ ہونے دیا ماں کا میلا کفن
بجھی یک بیک شمع انجمن
بحق رسول شہ ذوالمنن
سدا ہارا جناں ہے ضیاء الحسن

(۱۰) برجواں مرگی برخوردار محمد معین صدیقی متعلم مدرسہ اٹا وہ فرزند مصنف

کتبہ لوح مزار قبرستان اٹا وہ

د اخلاقی جنات نعیم

آتی ہے گورِ غریباں سے صدا
ماں نے تنو ناز سے پالا تھا چسے

جز فنا کچھ نہیں ہستی کا مال
مہد گور میں سویا ہے ندھال

آہ یوں زیرِ زمین ہے پامال
لٹ گیا گلشنِ یاسین کا نہال
خاک میں آج ہے تحسینِ کلال

دیدہ و دل میں جگہ تھی جس کی
چسل بسا قوتِ بازوئے امین
بیتدلِ خستہ یہ ہے سالِ وفات

(۱۱) بر خورداری حبیبہ خاتون سلمہا مرحوم بھائی کی قبر پر لائے فاتحہ خوانی

فاتحہ پڑھنے کہاں سے یہ کہاں تک آگئیں
روح اُن مرحوم بھائی جان کی تڑپا گئیں

کس کی گوری پاک پر اگر حبیبہ ہیں کھڑی
جن کو بیتدلِ زندگی میں پیار تھا مان جائی

(۱۲) بر انتقالِ پُر ملال عزیز عبد الباسط مرحوم انسپکٹر آبکاری

اختری معظم کے گھر کا چراغ
بلا کچھ نہ ملک عدم سے سراغ
معطل ہوئے ہوشِ محظن و باغ
امیدیں دکھاتی رہیں سبز باغ
بلا آہ دم بھر نہ غم سے فراغ
غرض یہ مئے زندگی کا ایام

بجھا آہ دستِ قضا نے دیا
جواں چسل بسے نوجواں چلدے
رکھا غم نے اولاد کے مضمحل
بہت آرزوئیں بندھیں مٹ گئیں
کٹی عمر رنج و الم میں تمام
بھرا ہے مئے رنج و غم سے تمام
کہا بیتدلِ غمزدہ نے یہ سال

کہ... دل پر ہوا آج باسط کا داغ

(۱۳) کتبہ لوحِ مزار اہلیہ عزیز محمد یونس برادرزادہ مصنف

زیرِ خاکِ لحد ہوئیں مدفون
اور پس ماندگاں کو رکھ مامون

آہ نو عمر زوجہ یونس
ان کو جنت نصیب کریا رب

سالِ لوحِ مزار ہے بیتدل
بقعہ پاکِ آمنہ خاتون

(۱۴) برجواں مرگی بر خوردار محمد یامین مرحوم فرزند مصنف
 غضب ڈھا گیا آہ تیر قضا جگر چھید کر دل کو بڑا گیا
 ہر اٹھا بھی زخم مرگِ معین اُسے اور یامین چرکا گیا
 یہ آئی نذا غیب سے بہر سال
 نے یامین مرحوم بختا گیا

(۱۵) بر انتقالِ اہلیہ مرحومہ مصنف

ملی نہ تھی ابھی فرصت معین کے غم سے غم جُدائی میں بیٹوں کی جان دی ماں نے
 غم جُدائی میں بیٹوں کی جان دی ماں نے غرض اجل کا پہا نہ ہوا غموں کا ہجوم
 نہ کچھ بفتا کا عدم ہے نہ کچھ فنا کا وجود کرشمہ سازی قدرت ہے ہستی مہوم
 طغیل سید ابرار بخشدے یارب رصا ہے تیری حیات و مات کا مفہوم
 نہ کیوں ہو بیدل خستہ کو زندگی دوبر
 ہوا ہے دائے شریک حیات سے محروم

(۱۶) برجواں مرگی عزیز الحاج مولوی عبدالصیر آزاد مرحوم برادر زادہ مصنف

ہزار حیف جواں مولوی عبدالصیر
 ضعیف باپ نے بیٹے کی موت پر مضطر
 صلوات و صوم کا پابند حاجی حرمین
 یہ لوجوان بلا شک جواں صالح تھا
 چلے ہیں ملکِ عدم سب کو چھوڑ کر غمگین
 ہے کس غضب میں پڑی ماں کی آہ جانِ تیریں
 ہزار واقف اسرارِ غلیم دین منتیں
 نہ کس طرح سے ہو پھر اس کی مغفرت کا یقین

بلکہ یہ بیدل مضطر نے مصرع تاریخ
 کہ..... اب چلے گئے عبدالصیر خلد بریں

(۱۷) الحاج احسن الدین صاحب مرحوم رئیس اکبر آباد صنلح بجنور

آہ انہوی احسن الدین حاجی بیت الحرم ہو گئے رخصت چہاں سوئے رب ذوالجلال
حکم بردار شریعت واقعی مرد بزرگ پاک دل پاکیزہ خصلت نیک طبیعت خوش خصال
فکر جب بیدل نے کی تاریخ کی آئی ندا
احسن الدین کو خدا نے جنت ماوا... ہے سال

(۱۸) الحاج مولوی حافظ سید حسن مرحوم مدرس مدرسہ سلیمان پور بھوپال

ہوئے آہ جانبر نہ سید حسن مرض یک بیک ہو گیا لا علاج
ہوا سخت تکلیف دہ ذات جناب بڑھا دم بہ دم دورہ اختلاج
یقیناً یہ تھا ماہ تابان علم بلا شک شریعت کا روشن سراج
حقیقت میں اک عالم با عمل بہت صاف دل اور سادہ مزاج
خدا سے یہ بیدل کی ہے التجا
عطا کر بہشت بریں اس کو آج

(۱۹) بروقات قاضی احسن الدین صاحب مرحوم بردار نسبتی الحاج انہوی محمد نسیم صاحب

یہاں کون دست اجل سے بچا اسے سب برابر ہیں پیرو جواں
قضا لے اڑی احسن الدین کو ہوا آج یہ صدمہ ناگہاں
بہت صاف دل اور سادہ مزاج عجب بندہ کار ساز چہاں

کہا سال بیدل نے یہ فی البدیہ
گئے احسن الدین باغ جنان

(۲۰) کتبہ لوح مزار مولوی عبدالحی مرحوم برادرزادہ مصنف
 صرف رہ جائے خدا کی ایک ذات ہونے والی ہے فنا ہر ایک شے
 وہ برادرزادہ عالی تبار پاد جو کرتا تھا مجھ کو پے بہ پے
 چل سا ملک عدم کو آہ آج کیوں نہ بڑھ کر ہومرے شیون کی لے
 بیدلی خستہ لکھو سال وفات
 تربت اقدس یہ عبدالحی کی ہے

(۲۱) عزیز کرم الہی صاحب مرحوم حج مسیٰ لوانی
 اب سدھارے کرم الہی بھی نوجواں تندرست ہائے غضب
 تھے بلا شک یہ نیک دل انساں بات ان کی ہر ایک تھی انسب
 ان کو اللہ دے بہشت بریں ہیں یہ اُمید وار رحمت رُبا
 بیدلی خستہ کو ہوئی جس دم سال رحلت کی جستجو و طلب
 غیب سے یک بیک یہ آئی ندا
 بخشا اللہ نے کرم سے اب

(۲۲) الحاجیہ ہمشیرہ محترمہ شمس النساء مرحومہ اہلیہ ڈاکٹر ابرار حسین صاحب
 گئیں شمس النساء اللہ کے پاس قصا بھی زندگانی کی ہے معراج
 طوافِ حناء کعبہ کیا تھا خُدا رکھے گا ان کی حشر میں لاج
 الہی بخشدے صدقہ نبی کا نزی رحمت کا ہے ہر کوئی محتاج
 ندا بیدل یہ بہر سال آئی
 کہ.... ہیں شمس النساء بھی خلد میں آج

(۲۳) بر خور داری عابثہ خاتون بنت قاضی جعفر علی صدیقی

رونق بزم جہاں تھی جس کے دم سے آجتک دست بیدارِ اجل سے آہ مرحومہ ہے یہ
گلشنِ عالم کی جو کھلنے نہ پائی تھی کلی جوڑ سے بادِ مخالف کے خزاں دیدہ ہے یہ
یا الہی اس کو دے آغوشِ رحمت میں جگہ اُمتِ خیر الورا کی ایک معصومہ ہے یہ

بیتدلِ عملیں ہے جس پر حق کی رحمت کا نزول
وہ مزارِ عائشہ خاتون صدیقہ ہے یہ

(۲۴) بر انتقالِ اخوی محترم منشی عبدالواسع صاحب مرحوم برادرِ مصنف

حیفِ اخوی معظم عبدالواسع روزہ دار زخم خوردہ دل پہ گر کر کھا گئے زخمِ مزید
آخری جمعہ کی شب میں جاں بحق آئے جوئے آئی تھی اپنے لئے گویا محرم بن کے عید
عمر ساری کٹ گئی رنج و الم میں بے طرح انبساطِ دھر سے ہونے نہ پائے مستفید
دفعتا ترکِ رفاقت کی شریکِ زیست نے بیشترِ رخصت ہوئی دُنیا سے اولادِ سعید
بخشدے یارب انہیں صدیقہ رسولِ پاک کا کر عطا جنت نہ یہ کب رحمت ہے تیری بعید

بیتدلِ خستہ جگر نے سالِ رحلت یہ کہا

بھائی صاحب ہو گئے رمضان میں اب گر کر شہید

(۲۵) اخوی محترم قاضی احمد علی صاحب مرحوم

چلے احمد علی دُنیا سے دوں سے سہل ان کو قیامِ آخرت ہو
تصدق میں شفیع المذنبین کے خدا نے پاک جنتِ رحمت ہو

برائے سال بیتدل نے بصدِ عجز

دعا کی یہ کہ یارب مغفرت ہو

(۲۴) بر خور داری ستارا بانو مرحومہ اہلیہ کرم الہی صاحب مرحوم

ہوئی بیوگی کی نہ فرقت گوارا
اٹھا باپ کے بعد ماں کا سہارا
جگر ٹکڑے ٹکڑے ہئے دل پارا پارا
تزی رحمت عام ہو آشکارا
یہ کہہ دو... گئی خلد کو اب ستارا

ستارا بھی دنیائے فانی سے چل دی
شکستہ دلوں سے یتیموں کے پوچھو
غضب ڈھایا دیا آہ دستِ قضا نے
خداوندِ عالم اسے بخش دے اب
اگر فکر ہے سالِ رحلت کی تبدیل

(۲۵) برجواں مرگئی بر خور دار محمد احمد طونڈی لے مرحوم فرزند نہال سیوہا روسی

بے حال حال ہے پدِ خستہ حال کا
لختِ جگر تھا شاعر شیریں مقال کا
ہئے موت والدین کی مرنا یہ لال کا
ہم کو ہئے آسرا کرم ذوالجلال کا
غم دیدیا نہال کو اک نو بہال کا

اللہ رے جدائی احمد ہے جاں گسل
باغِ غریب کا یہ گلِ نو بہار تھا
مٹی میں آہ آج ملیں حسرتیں تمام
ہو صدقہ جلیب بہشت بریں عطا
بیدل قضا کے دستِ ستم نے غضب کیا

(۲۸) اخوی حافظ بشیر الدین صاحب مرحوم رئیس نگینہ

یہ مستحق تزی رحمت آئے ربِ دود
دلانہ طمع سکیں خواہ شانِ نام و نمود
اُسی پہ صبر و قناعت رہی جو تھا موجود
ہر ایک بات تھی تکمیلِ شرع تک محدود
عطا بہشت بریں میں مقامِ محسود
حُدا کے پاس روانہ ہیں آہ سبز سجود

ہیں بارگاہ میں حاضر ہوئے بشیر الدین
نباہ تے رہے یہ وضع داری اسلاف
کیا نہ منکرِ معاش مزید نے حیران
بصد نیاز رہا اہتمامِ صوم و صلوات
طفیلِ سید کو نین بخش دے یارب
بروزِ عیدِ فطر کی ہئے رُوح نے پرواز

(۲۹) انخوی محترم مولوی ہاج الدین صاحب جوہر پبشنز ڈی پی کلکٹر

ہوئے جہاں سے انخوی وہاج دین نخصت
سدا رہی سبق آموز زندگی ان کی
نئی تھی بات عیاں بات بات میں گویا
خدا نے پاک کے تھے ایک بندہ معقول
نذا یہ غیب سے بیدار برائے سال آئی
جو خاندان کے تھے فردا اک بزرگ تریں
انہیں تھی مد نظر سادگی دین متین
نہاں تھی طرز خموشی میں صبر کی تلقین
نہ کس لئے ہو بھلا مغفرت کا ان کی یقین
گئے بھی باغ جنان مولوی وہاج الدین

۱۳ ۴۶

(۳۰) حادثہ ارتحال عزیز بدر الدین مرحوم ایڈووکیٹ

چلے دنیا سے بدر الدین بھی آہ
سکون قلب نے ہل چل مچادی
یہاں تک کھو دیا وارستگی نے
عطا یارب اسے خلد بریں ہو
کہاں تک روئیں اس کو جس کو بیدار
عزم اولاد لے ڈوبا ہو آخر

جو ان بیٹے کی موت کا یہ خوف تھا کہ
کسویں میں گر جائے دینی

(۳۱) برجواں مرگی لخت جگر محمد امین صدیقی منتظر مرحوم فرزند اکبر مصیبت

آہ اوجہل ہو گیا دم بھر میں نظروں سے امین
دفعاً مجھ پر یہ آٹوٹا مصیبت کا پہاڑ
کیوں خداوندِ دو عالم پر نہ ہو میری نظر
اب طفل احمد مرسل کرم سے کیا بعید
پائے استقلال بیدار ڈھنگا جائے نہ کیوں
میں نے غضب اللہ کے بیدردی دست قضا
بالیقین کے گام مجھے برداشت کی طاقت خدا
ان یتیموں اور بیوہ کا وہی ہے آسرا
قصر عالی جنت الفردوس میں ہوگا عطا
یہ جواں بیٹا عصا تھا اپنے بوڑھے باپ کا

مرحوم کی قبر عادل آبادی عید گام میں

۱۳ ۴۶

دیگر (۳۲)

وہیں سے لی عدم آباد کی راہ
 رکھی کچھ حبان کی مطلق نہ پرواہ
 ہمیشہ ہر کسی کے تھے بھی خواہ
 انہیں دے جنت الفردوس اللہ
 خدایا کھا گئی کس کی نظر آہ

۱۹ ۶ ۴۸

ایں ایسے گئے تھے عادل آباد
 فرائض میں یہاں تک مہنک تھے
 سراسر خدمتِ قومی کی دھن تھی
 شفاعت ہو شفیع المذنبین کی
 نہاں ہے نگہ بیدل سے منظر

دیگر (۳۳)

تھا جوانی میں ایک زخمِ معین
 چرکا اس پر لگا گیا یا مین
 وقت پیری ہوا ہے یہ ناسور
 آہ دل پر ہے آج داغِ امین

۱۳ ۵ ۶۴

دیگر (۳۴)

لے گئی ظالم کہاں تھے کہاں بیٹے کی موت
 فی الحقیقت ہو گئی سر نہاں بیٹے کی موت
 بھولنے دیتی نہیں یہ ہستیاں بیٹے کی موت
 لائے معصوموں پہ لطف بیکراں بیٹے کی موت
 بیکسی پر باپ کی ہے نوحہ خواں بیٹے کی موت
 کر گئی یہ داخل باغِ جناں بیٹے کی موت
 وائے ہے یہ مرگ بیدل تو خواں بیٹے کی موت

۱۳ ۵ ۶۴

باپ صورت دیکھنے کو بھی ترستارہ گیا
 کوئی بیماری نہ تھی دم بھر میں چٹ پٹ ہو گیا
 ہیں مرے پیش نظر آنکھوں پہ پرس ماندگاں
 ہے دعا اللہ سے ان کو کرے اب خوش نصیب
 اُن سے محرومی بڑھاپے کا سہارا بھی گیا
 ہے یقینِ مغفرت حق نے شہادت کی نصیب
 بے مزہ جب زندگی ہو خاک لطفِ بیدل

(۳۵) بیدل نامراد منظر کے مزارِ پاک پر

جو محوِ خواب آج ہے فرشی زمین پر
بھولے سے بھی شکن نہیں لایا جبین پر
ہیں نقشِ کالج مرے دل کی نگین پر
ہو خسر کا مرانی دُنیا و دین پر
ہمت بلند ہے اسی حق البقین پر
اللہ کا کرم ہو مبین و متین پر
پڑھ دی بھی آکے فاتحہ قبرِ امین پر

اس کی خدا طفیل نبی مغفرت کرے
ایامِ زندگی کے گزارے ہنسی خوشی
آتی ہیں یاد اس کی اطاعت شعاریاں
پھولیں پھلیں رشید و عطیہ و سعدیہ
حق نے سدا رکھا ہے یتیموں کو سراز
توفیق بھائیوں کو ہے حق العباد کی
بیدل جو ہم شریک جنازہ نہ ہو سکے

(۳۶) جرّواں پسرانِ محمد امین کی پیدائش اور فوری موت

جا ملے باپ سے اللہ سے پسرانِ امین
دو یہ دُر ہائے یتیم اور گہر کے ٹکڑے
زندگی آہ ہوئی بیدل خستہ دوبر
خاک میں آج ملے پیرے جگر کے ٹکڑے

(۳۷) برائے انتقال عزیز محمد سلیم صاحب جو منشی اور سیر بردار زادہ مصنف

بخشدے ان کو خداوند کریم
رہبرِ زیست رہی عقلِ سلیم
ورنہ سیوہاہ سکونت تھی قدیم
ہند چھوڑ آئے بوقت تقسیم
خلد پائیں گے محمد سلیم

چل بسے آہ محمد سلیم
عمر سب نیک روش سے کافی
کھینچ لائی کششِ خاکِ لحد
خطہ پاک میں ہجرت کے لئے
آئی بیدل یہ ندا بہر سال

(۳۸) بر مرگ بر خوردار امتیاز علی فرزند عزیز خورشید علی صدیقی نگینوی

گور میں سویا پڑا ہے امتیاز ماہرو
لوٹ لی دستِ اجل نے سب متاعِ جانِ دل
بیدل غمگین اگر درکار ہے سالِ وفات

(۳۹) کتبہ لوح فرس اہلیہ مرحومہ عزیز قاضی خورشید علی صدیقی نگینوی

آج صدیقی کی رخصت ہے شریکِ زندگی
اپنی رحمت سے خُدا کے گا سے خلدِ بریں
زائرانِ بیدل سے التجا بیدل کی ہے

(۴۰) بر جوان مرگ حافظ محمد یعقوب فرزند الحاج احسن الدین صاحب مرحوم اکبر آبادی

ہوا دنیا سے روانہ طرفِ ملکِ عدم
اس کی بخشش کیلئے بس یہی سامان ہے بس
سالِ رحلت کیلئے ہاتھِ غیبی نے کہا

(۴۱) بر انتقال اماں بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ مولوی محمد حسن صاحب مرحوم

وائے شریکِ زلیستِ محمد حسن چلیں
بیدل ندایہ غیب سے آئی برائے سال

(۴۲) بر جوان مرگ بر خوردار محمد فاتح فرخ بی بی ایل ایل بی مرحوم خلف اکٹر عبدالرحمان بجنوری مرحوم

قضا لال کی عبدالرحمان کے
جدا چھپنے میں ہوئے والدین
لیا جدِ امجد نے آغوش میں

غرض تازہ غم کی گراں بارِ سب
مرض نے اُدھر کر دیا مضمحل
کہ تھا خطہ پاک کا آب و گل
پھر اکون در سے ترے منفعل
یہ کہدے... گیا تُو رکائختِ دل

ہو گئے دادا نے پیروان چڑھایا

کلیجہ کو ہر دم مسلّتی رہی
ادھر تھیں یہ صدیات کی یورشیں
اجل بہت سے لے اُڑی سندھ کو
خُدا یا طفیلِ نبی بخشدے
ہے گر بیدلِ غمزہ فکرِ سال

(۲۳) بروقاتِ حسرت آیاتِ بنخوردار محمد قاسم مرحوم

اس نے چھوڑا کوئی نبی نہ ولی
راہِ آبِ منزلِ عدم کی لی
گوچہ تھی ورثتاً سراخِ دلی
مدتوں سے صحتِ خراب رہی
حق کرے مغفرتِ طفیلِ نبی

بے بسی ہے قصا کے ہاتوں سے
عبدِ رحمان کے لختِ دل نے آہ
کر دیا حوصلہ مرض نے پست
دیکھ پایا نہ زندگی کی بہار
ہو بہشت بریں عطا اس کو
بیدلِ غمزہ نے سالِ وفات

یہ کہا... ہائے موتِ فرخ کی

دیگر (۲۴)

خاندان میں آہ کی کیسی کمی اس مرگ نے
جرّ جو خسلِ آرزو کی کاٹ دی اس مرگ نے

بن پھلے پھولے چلا دُنیا سے فرخِ نو بہاں
بیدلِ غمگین ہے یہ رنجِ و الم کی انتہا

۱۹۶۵۲

(۲۵) برائے لوحِ مزار

محمد فاتح ہے دُنیا سے رخصت
کہ نکلی حبان لیوا یہ علالت
عزیز و اشربا کو عنم نہایت

غضب ہم پر یہ توڑا ہے اجل نے
مرض نے کر دیا اس درجہ ناچار
ہوا ہے موت سے اس نوجواں کی

شریکِ زندگی رضیہ ہے بیتاب
 سڑپتی رہ گئی ماں جانی سردار
 غمیل سید ابرار اس کو
 یہ بیدل زائرانِ نیک دل کو

گوارا کر سکے کیوں کر یہ فرقت
 خدا دے صبر کی ان سب کو طاقت
 عطا اللہ سے ہو قصرِ جنت
 بتا دو... ہے یہی فرخ کی تربت

(۴۶) بروقاتِ حسرت آیاتِ انخوی محترم الحاج محمد نسیم صاحب نوب اللہ مرقدہ

انخوی الحاج محمد نسیم
 راہرو رہگذر مستقیم
 مرد الوالعزم ذکی وہ نسیم
 خیر سے وابستہ طرزِ تدبیر
 طبع موزوں رہی عقل سلیم
 بخشدے ان کو مرے رب کریم
 خلد نشیں ہیں وہ محمد نسیم

آہ چلے عالمِ فانی سے آج
 بندہ احکامِ خداوندِ پاک
 صاحب تدبیر و زمانہ شناس
 شرع کے پابند بہت و ضعدار
 باطن و ظاہر میں نہ تھا فرق کچھ
 سرورِ عالم کے تصدق میں اب
 قوتِ بازو ترے بیدل جو تھے

دیگر (۴۷)

آہ بھائی کیا گئے بھائی اکیلا رہ گیا
 شکلِ نورانی نہ دیکھی دل ترہ پتارہ گیا
 جانے والے لے گئے ہمراہ کیا کیا رہ گیا
 اس مسافر کا فقط دنیا میں چرچا رہ گیا
 اب تری رحمت کے صدقے پر بھر و سارہ گیا
 قوتِ بازو گئے یہ۔ اب میں تنہا رہ گیا

فانی سے رخصت ہو گئے انخوی نسیم
 بے ہنگام نے ہلٹ دی بیار کی
 طرہ نبوی یکدم ہوئے سب منقطع
 راہِ آخرت ہو کر گئے اعمالِ ساکت
 خداوندِ دو عالم مغفرت کرنا نصیب
 بیدلِ عملیں جُدائی شاق پھر کیسے نہ ہو

جشن جوبلی

(۱) سلور جوبلی ہنز میجسٹی ملک معظم جارج پنجم والی سلطنت انگلشیہ
 وہ شہنشاہ معظم ظل حق گردوں وقار
 آفتاب علم و دانش ماہتاب عز و جاہ
 پاک طینت پاک نصلت پاک باطن پاکباز
 باحمیت بامروت باسلیقہ باہنر
 مقتدائے بزم صلح فاتح جنگ عظیم
 نازش شاہان و فخر خاندان و نڈسر
 ہو گئی بے نور سب تاج کیانی کی چمک
 ہے دعا حق سے رہیں دونوں سلامت بامرا
 مرادہ فرحت سنیں شہزادپوں کا عمر بھر
 شاہ کی جوبلی کا ہے بیدل یہ سال عیسوی

اس قصیدہ کا پہلا حصہ اختصار کرنے کے لئے حذف کر دیا گیا ہے

(۲) بتقریب سلور جوبلی اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خاں نظام دکن خلد اللہ ملکہ

بلدے میں ہے جشن جوبلی کا
 عثمان کو حق رکھے سلامت
 اللہ کے فضل سے گزارے

دیکھے کوئی اب فروغ شاہی
 مدت ہو دراز سلطنت کی
 پچیس برس بخیر و خوبی

بیدل کی دعا ہے بہر تاریخ
 اقبال میں عمریں ترقی

(۳) جوہلی مولانا ظفر علی خاں صاحب سابق مدیر زمیندار "مظلا العالی

خوش رکھے اس کو خدائے کار ساز
تھی انہیں کے واسطے سب ترکتاز
منکشف کرتے رہے سر بستہ راز
دولت دنیا سے بھی ہیں کسرا از
اب جبیں حسم ہے بہرت بے نیاز
ہو ممد ان کا شہنشاہ حجاز
دے ظفر کو اور اب عمر دراز

محباب جوہلی ظفر صاحب کی ہے
یہ فدائی ملک و ملت کے رہے
تھے مدیر اخبار کے ایسے نڈر
آل سے اولاد سے ہیں بہرہ مند
ہے شغف احکام دیں سے رات دن
سرخوڑ رکھے خداوند چہناں
یہ دعا بیدل کی بہر سال ہے

۱۹۵۲ء

(۴) جشن گولڈن جوہلی انجمن ترقی اردو پاکستان

عبدحق کو صدوسی سال کی ہو عمر عطا
کیوں نہ اس مرد الوالعزم کا حامی ہو خدا
مستفیدان سے ہمیشہ کو رہیں گے طلبا
جگمگاتی رہی یہ مملکت پاک سدا
جشن جبلی یہ ترقی دہ اردو بھی ہوا

حق کرے گلشن اردو کی بہاریں ٹوٹیں
سعی پیہم رہی ترویج ادب میں ان کی
گردنے عام فہم سارے مضامین ادق
شمع علم کا ہو عالم اسلام میں نور
ہو گئے جمع ادبیان مالک بیدل

۲۰۱۳ء

لیڈران ملک کی قید فرنگ

(۱) مولانا اور دیگر لیڈران ملک کی شراب کی پلنگ اور ننگ کے کان پر حملہ کرنے پر گرفتار کیا

کیا کوئی شورانا حق ہے صدائے ہوم رول
بھاگتی ظہار دگان ملک کو قید فرنگ
بے قدر کیا لال و جواہر ہند کے
اب ظفر نا کام ہے اور سیف بیکاروں میں ہے

دیکھنا سچ کی یہ وقعت خود سزاواروں میں ہے
 خوبی عالم یہ ہے عالم گرفتاروں میں ہے
 آہ اب تک انڈیا اُجھا ہوا حنا روں میں ہے
 کشمکش ساقی سے ہے کچھ شور میخاروں میں ہے
 شورِ رزانی اُٹھا فیشن کے بازاروں میں ہے
 مفت زخموں پر نکل پاشی نمکخواروں میں ہے
 جب عیاں سب پر یہ ہوگا ہند بیداروں میں ہے
 جوشِ آزادی یہی باقی جو خود داروں میں ہے
 واہ رے آزاد کیا جواب گرفتاروں میں ہے

(۱۵) سر سربوئی نائیدو (۱۶) جسٹس طیب جی (۱۷) جمیعت انصار (۱۸) ڈاکٹر محمود عالم (۱۹) مولانا ابوالکلام آزاد

آج پابندِ نفس ہے طوطی ہندوستان
 اب جمعیت عالموں کی بھی پریشاں حال ہے
 بھر رہا پھولوں سے ہے کل دامن انگلستان
 نے بھی ہے ساغر بھی ہے مینا بھی ہے محفل بھی ہے
 آج کل ملبوس کھدر ہو گئے ہیں سوٹ پوش
 تخم سنبل اُگ نہیں سکتا زمینِ شور میں
 خفتگانِ ملک کو ہوگی عنلامی سے نجات
 سلطنت ہو کر رہے گی اپنے قدموں پر نثار
 حضرت بیدار ہیں مولانا بھی پابندِ نفس

(۲) برگرفتاری عزیز گرامی قدر حافظ محمد ابراہیم (موجودہ وزیر یو۔ پی)

کوششِ سوراخ کا پھر امتحان مقصود ہے
 وعدہ فردا ہے ان کا وقت لا محدود ہے
 بس یہی حربہ ہے جو ہم میں ابھی منقود ہے
 بانٹ لو آپس میں بل کر مانگنا بے سود ہے
 پیشِ ابراہیم جشنِ آتش نرود ہے

کر ہی دی ستیہ گرہ پھر حافظ ابراہیم نے
 آمدِ سوراخ بھی شہر سے ہرگز کم نہیں
 اتحادِ باہمی میں ہے سلاحِ ملکِ قوم
 بھیک کے ٹکڑوں سے ہوتی ہے شکم پیری کہیں
 حق پرستی گر ہے بیدار پیچھے قیدِ فرنگ

(۳) برگرفتاری مولانا ابوالکلام آزاد صاحب پریذیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس

ندا یانِ وطن میں حنا زبر باد
 ہے مصروفِ تم اب دستِ بیدار
 بچھا چاروں طرف ہے دامِ صیاد

اُٹھا ہے ہر طرف شورِ قیامت
 مٹا جاتا ہے دورِ شادمانی
 جسے دیکھو گرفتارِ بلا ہے

خراب و خستہ ہئے شاہوں کی اولاد
 بہت ہئے پُر مصائب اس کی روداد
 ادھر دم پر گراں دم بھر کی میعاد
 نظیر ایسی نہیں تاریخ کی یاد
 محفل بیٹھا اگر طفل پر بیزاد
 نہ دیتا جان ہرگز تیس ناشاد
 کبھی سر پھوڑ کر مرنا نہ سر ہاد
 نہیں بنتا پگل کر موم فولاد
 حقیقت میں ہیں انعامِ خدا داد
 یہ اُجر اگھر کسی دن ہوگا آباد

جنم بھومی کے بیٹے قید میں ہیں
 بنا سوراج اک افادہ غم
 ادھر ہئے وعدہ فردائے محشر
 حکومت بھیک میں کس کو ملی ہے
 اتر آیا کہاں آغوش میں چاند
 ونا ہوتی جو لیلائے وطن میں
 نہ ہوتی جان شیریں میں جو تلخی
 نہ دیکھی پتھروں میں جو ننگ لگتی
 یہ آزادی یہ دولت یہ حکومت
 یہی ایثار گرفتاریم رہے گا

کہی بیدل نے یہ تاریخ اس کی
 ہیں زنجیر گرفتاری میں آزاد

۱۳ ۵۹

(۴) اعلیٰ حضرت صبغت اللہ شاہ پیر پگاڑو کو سزائے موت

حکم پابندی رہا رفتار پر گفتار پر
 ہئے تعجب فرقہ خیز کے یہ کل ایثار پر
 اُس کی رحمت کو تقدم ہئے سدا کردار پر

جان دی پیر پگاڑو نے محض حق کے لئے
 مرتے جاتے ہیں مگر پرواہ کئے جان کی
 بخشدے اس کو خدا صدقہ رسول پاک کا

یہ کہو سال شہادت اس کا بیدل فی البدیہہ
 چڑھ گیا پھر سے کوئی منصور ولئے دار پر

۱۳ ۵۹

(۵) عالی مرتبت سرخضر حیات نجان صاحب کے زمانہ منٹری میں لیڈران لیگ کی گرفتاریاں
 خضر نے کی لیڈروں پر آج تنگی حیات
 نوٹن ہیں مہروٹ ہیں شوکت ہیں سیکم شہنواز
 الاماں ہے درس عبرت بانی قوم کی
 منفعیل کیوں وہ بھلا اس سختی بیجا یہوں

رہبری قوم کی بیدل عوض اللہ سے

کیا یہ خضر ہنداب دنیا کو بہکانے لگے

(۶) مسلم نیشنل گارڈ کی گرفتاری درہند ہمراہ سیوک سنگھ

لیگ کو بھی دھریا ہمراہ سیوک سنگھ کے
 چور سہتے جاپیئے کیجے نہ فریاد ستم
 تلخی حکام سے ہے ہند میں جینا و بال
 ہندیں جو کچھ بھی ہے، ہے قبضہ اغیار میں
 مفت میں پکڑا گیا یہ بھانجہ ماموں کے ساتھ
 اب باں بندی یہاں ہو لگی اک ہوں کے ساتھ
 زھر کے یگھونٹ ہیں گویا مئے گلگول کے ساتھ
 واسطہ مسلم کا ہے بس خالق بچوں کے ساتھ

حضرت بیدل بھلا اس ظلم کی حد ہے کوئی

گہن پسنا جاتا ہے ناحق دیکھئے گیہوں کے ساتھ

(۷) برگرفتاری قاسم رضوی صاحب بد اعظم حیدرآباد

قاسم محروم مظلوم و کن
 نختی وطن والوں کی خاطر ترک تاز
 اک مجاہد افتخار قوم ہے
 مرچبا اک شہسوار قوم ہے

ہے عدوئے ملک کا بیدل شکار

آہ یہ رضوی نثار قوم ہے

(۸) سلطنت آصفیہ کی بربادی

بن گئے اب سلطنت کے غیر سب مختار کا
الامان والحدز کی تے ہر ایک جانب پکار
آہ کبختوں کے سر پر پڑ گئی کیا زر کی مار
کار سر آ کر یہاں لگنے لگا ہر نابکار
سلطنت پر آہ آصف کی سینچنے سوار

شان شوکت آصف سادس کی مٹی میں ملی
ہے پڑا رونا مسلمانوں میں قتل عام کا
پالسی اچھی چلی جنگ پلاسی لڑ گئے
چپے چپے پر دکن کے چھا گئے اغیار اب
یہ بلا اللہ گرٹالے تو بیدار ٹل سکے

فیشن پرستی

(۱) ایک کو مفرما سے خطاب جو انگلش لیڈی سے شادی کرنے پر تے ہیں

عقد ثانی کا جوانی ڈھل چکی آیا خیال
دیس میں رہتی ہیں سلیم اپنے بچوں میں نہال
مجھ کو یا اوروں کو جاہزبات میں کیا قبل قال
جنش لب کی نہیں اس میں کسی کو بھی مجال
سوچ لینا چاہیے ہر بات کا پہلے مال
کورٹ شپ کے بعد خل ہوگا یہ سچید سوال
آپ کا ایما یہ ہوگا منہ نہ عرف سے نکال
شغل ہوگا شام کو ٹینس کا بلا اور بال
آپ فرمائیں گے سارے شغل یہ چھلے میں ڈال
کام کی تاخیر ہوگی باعث رنج و ملال
اور لب اسٹک سے ان کو چاہیں لب لال لال

ایک مخلص کو مرے بس صاحبہ کی ہے تلاش
آگئے ہیں نوکروں سے تنگ نا چاری یہ تے
ہو نہیں سکتا کوئی حکم شریعت میں خیل
سنت خیر الورا کی یہ بھی اک تکمیل ہے
صحبت نا جنس ہے ہوگا بہت مشکل نباہ
ان سے الٹی لیں نہ وہ خدمت ہیں سوچ ہے
بچنے سے راست ہوگی ان کو باہر کی ہوا
بن کلب جائے مزاج ان کا سدھر سکتا نہیں
چاہیے گا وقت پھر بننے سنورنے کے لئے
آپ کی خاطر کہاں وہ چھوڑ سکتی ہیں سنگار
آپ کے نزدیک لب پر بان کی سرخی بھلی

ہم کو یہ ڈر ہے نہ بٹنے لگ پڑے جو توں میں ڈال
 سر کی چندیا پر جو باقی رہ گئے ہیں چند بال
 پرورش اولاد کی ہے زندگی کا بس مال
 جلد ہو جائیں کسی قابل یہ بچے خور و سال
 ان کو بخشا ہے خدا نے حسن سیرت لازوال
 پلتے اس آغوش الفت میں ہیں اب گود کے لال
 سنگریزوں میں کہاں وہ خوبی حسن و جمال
 تنگی و ترشی میں بھی رہتی ہیں یہ آسودہ حال
 زندگی بھر کے لئے باندھا ہے پیمان وصال
 اور احکام شریعت میں ہے جگر ابال بال
 مشرق و مغرب کا پھر ممکن کہاں ہے اتصال
 آپ کو ہے ساتھ لیڈی کے گذر کرنا محال

یہ تو سب کچھ ہے بجائیدل کو حیرت اس کی ہے

دفعتا باسی کڑھی میں پھر سے پہنچا کچھ ابال

(۲) مسٹر سکندر بخت سیکرٹری چیف منسٹر دہلی اور مسٹر صاحب کا قصد سول میرج

اس سکندر نے کھائی فاش شکست
 چھیر کر اس نے راگنی بوقت
 تھے یہ دونوں صریح نفس پرست
 اپنی کلی میں تھا ہر ایک بیست

ہے یہ اندیشہ نہ کہٹ پٹ آتے ہی ہونے لگے
 خوف ہے محروم ہو جائیں کہیں ان سے نہ آپ
 شوق یہ سب چھوڑیئے اب دن گئے آرام کے
 ناتوانی میں تو انائی ہے بیٹوں کا وجود
 خوش رکھے اللہ کافی ہیں یہ سیکم صاحب
 سادگی ان کی تکلف کو ہے شرمانے ہوئے
 خاک آلودہ بھی ہو گوھر تو پھر انمول ہے
 ان کی حُبت دین پر دنیا کی دولت کے نثار
 آپ کے ان کی وقابے مثل الفت لاجواب
 ان کی رگ رگ ہیں خون ملت بیضا رواں
 حورِ جنت کی مفت ابل ہو نہیں سکتی پری
 گر طبائع مختلف ہوں نبھ نہیں سکتی کبھی

یہ تو سب کچھ ہے بجائیدل کو حیرت اس کی ہے

دفعتا باسی کڑھی میں پھر سے پہنچا کچھ ابال

(۲) مسٹر سکندر بخت سیکرٹری چیف منسٹر دہلی اور مسٹر صاحب کا قصد سول میرج

بنت پورس سے ہو گیا گھائل
 چند جائیں نثار کیں ناحق
 عشق کو مُفت میں کیا بدنام
 تھا جوانی کا بھوت سر پہ چڑھا

کچھ نہ شرمائیں آہ مس شرماء
 عہد و پیمانے مٹائے بھی لیکھت
 شرع کے بھی خلاف یہ شادی
 فی الحقیقت تھی اک حماقت سخت

کیا کہیں اس جوان کو بیدل

آہ بدھو ہوا سکندر بخت

متفرقات

(۱) ستارہ محمدی کا ظہور: ایک ستارہ ٹوٹا اور اس سے نام محمد لکھا گیا اس قدر عرصہ تک نمایاں رہا کہ جلیو
 میں ہر شخص نے دیکھا اس پر بہت شعرا نے قلم فرسائی کی پروفیسر مہادیو پرشاد سامی نے بھی نظم لکھی سربانجن پریس بجا شائع کیں

محمد مصطفیٰ اللہ کے محبوب ہیں واللہ
 وہ اس رتبہ کو کیا سمجھیں جنہیں اسلام سے کہنے
 شب معراج میں عرشِ معلیٰ پر تدم رکھا
 گئے آگے جہاں تک عالم امکان کی حد ہے
 جھلک ہے نور حق کی جلوہ نور محمد میں
 افق پر نام روشن ہے یہ خلقت کی زباں زد ہے

اگر چشم بصیرت ہے تو اعدا دیکھ سکتے ہیں

سر عرشِ معلیٰ کو عیاں نام محمد ہے

(۱۲) چوہوں کی پورشش

تجرہ جس کو ہو کیوں جان پھنسانے ناحق
 کس لئے آئے گا پتھرے میں پڑانا چوہا
 کیا بٹھائے لے سے روٹی کا ذرا سا ٹکڑا
 کھانے من بھر کے شب روز جو دانا چوہا
 لاکھ تالوں میں کریں بند نہیں ہے محفوظ
 ڈھونڈ لیتا ہے ہر اک شے کا ٹھکانا چوہا
 مال ہر شخص کا ہے اس کے تصرف میں سدا
 جمع رکھتا ہے ہر اک گھر میں خزانہ چوہا
 کچھ تعجب نہیں بیدل پیشل ہے مشہور
 گھریتا ضی کے ہوا آ کے سیانا چوہا

(۳) بمبئی لائن پر ڈاک گاڑی اور مال گاڑی کا تصادم ڈاکو اور ترضی پور کے درمیان تصادم ہوا میل اور مال کا مسافر ہوئے دفن زندہ یہاں اٹھا زخمیوں سے ہے شور نشور ہوئے جمع ہر سمت زاع و زغن روانہ ہوئی تھی یہ ملک عدم کڑی تھی جو منزل کڑی ہے ٹرین

یہی سال اس حادثہ کا ہے بیدل

بڑی طرح اب یہ لڑی ہے ٹرین

(۴) نذر نیاز یہ قطعہ مسٹر ایم ایم نیاز آئی سی این کو جب وہ ہمارے یہاں تھے دیا گیا تھا

جس کو سمجھ سکے نہ ملائک وہ راز ہوں
میری نوائے درو سے ہے عشق کی نمود
نذر بتان ہٹ چڑھائے ہزار دل
مٹی ہے میری خاکِ عرب کے خمیر سے
میرا صریح ظاہر و باطن ہے ایک سا
کو تاہ دستوں میں ہے دل کی کشودگی
ہے زندگی کی دوڑ رکوع و سجود میں
میں اس سرے دیر میں ہوں عارضی مقیم

بیدل خدا اگرچہ مرا بے نیاز ہے

کب خدمت نیاز سے بھی بے نیاز ہوں

(۵) گلشنِ عظیم - ہمارے ایک کرمفرما فضلِ عظیم صدیقی کا شوقِ باغِ بانی
 بہار پر ہے بہت گلشنِ عظیم یہاں
 درخت جھوک لیا کرتے ہیں نزاکت سے
 نہیں مجالِ ادھر سے ادھر ہواکِ ذرہ
 یہ باغِ عشقِ حقیقی سے ہے تروتازہ
 درخت وہ ہیں نہیں خوفِ جن کو پت جھڑکا
 کمر نہ بل کہیں کھا جائے تو نہالوں کی
 بنے داستانِ محبت سواغِ گلشن

بہت حسین ہے بیدل یہ باغِ صدیقی

گہرا عظیم کا گھر سبز وار پھولوں سے

(۶) مشاعرہ کتگ ایدورڈ کالج امراتہ میں چند شعرا کی جھڑپ پر یہ قطعہ پڑھا گیا
 ہے نہایت نامناسب سبب کی چھڑ چھاڑ
 عاقلوں کی بزم میں یہ شور و شر ہے بے محل
 پھر یہ تو تو اور میں میں ہے غضب کی چھڑ چھاڑ
 کر ادب کے ساتھ دلِ علم ادب کی چھڑ چھاڑ

(۷) مسٹر شیخ چاند نادیم بی اے انسپکٹر سنٹرل اکسائز پر دشمن کا افترا
 ہے سیرکار بس عدوئے لعین
 پوچھئے نابکار سے بیدل
 مفت کیچڑ اچھالتا ہے کیا
 چاند پر خاک ڈالتا ہے کیا

(۸) ایک کرمفرما کے وارٹھی کو خیر باد کہنے پر

منڈادی نے یکلوت ریش دراز
 ہمیں اس سے بیدل ہو کیوں اختلا
 سمجھ کر یہ ناحق کا جنجال ہے
 چلو ٹھیک... اب فارغ البال ہے

(۸) توکل بخدا رہنا چاہیے

نہ ہو اللہ کو منظور تو ہوتا نہیں ہرگز یہ ہی بہتر ہے بیدل آدمی اس پر نظر رکھے
سعی بیکار جاتی ہے جو کچھ انسان کرتا ہے
خدا اہل توکل کا بھلا سامان کرتا ہے

(۹) ایک ہمارے دراز ریش کر مفر ما خاص سبب سے کتر گئے
۶۱۹ ۵۴

بھلا بیدل سے وہ کس طور ملتے
کہی جی چھوڑ کر بیدل نے تاریخ
ضمیر اب بے طرح مجرم ہے جن کا
ہے بے شک چور کی داہڑی میں تبن کا

(۱۰) برادر الحاج قاضی ظہیر الحسن ناظم کا حیدر آباد سے وطن جاتے ہوئے بلیتول بندہ ترک عذر کرنا

اللہ رے یہ حضرت ناظم کی بے رخی
الٹا ہے ناز آپ کو ایک عذر لنگ پر
اُلفت کی رسم و راہ میں درکار ہے خلوص
گہرائیوں میں دل کی محبت کو ڈھونڈیے
منہ پھیر کر نکل گئے ستو پار راہ سے
برعکس داد چاہتے ہیں داد خواہ سے
تصنیع کو نہیں ہے تعلق نباہ سے
کیا فائدہ ہے اوپری اس واہ واہ سے

بیدل یہ بات شاعر معجز بیاں سے پوچھ

عذر گناہ کیا نہیں بدتر گناہ سے

(۱۱) عزیز قاضی جعفر علی صدیقی کو معمر ٹائمس آف انڈیا انعام اول جو بر خورد ہاں شرفی علف کی طرف سے بھیجا گیا تھا
بلائے حل معمر سے نقد سات ہزار
بھلا خوشی نہ ہو بیدل میاں شرافت کو
خدا نے غیب سے سامان کیا ہے روزی کا
ہے کیا ہی خوب صلہ اب باغ سوزی کا

۶۱۹ ۵۴

(۱۲) دیگر

پا گئے جعفر علی حل معمر سے رشم
اس سے بڑھ کر کامیابی حق کرے بیدل نصیب
حق کا یہ الطاف بے پایاں ہے اور اکرام ہے
وقت عمدہ آگیا ٹائمس کا انعام ہے

۱۳ ۵ ۴۴

(۱۳) الحاج عبدالحمید صاحب انسپکٹر پولیس ضلع گھوڑا شہر کی مکھیوں سے چمک کر بھاگا اور شیر نے مار دیا

مار ڈالا حضرت فانی کا گھوڑا شیر نے
جان جب تک سلامت مال کی پڑاہ کیا
تھاڑے ماواٹی بھی ہے پولیس کا ایک انڈمان
بار فانی کا جو حامل بیدل خستہ رہا

مکھیوں نے چھیڑ کر نذر قضا کر ہی دیا
شکر ہے اللہ کا صدقہ ادا کر ہی دیا
جو گیا آب دہوانے اذہ موا کر ہی دیا
شیر نے وہ مرکب فانی فنا کر ہی دیا

(۱۴) عظمت مآب وزیران عظام ہند و پاک کا صلحنامہ دربارہ اقلیت

دکھا کر کئی سال تک بے رُخی
وزیروں نے یہ عہد و پیمان کیا ہے
رہیں ہو کے شیر و شکر پاک و بھارت
حُدا نیک توفیق دونوں کو بخشے

لگی راہ پر یونین کی حکومت
مقدم ہے دل بستگی رعیت
بہر طور ہو روز افزوں محبت
رہے قول و اقرار میں استقامت

رکھے سرخرو اس کو اللہ بیدل

پر کھئے جو اھر کی بھی قدر و قیمت

(۱۵) حکومت ہند کے پاکستان کا خرید کردہ کوئلہ روکنے پر

چھیڑ کرنے پر تلا ہے پاک سے بیوجہ ہند
عہد ناموں پر کبھی رہتا نہیں ہے کار بند
حضرت بیدل سینہ بختی تو اس کی دیکھئے

مفت میں اپنی تجارت کوتاہی والا کیا
چال بازی سے ہر اک حق بات کوتاہی کیا
کوئلہ کو روک رکھا خود ہی منہ کا لاکھا

(۱۶) لاہور میں امتحان ایلک آؤٹ

چند گھنٹوں کے لئے تاریک کر ڈالا شہر
دور بینی ہے یہ بیدل کس قدر حکام کی

تازہ آنے کوئی بجم بازوں کے دست جو رہیں
امتحان اک اندھیرا کر دیا لاہور میں

(۱۷) افتتاحِ پاکیشیا کے قیام اور انڈیا کے وزیر امور ترقیات پنجاب
 خوب بڑھ چڑھ کر رہے پاکیشیا کا کاروبار
 گلستانِ پاک میں یارب یہ گل پری کرے
 دن بدن رفتار پیداوار میں تیزی کرے
 مملکت میں ہو دیانت سے تجارت کو فروغ
 مرحبا تشریف فرما ہیں وزیر خوش سیر
 افتتاحِ اَبِ ایل کی دستِ خودِ گرو پری کرے

۱۹۶۵

(۱۸) بچوں کی شرارتیں

کیجے ہزار ڈانٹ ڈپٹ مانتے نہیں
 سچ پوچھئے تو عمر یہی شوخیوں کی ہے
 بچوں نے ڈال رکھی ہے گھر بھر میں کھلیلی
 دم بھر بھی چین لیں نہ یہ ہے ایسی بے کلی
 "قاضی کے پوت بھوت یہ ہونگے کبھی ولی"

۱۹۶۵

(۱۹) جشنِ یومِ قیامِ سلطنتِ خدادادِ پاکستان

ہو رہا ہے اہلِ پاکستان میں جشنِ سعید
 ہے مسرتِ دورِ آزادی کی اہلِ پاک میں
 مرحبا کیا شادماں ہے اُمتِ خیرِ الانام
 ہر طرف کانوں کی جنت ہے اُتوت کا پیام
 راستِ دُنیا ہو چلی ہے دین کا ہے احترام
 ہاتھ میں لینا پٹری گر پھر سے تیغ بے نیام
 روزِ افروزوں ہو یہ پاکستان کا جاہ و جلال
 حق تعالیٰ تاندا عظیم کو دے خلدِ بریں
 اُمتِ مرحوم کو اللہ رکھے نیک نام
 سعی بے حد سے ہوا جس کی حکومت کا قیام
 اس کے صدقے میں ملی ہم کو غلامی سے نجات
 درمیاں حائل ہے گرچہ بہت زر کے غلام
 چاہیے اکرامِ حق پر ہم رہیں ثابت قدم
 نقشِ پا ہو قائدِ اعظم کا رہبرِ کام کام

سالِ تہنیت کہا بیدل نے اس کافی البدیہ

مملکت میں یومِ پاکستان کی ہے دھوم دھام

(۲۰) مسٹر گریہم کی دوبارہ تشریف آوری
 عیاں نہرو کی یہ اسپینج سے ہے وہی کشمیر کی باقی ہے کلکل
 لگائیں لاکھ چکر بھی گریہم نہ ہوں گے یو این او کے طے منازل
 اب اس آمد کی ہے بیدل یہ تاریخ
 ہوئے مسٹر گریہم پھر سے نازل

(۲۱) مصریوں کا عزم انگریزوں سے نہر سویز کا خلا اور قبضہ سوڈان
 مرحبا پختہ ارادہ مصریوں نے کر لیا
 مصر کے ہو جائیں گے قائم وہی پہلے حدود
 رہبران ملک سب بیزار انگریزوں سے ہیں
 کر دئے برٹش نے سب مسلم ممالک پائمال
 نہر سوئز سے کریں گے فوج انگریزی بدر
 پھر خدیو مصر قبضہ پائیں گے سوڈان پر
 عہد نامے کے اڑا ڈالیں گے پُرزے سر بسر
 چاہیئے ہم کو کریں اس دشمن دیں سے حذر
 ہو چلے بیدل یہ اپنی غفلتوں سے ہوشیار
 چشم بد دور آج کل مصری ہوئے سینہ سپر

(۲۲) مرغیوں کی اموات پر

دھوکے سے لی خرید جو مرغی مرین ایک
 چلدیں عدم کی راہ سبھی اونگھ اونگھ کر
 کہتے ہیں گھر کی مرغی برابر ہے دال کے
 موزی کی جان جائے سخی کا بدل ہے مال
 روگی نے آکے ڈال دی ادروں میں کھاسلی
 کتنے جتن کئے کوئی حکمت نہ پر چسلی
 پر شیخ جی کی دال یہاں بھی نہیں گلی
 ہوگی پھر ان کی موت یہ کیوں ہم کو بے کلی

بیدل مفارقت کا ہمیں پھر بھی ہے ملال
 گو ساتھ ماکیان کے گھر کی بلا ٹلی

(۲۳) ٹڈی دل کی پاکستان میں آمد

ہے کئی اناج کی امسال پہلے ہی سے با دوسری آفت رعیت کی یہ آئی جان پر
ان کی یورش کا کہو یہ سال بیدل فی البدیہہ ٹڈیوں کا ہو چلا حملہ بھی پاکستان پر

(۲۴) بھارت کا انگلینڈ اور امریکہ متفقہ رزلوشن کشمیر سے انکار ^{۱۳۵۶}

ہے جو بھارت کی یو این او میں نہیں ضد کا سودا سما گیا سر میں
کیا ٹھگوں نے جمائی ہے محفل بانٹ لیتے ہیں سب گھر ہی گھر میں
مٹ سکے کیا تنازعہ کشمیر ہم پڑے دشمنوں کے چکر میں

پاک کا خون جس نے چوس لیا
جونک لگتی نہیں وہ پتھر میں

(۲۵) خداوندِ عالم سے قبولیت دعا کی طلب ^{۱۳۵۶}

برائے گی بیدل تمٹائے دل مدد حق تعالیٰ کی جب ذات ہے
نہیں کوئی محروم ہے فیض سے کرم اُس کا بندوں پہ دن رات کے
بصد عجز مانگ اپنے اللہ سے ہے چھوٹا یہ منہ پر بڑی بات ہے

(۲۶) حضرت داتا گنج بخش نور اللہ مرقدہ ^{۱۳۵۶}

فقر کے تھے شاہ داتا گنج بخش بندہ اللہ داتا گنج بخش
یہ سپہر دین پر روشن ہوئے تھے فرودزاں ماہ داتا گنج بخش
خلق ان کی ذات سے تھی فیضیاب سب کے نیکی خواہ داتا گنج بخش

مرحبا برکت ہے بیدل تبر پاک
تھے اک حق آگاہ داتا گنج بخش

(۲۷) طلباء کراچی کا جلوس

(اپنی تکلیفات حکومت کے گوش گزار کرنے کیلئے جلوس نکالا جس پر گولی چلی بہت شہید اور زخمی ہوئے)

گولیاں کھا کر پولیس کی ہو گئے کتنے شہید
جن کے یہ لختِ جگر داغِ جدائی دیکھتے
ان کی نظروں میں ہوئی تاریک دنیا سب
کس طرح تعلیم کے اس خرچ سے پائیں نجات
سلطنت کی فارغ البالی ہے اس پر مخلص
بارتھولیم کا بچوں کی لیتے ہیں اٹھا
ہے حکومت کے منافی سلطنت کی پرورش

طالبانِ علم کی فریاد کا یہ تھا مال
رحم کی قابل ہے ان بد بختان پونہ کا حال
جو امیدیں باندھ رکھی تھیں ہوئیں سب پامال
ان کی ناداری یہ حل ہونے نہیں دیتی سوال
فرض ہے حکام کا رکھیں رعیت کا خیال
ہے یہ دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کی چال
عدل اور انصاف سے قائم کرے اچھی مثال

آہ بیدل ہو گیا کتنا یہ منظر و محراب

ہیں وہاں توپے لیتے سبق یہ تو نہال

(۲۸) مسز رقیہ علی اور پرنس علی کی جدائی بصورت طلاق عدالت

اٹھکھلیاں ہیں واہ یہ ریتا کے ایکٹ کی
فیشن پرستیوں میں پھنسی ہیں جو لیڈیاں
بسمل رئیس زاوہ ہے تیر منظر کا ایک
بیدل مصالحت کی گئی سعی رائیگاں

پر واہ کیا پرنس علی کے سراق کی
ادنی اسی اک روش ہے یہ اُنکے مذاق کی
پیدا یہ شکل کی ہے نئی طمطراق کی
ریتا نے پھر یہ ریت نہ چھوڑی طلاق کی

(۲۹) لاہور میں بیدل کا قیام در محلہ کرشن نگر ارجن روڈ

خدا کا فضل ہے بیدل تری تہیستی
زمین کفر ہے پامال تیرے قدموں سے

بنے جو لوٹ سے بگڑی ہے عاقبت ان کی
کرشن جی کا نگر آج روڈ ارجن کی

(۳۰) دوسروں کے سہاے پر عیش اٹھانے والے

حُدا مردِ خود ہیں کو حق پر لگانے
 نہ وے ایک دمٹری جو چمٹری اُدھیریں
 پس مکرہئے کھاٹ ہر اک نمایاں
 کئی زندگی دوسروں کے سہارے
 سمجھتا ہے یہ وارثِ پاکِ خود کو
 حُدا اس حکومت کو محفوظ رکھے
 دماغِ آسماں پر قدم بر زمین ہے
 ٹکے خرچ کرنے کی ہمت نہیں ہے
 نہ کچھ خوفِ ایماں نہ کچھ پاسِ دین ہے
 اسے اپنی چالاکیوں پر یقین ہے
 غرض اس چمن کا یہی خوشہ چیں ہے
 کہ اب مُفت خوروں کا مرکز ہیں ہے

حقیقت سے بیدل ہے آگاہِ اس کی
 یہ وہ ہے جو کم خرچ بالانشیں ہے

(۳۱) ڈھا کہ ہسٹری کانفرنس میں علامہ سلیمان ندوی صاحب^{۱۳} کے خلا طلباء کی ہڑ بونگ

پھڑے کیوں طالبانِ علمِ ناحق
 کہاں ندوی کہاں اطفالِ مکتب
 حقیقت منکشف ہوتی زباں کی
 ہوئی شرمندگی اہل وطن کو
 سلیمانِ مورخِ نکتہ داں سے
 اُلجھ بیٹھے یہ ذرے آسماں سے
 ذرا سُنتے تو کچھ اس کی زباں سے
 سلوک اچھا نہ تھا یہ میہاں سے
 بلا شک ہے یہ بیدلِ منہ چڑانا
 زباں کی بھی بحث تاریخداں ہے

وزارت اول کا عزل

(۱) یوم نجات انرا اقلیت ہند

سوراج کا نظام سبھی واہیات ہے
ہر بات میں علیحدگی ذات پات ہے
پر میشران کا واقعی گاندھی کی ذات ہے
یہ خود بخود چلے گئے کیا خوب بات ہے
سرسے ہلاٹلی ہے۔ یہ یوم نجات ہے

۱۳۵۵

فاروڈ بلاک کا قیام

پارٹی آغاز کی اپنی بزالی بوس نے
کھکے بندے ماترم دھوئی سنھالی بوس نے
محو کر دیں سب تصاویر خیالی بوس نے
کھوکے گاندھی کی ہوا اپنی جمالی بوس نے
برتری کی راہ اپنی یہ نکالی بوس نے

تم سے بیدل تفرقہ کا سال گرہ چھے کوئی

یہ کہو... گاندھی کی تکلی توڑ ڈالی بوس نے

(۳) انڈین نیشنل کانگریس کی شورشِ عظیم جو کوٹ انڈیا ریزولوشن کے بعد ظہور میں آئی

اپنا معیار کر رہے ہیں پست
ہو چلے تنگ قوم یہ بد مست
دیش کے یہ بھگت ہیں وہم پرست

اچھا ہوا جو ختم ہوئیں سب وزارتیں
اپنوں سے ان کو افس ہے غیروں سے عنایت
ان پر اثر تھا سیٹھ کا اور سا ہو کار کا
پیدا کیا خدا نے یہ سامان یک بیک
بیدل تمام اقلتیں آج شاد ہیں

(۲) مسٹر بوس کے

جس گھڑی گاندھی کی ہمت آزما لی بوس نے
لیکے آزادی کا جھنڈا چل دیا بنگال سے
خواب ہے سوراج گاندھی کا اہنسا کھیل ہے
رد ہوا چرخہ معطل ہو گئی ڈکٹیٹری
کری ڈالے کانگریس کے آخرش یہ و بلاک

تم سے بیدل تفرقہ کا سال گرہ چھے کوئی

یہ کہو... گاندھی کی تکلی توڑ ڈالی بوس نے

(۳) انڈین نیشنل کانگریس کی شورشِ عظیم جو کوٹ انڈیا ریزولوشن کے بعد ظہور میں آئی

کانگریسی بڑی طرح سے گرے
کھدڑی ٹویپوں میں ہیں خود سر
مضی کہ خیز ہے یہ حُب وطن

عقل گم کر چکے اشارے میں
 ملک بھر میں مچا دیا ہلٹر
 لاکھ کے گھر جلا کے خاک کئے
 کھورہے ہیں وطن کی شادا بی
 طالبان علوم ہیں گمراہ
 تار کاٹے اکھاڑ دی پٹری
 بے گنہہ گولیوں کی نذر ہوئے
 ہنے بہت سوں کو زندگی بھاری
 اب اہمسا کی اٹھ گئی ارکھی

شور و شر ہے بنائے ناکامی
 کھائی گاندھی نے آج فاش شکست

مسلم لیگ کی جدوجہد پر اے قیام پاکستان

(۱) آنریبل میجر شوکت حیات کی لیگ کی طرفداری میں پنجاب کی کینٹ عملدگی

مرحبا کیا بات تیری سرسکندر کے سپوت
 ہمت مردانہ سے جینا ح کی کیا ہے بعید
 شیر نر کے سامنے رو باہ بازی کیا چلے
 خطہ پنجاب میں رکھ لی مسلمانوں کی بات
 جلد ہوگی لیگ کو مطلب پرستوں کے نجات
 دشمنوں کو اب کوئی دن میں توٹی جاتی ہے مات

چاہیے بیداری جو اس ایثار کا سال دُعا
 لکھ... سکندر جاہ عالم میں رہے شوکت حیات

(۲) عالیجناب ڈاکٹر ضیاء الدین افس چانسلر مسلم یونیورسٹی کی خطاب سے دست بردار
 ناز کرتا ہے سدا عالم فدائے قوم پر
 چھوڑ بیٹھے ہیں ضیاء الدین بھی سر کا خطاب
 قوم سے وابستگی نے درس خود داری و پا
 ان شہیدان وطن کی خاک بھی ہے کیمیا
 ہے سلف کے کارناموں پر تصدق سیم وزر

خود کو پہچانا جو بیدار خود جھجک جاتی رہی
 بے نیاز سربے جب سر تھیلی پر لیا

(۳) شمولیت بلوچستان در پاکستان

رہے گا جسم طاقتور بلا شک
 یہی حالت بنے اقوام جہاں کی
 خُدا کا شکر ہے بلوچیوں نے
 عروج شوکتِ اسلام ہوگا
 ہے گروا بستگی اعضا میں باہم
 ضروری ہے بہم افراد کا دم
 کیا ہے لیگ کا صد خیر مقدم
 دکھائیں اسود و احمر جو دم خم

بحمد اللہ بیدار فیضِ حق سے

رہی ہے ”تان“ پاکستان قائم

(۴) شمولیت سہلٹ در پاکستان

ہو گئے سلہٹ کے مسلم بھائی بندوں میں شریک
 دین بدن وسعت حدود ملک میں ہونے لگی
 دشمنوں نے ہار مانی کیا خدا کی شان ہے
 اس اضافہ کا بہت کچھ اور بھی امکان ہے

دشمنانِ دین کو بیدار متعلق کیونکر نہ ہو

مرحبا سلہٹ بھی گویا جزو پاکستان ہے

(۵) ممبران جمعیت العلماء کی لیگ میں شمولیت

تقویت دیتا رہے گا جو خیال خام کو
کون اس بازار میں لیتا ہے کھوٹے دام کو
مرد ٹھکراتے رہے ہیں گردش ایام کو
کفر پر اللہ نے بخشا شرف اسلام کو
ابتدا میں سوچ لینا چاہیے انجام کو
صبح کا بھولا مسافر لوٹ آیا شام کو

۱۳ ۴۴

(۶) حصول پاکستان کے لئے جدوجہد

اس دن بیجاں میں کچھ پیدا خدارا جان کر
پھر مسلمانوں میں پیدا بوزر و سلمان کر
پھر نئی فتح و ظفر کا ملک میں اعلان کر
پھر محمد ابن قاسم کی ہویدا شان کر
دشمنوں سے صاف پھر میدان کا میدان کر
پھر یہاں لا کر کھڑا محمود سا سلطان کر
ہو مقابل دشمنوں کے اپنا سینہ تان کر
اس غلام آباد میں ہرگز نہ یہ شربان کر
ان کے پھندے میں نہ پھنس جانا یہ بھگ جان کر
اپنی آزادی کا اچھے طور اطمینان کر
حامی ملت کے گھر بار پاکستان کر

۱۹

۶

۴

پا نہیں سکتا کبھی انسان وہ دل کی مراد
ڈھلتے ہیں سکے کھرے ایمان کی نکسال پر
کس لئے خوفِ حوادث سے ہمیں ہوگا ہراس
حق کبھی ہوتا نہیں ناحق کے آگے سڑکوں
مرد عساکر کو زواہے دور تک رکھے نظر
شکر ہے اللہ کا بیدل ملی تو فوق نیک

نوجوان مسلم اخوت کا سرو سامان کر
کارناموں کا سلف کے پھر سے دہرائے سبق
وے زمانہ کو وہی پھر درس خالد بن ولید
پھر سے تازہ کر صلاح الدین ایوبی کا جوش
ہو جہاں پھر آشنائے سطوت تیموریہ
جس کی ہیبت کے لرز جاتا ہے بھارت آج تک
چاہیے ٹیپو کی جرات مردین میدان کا
یا در کھ خود داری انسان میں ہے راز حیات
تیرے اعدا ملتوں سے درپے آزار ہیں
دشمنوں کی زد سے باہر ہو جو رہنا ہے یہاں
بیدلِ خستہ کی آخر میں گذارش ہے یہی

(۷) کانگریس اور لیگ کے تصادم سے متاثر ہو کر
بھائی بھائی کی طرح ہندو و مسلم پھر میں
سر پھٹول ہے حکومت کیلئے بیدل مضر

مٹ مٹا چلے کسی صورت سے شکل نفاق
کانگریس اور لیگ میں بہتر ہے اب ہوا نفاق

۶۰۹۴۶

(۸) منافقانِ ملت کی ریشہ دو انیاں

بتائید صنم ہر لحظہ کو شرم
چناں خونِ رگِ ملت بنو شرم
بداں بر رفعتِ جناح خموشم
برائے دیگران خود را فروشم
بہر صورت کہ خواہی جامہ پوشم

برون ہند کرم حق پرستی
کجا بار آورد این نخلِ اسلام
شنا خوانی گاندھی خوشتر آید
بخیر دارم نہ از احوال خویشاں
نہی چوں کیسہ زرد رکفت من

(۹) قیامِ پاکستان (خدادادِ مملکت)

بہت گرچہ یاروں نے توڑا مڑوڑا
نیا افترا گرچہ ہر روز جوڑا
نہ بھر پائے گا زندگی بھر یہ پھوڑا
حوادث نے گوسب طرح سے جھنجھوڑا
لہورگ سے ملت کی برسوں پوڑا
چہ خوش آج جناح نے کفر توڑا

رہی ملکِ مسلم کی بنیاد پڑ کر
بُری طرح جناح سے ہار مانی
اکھنڈ ہند کا زخمِ رستا رہے گا
مگر ہوش میں پھر بھی آئے نہ غافل
بنے حسامی کفر لالچ میں پڑ کر
برائی یہ برسوں کی امید بیدل

۶۰۹۴۶

(۱۰) آزادی ہند اور مولانا آزاد

جسے دیکھے خرم و شاد ہے
یہ آپس کی رنجش میں برباد ہے

ہوا آج آزاد ہندوستان
نہیں قومِ مسلم میں پراختاد

نہیں حال کے حال پر کچھ نظر وہی داستان کہن یاد ہے
 ابھی تک اسی پر ہے تکیہ انہیں سیاست جو بیرون میعاد ہے
 ہمیں آہ بیدل ہے روتا یہی
 ابھی تک گرفتار آزاد ہے

کانگریس کی لیگ کے مقابلہ میں آخری سعی حاصل

(۱) مسلم کانگریسی ایم ایل اے صاحبان جو لیگ کے مقابلہ میں ہار گئے

برہم ہے قوم کرسی کونسل بھی چھن گئی سب کرو فر گیا نہ کسی ٹھٹھٹ کے ہے
 اغیار کے سگوں کی یہ بیدل مثل ہوئی اُف گھر کے اب ہے نہ کہیں گھاٹ کے ہے

(۲) کانگریس کو لیگ کے مقابلہ میں ہر جگہ شکست

کچھ بھی سُدھ بُدھ نہ رہی آہ یہاں تک پہنکے یار لوگوں نے الیکشن میں چپائی گڑبڑ
 لیگ سے بس نہ چلا لاکھ لٹا باز رکھی مات پر مات ہوئی مفت مرے ہیں اہل لڑ
 شان حق دیکھئے ذلت ہوئی اعدا کو نصیب بے طرح زور رہا پھر بھی نہ ٹوٹے پارٹ

(۳) غزل منسٹری خان صاحب درصوبہ سرحد (کانگریسی) ۱۹۲۶ء

نکالے ہی گئے حکماً بالآخر چلا حربہ کوئی نطابہر نہ باطن
 خلافِ شان تھا ترک وزارت چڑھا تھا سر پہ خود بینی کا یہ جن
 ہوا صوبے کا صوبہ شامل لیگ بھلا کیا خاک چلتی ان کی یہ شن

لگی لپٹی کا بیدل کیا بھروسہ
 چلے کاغذ کی ناؤ آہ گئے دن

ہسپتال

(۱) قاتلان چیمورا اور آشتی کو سزائے موت سے چھڑانے کیلئے کل ہندوستان کے شہروں میں ہسپتال مرنے والوں کا منایا کچھ نہ سوگ آدمیت کا یہاں تک کال ہے ظالموں کے ساتھ ہمدردی ہے پھر عاقل پر بیدار یہ پتھر پڑ گئے

الاماں کیا شامتِ اعمال ہے
قاتلوں کے واسطے ہسپتال ہے

۱۳۵۴ ف مطابق ۱۹۴۲ء

نوٹ:- یہ ہر دو موافقات چاند ضلع (سی پی) میں ہیں ۱۹۴۲ء کی شورش میں ایک پارسی ڈپٹی کلکٹر مسٹر ڈنگا جی اور ایک نائب تحصیلدار کو ڈاک بنگلہ کے گھمبوں سے باز کر جہاں وہ انتظاماً مقیم تھے۔ مٹی کا تیل چھڑک آگ لگا دی اور زندہ جلا دیا۔ مقدمہ چلایا گیا اور قاتلوں کو سزائے موت کا حکم ہوا۔ عام ہسپتال ان کے چھڑانے کے لئے کی گئی۔ اور ہاتھ گاڈھی نے وائسرائے سے بل کر شاہانہ رحم پر چھڑا دیا۔

(۲) ڈاک خانہ کی ہسپتال

کروں نامہ دوست ارسال کیا
ہے مفقود کا غنہ، سیاہی، تسلیم
بچائے خدا کیا بڑا وقت ہے
ہمیں گل کسی گل میسر نہیں
روانہ ہوں کس طرح بیدار خطوط
کبوتر مرے پر و بال ہے
ہر اک چیز کا ان دنوں کال ہے
مہورت بڑی ہے بڑا سال ہے
غرض زندگی سخت جہال ہے
کہ... اب ڈاک خانہ کی ہسپتال ہے

۱۳۶۵ء

(۳) پنجاب کے لوکل باڈینز کے مدرسین کی ہسپتال

مانتے ہیں مطالبات کو جھٹ
روز نے چبقاشش نئی بیدار
ہے یہ ستیہ گرہ فسوں سازی
آج ہے ماسٹر کی ٹر بازی

۱۳۷۱ء

یہ ہسپتال کئی روز رہی اور طلباء کو کھیل کود کا اچھا موقع مل گیا تھا۔

(۴) پٹواریوں کی ہڑتال

آج بگڑا ہے زمرہ پٹواریوں میں یہ عادی الٹ پلٹ کے سدا یہ نئے ڈھالتے ہیں سکے روز جس کی چاہیں زمین پٹ کر دیں نئے تسلط زمین پر ان کا چشمہ فیض کے ہیں چوکیدار اس کو دیتے ہیں بر ملا چکر ان سے نالاں مہاجرین ہیں سب سال درکار ہے اگر بیدل

یہ نکالیں گے بال کی اب کھال ان کا ریکارڈ ہے محض حجاب نے گھروں میں لگی ہوئی ٹکسال مٹھیوں میں دھرا ہے ان کی کال کاشتکاروں کو کر دیا پامال ان کی مرضی سے چل سکے کینساں جس سے گلنتی نہیں کچھ ان کی دال چاہتے ہیں ہر ایک سے تر مال لکھ... یہ پٹواریوں کی ہے ہڑتال

۱۳ ۲۱

(۵) اڈیٹر ان اخبار کی ہڑتال

اب زباں بند رائٹروں کی ہوئی یہ نمائش پرشٹروں کی ہوئی آج ہڑتال اڈیٹروں کی ہوئی

اس گرفتاری سلہری پر ایک دن چھپ سکے نہ اخبارات اثر انقلاب ہے بیدل

(۶) نفاذ مارشل لاء

بدتمیزوں نے نیا طوفان ہے برپا کیا اپنی خود جانیں گنواہیں کیا بلا سکے سوا راستی سے چاہئے کرنا حکومت سے گلا ہوں محافظ ملک کے عقل دے ان کو خدیا لکھ... ملٹری کا تسلط شہر پر آج ہو گیا

ایک گڑ بڑ مچ گئی چاروں طرف لاہور میں مال و زر ضائع کیا ناحق رعیت کا تمام کر کے شورش اس قدر برپا ہوئی کیوں مل لیں آپسی جھگڑوں میں پھنس کر غیر کو موقع نہ دیں مارشل لاء کی بنا بیدل یہ آئی کان میں

۱۹ ۲۳

(۱۳) وفاتِ مارشل جوزف اسٹیلین پر کمپیر سویت روسیہ

(یہ تاریخ صفحہ ۱۴۳ کے سلسلے میں ہے)

مارشل کو اور کچھ ملتی جو فرصت موت سے
اس نے وہی باشندگانِ روس کی کاپیڈٹ
مملکت کے کارخانے کو کیا پھر سے درست
یہ مٹا دیتا جہاں سے جنگ کے سرب سے
علم کی خاطر ہزاروں کھوٹے لے مدرسے
پر گئے تھے پیچ جو ڈھیلے حکومت کے
کیوں نہ ہو بیدل بیامانم کمیونسٹوں میں آج
جوزف اسٹیلین سے ڈکٹیٹر بھی ٹٹے چل بسے

مہاتما کرم چند گاندھی

(۱) برہمن سالگرہ مہاتما جی

عمر گاندھی جی کی پریشتر بہت لمبی کرے
واقعی بے مثل ہے ان کی ہنسنا کا اصول
حل کرے گا کس کی طاقت کے یہ مشکل رنگا
ہے دعا بیدل عطا ہو زند گاندھی طویل
دم قدم سے انکے ہے ہندوستان میں شیانتی
صلح کل یہ پالسی کیسے نہ دنیا مانتی
ان کے علم و عقل پر حیران ہیں دیانتی
حق کے ہر سال برسوں تک ہو گاندھی جیانتی

(۲) مہاتما جی کا برت برائے ہندو مسلم اتحاد

ہو صلح قوموں میں گاندھی نے شرط منوائی
اہالیانِ وطن قول پر رہیں ستائم
رہے ملام الہی یہ دورِ آزادی
خدا نے پیر کہن پر کرم کیا بیدل
برت کو توڑ کے بیشک ثواب لوٹا ہے
جو انحراف سر مو کرے وہ جھوٹا ہے
بہت دنوں میں غلامی سے ہند چھوٹا ہے
مہاتما کا برت واہ آج لوٹا ہے

(۳) پرارکھنا کے وقت مہاتما جی پر کسی ملعون کا بم پھینکنا

گرو کے چیلے ہی خود ان کے ہو گئے بدخواہ
اہالیانِ وطن کا سلوک سے ہونہا
سپوت ہو گئے ماما بھرت کے یہ گمراہ
عجبت ہے تنگ دلوں کو تلاشِ عزتِ جاہ
اب اس کی جان کے پیچھے پڑے ہیں خنواہ
پرارکھنا میں دُعا کر رہا ہے شام و پگاہ
ہوئی ہے بم سے تو صنع مہاتما کی آہ

۱۹ ۶ ۲ ۸

وقار ہند میں گاندھی کا ڈگمگانے لگا
برت رکھا کہ ہو مضبوط رشتہ اُلفت
تھے ہیں مصالحِ عالم کی جان لینے پر
کشود کار کو درکار ہے کشادہ دلی
کئے جو قوم پر احسان سب بھلا بیٹھے
ہے ملک و قوم کی خدمت میں زندگی کاٹی
برت کے بعد یہ بیدلِ ثقیل افطاری
آہ قتلِ بیگناہ :-

(۴) ملعون نتھورام گڈ سے کاہتا مہاتما جی بیکنٹھ باشی کو قتل کرنا

جھیلیں سب آفتیں اسی مانا کے پوتے
بھارت کے کیوں سپوت کو مارا کیوتے

۱۹ ۶ ۲ ۸

گاندھی نے اپنی قوم غلامی سے دی چھڑا
احسان کا بدل ہے یہ بیدلِ غضب کیا

(۵) دیگر

موت یا پو کی جواھر کو ہے نقصانِ عظیم
عظیم
یسلمبر دارِ آزادی رہا مردِ سلیم
وید کی تھیں اس سے وابستہ روایاتِ قدیم
کر عطا بیکنٹھ رحمت سے خداوندِ کریم

اس کی اُلفت تھی نہ موتی لعل کی شفقت سے کم
اس کے دم خم سے غلامی کی مٹیں پابندیاں
وے رہا تھا ایک عالم کو اہنسا کا سبق
روح کو اس مرنے والے کی بلے اب شانتی

بے سری بیدلِ حکومت ہند کی ہے ان دنوں
ہو گئے پنڈت جواہر لال جی صاحبِ عظیم

۱۳ ۵ ۴

(۷) دیگر

مہاتما نے سدا ہند یوں کی آن رکھی
بنے فضول یہ اعدائے جان گاندھی کے
غضب کا پاپ یہ بیدل کیا ہے قاتل نے
پراختنا میں چھڑائے پران گاندھی کے

(۷) دیگر

واری گئے مہاتما ہندوستان پر
مد نظر تھا ہندو مسلم کا اتحاد
بھائی ہریجنوں کو سمجھنے لگیں ہنود
اس نے اسی لگن میں برت پر برت رکھے
مر کر بھی اہل ملک کو بیدل عزیز ہے
ان کی صلاح ملک میں سب زندگی نئی
اپنی پراختنا میں سدا بات یہ رہی
تھا مقصد حیات ہی قوموں کی یونٹی
خدمات قوم سے نہ طبیعت کبھی ہٹی
گاندھی کی خاک پاک تبرک ہیں گل بٹی

(۸) دیگر

گاندھی کو بھی شہید کیا ایک لعین نے
دُنیا کو دے رہا تھا اہنسا کا یہ سبق
بے شبہہ ایک مُصلح عالم تھا ان دنوں
آزاد ملک کر کے چھٹا قید زلیست سے
صد حیف ہے سدا ہار گیا غمگسار ہند
کیوں ہونہ مرگ باعث صد سوگوار ہند
بھارت کا یہ سپوت رہا افتخار ہند
کچھ چل چلا تے دیکھ چلا ہے بہار ہند
سال وفات بیدل عمکیں نے یہ کہا
اچھے مہاتما بھی ہوئے اب نثار ہند

قائد اعظم محمد علی جناح

(۱) بروادت باسعادت محمد علی جناح

لگا روئے کہ اپنی زلیست کا سامان کرنا ہے
 کہا خود داری مسلم کی پیدا شان کرنا ہے
 خدائے پاک کو مشکل تری آسان کرنا ہے
 متاع زلیست تجھ کو ملک پر قربان کرنا ہے
 تن بیجان میں اس پھر سے پیدا جان کرنا ہے
 اسے اللہ کا پھر تابع و فرمان کرنا ہے
 اسی عیوان صفت انسان کو انسان کرنا ہے
 مسلط کوئی ان پر موسیٰ عمران کرنا ہے
 تجھے اچھے برے کی اولاً پہچان کرنا ہے
 تجھے واللہ یہ سب کچھ علی الاعلان کرنا ہے
 یہ ہر صورت یہ ہر حالت یہ ہر مکان کرنا ہے
 مگر اللہ کو تیرا ہمیں ہر آن کرنا ہے
 کہ خود کو خاک پاٹے بوڈرو سلمان کرنا ہے
 بڑا ہو کر اسے کارِ عظیم الشان کرنا ہے
 تجھے ہندوستان جناح پاکستان کرنا ہے

قائد اعظم کراچی میں پیدا ہوئے تھے
 ۲۰ محمد بن قاسم نے سندھ میں پہلی سلطنت بنائی تھی

یہ بچہ جب دیا اللہ نے آغوشِ مادر میں
 ٹرپ اٹھا اذان جس دم ہوئی فردوسِ گوشاں سے
 کلیجہ سے لگا کر شفقہ ماں نے یہ ڈھارس می
 رہے حافظ نزا اللہ میرے لال میں صدقے
 تجھے سوئی گئی ہے امتِ مرحوم کی خدمت
 بغاوت آدمی کرنے لگا حق کی خدائی سے
 یہاں انسان نے لئے مرکزِ انسانیت چھوڑا
 بہت فرزون سامان ہند میں ہونے لگے پیدا
 کسی کی شکل و صورت دیکھ کر دھوکا نہ کھا جانا
 جھجک جانا نہ ہرگز زلفہ اعد سے گھبرا کر
 جنھیں ہمت خدانے دی نہیں دشوار کچھ ان کو
 نہ ہوگی ماں اگر ماں جانی ہوگی کوئی تو ہوگا
 مٹا کر اپنی ہستی ہستی بلیت میں کم ہو جا
 ادھر ماں نے دعا کی خوش ہے لختِ جگر سرا
 ادھر روح محمد ابن قاسم نے دیا مژدہ

سن ولادت در کراچی محمد علی جناح ۱۸۷۶ء

تجھے جناح ابھی خطہ یہ پاکستان کرنا ہے

سن قیام مملکت پاک ۱۹۴۷ء

علاوہ اس کے پیدل یہ ندا پھر غیب آئی

(۲) ایک خاکسار رفیق صابر کا قائدِ اعظم پر حملہ قاتلانہ

اس منافق پر کریں لعنت جہاں تک کم ہے اب
خاکساروں کی روش پر ہر طرف ماتم ہے اب،
دھاک مسلم کی اسی کی دم سے کچھ قائم ہے اب
غم ہمارا ہے فقط اس کو جو کوئی غم ہے اب
اُمتِ مرحوم میں جو تفرقہ باہم ہے اب
اس کے بل پر بیسیوں میں چلا دم تم ہے اب
لکھ... خدا یوں نگہبانِ قائدِ اعظم ہے اب

قائدِ اعظم پر جھپٹا لیکے خنجر خاکسار
شکرِ رب ہے وارِ خالی دشمن دین کا گیا
اک متاعِ قوم ہے جینا ح کی جانِ عزیز
رات دن ملت کی ہیں ہیو دیاں مدِ منظر
یہ مٹا دے گا خدا نے پاک ہے اس کا مد
حق تعالیٰ عمر دے اس کو صدوی سال کی
یہ ندا دی ہاتھ غیبی نے بیدل بہر سال

(۳) برتھنیت سالگرہ قائدِ اعظم (اس موقع پر ان کو سوئیں تولنے کی تجویز تھی وہ رضا مند نہ ہوئے)

وے عمر نوح اس کو خداوندِ دو جہاں
منزل پر آگاہ ہے جو بھٹکا تھا کارواں
روباہ بازیوں کا کیا راز سب عیاں
اس جسم کی ذکات بھلا سیم و زر کہاں
یہ تول میں سبک ہے مگر مول میں گراں
دوہرائی جائے عظمتِ مسلم کی داستاں
داہم خدا ہوتا یادِ اعظم کا نگہبان

شتر برس کے حضرت جناح ہو گئے
اس نے فلاحِ قوم کی راہیں نکال لیں
اعدائے دین کا درہم برہم ہوا نظام
اقوال جس کے لعل و جواہر کے مول ہوں
میزانِ عقل و ہوش میں رکھ کر پرکھ لیا
یارب یہ دورِ سالگرہ بار بار ہو
بیدل دعا کے ساتھ کہو سالِ تہنیت

(۴) حصولِ پاکستان پر قائدِ اعظم کو مبارکباد

سپوتوں میں ہوا بھارت کے بریا آج یہ ماتم
مٹی اس بانٹ سے دو بھائیوں کی کاہشِ بہیم

اکھنڈ ہندوستان کے کر ڈے جناح نے شکرے
جو سچ پوچھو یہ سمجھو تا نہایت ہی مناسب

یہیں دونوں کے دونوں اپنے اپنے گھر خوش و خرم
بفضل ایزدی ہونے لگے ہیں متحد باہم
بحمد اللہ پاکستان ہوا کس شان سے قائم
ہے ایوانوں پر فردوس نظر اسلام کا پرچم
سکوں کی بس گئی دنیا پھر آیا چین کا عالم
عطا ہو عمر طولانی صدوسی سال کم از کم
یہ ہے اقوال کا سچا موا عید اس کے مستحکم
مبارک ہو یہ دور کا مرانی قائد اعظم

۱۹۶۴ء

(۵) قائد اعظم گورنر جنرل مملکتِ پاک

چھٹ گئے بغض کے چھائے جوئے تھے بادل
اس نے سب کچھ یہ لیا محض تدا بیر کے بل
مدتوں تک یہ اسی دُھن میں رہا ہے بیکل
ڈال دی اس کی سیاست نے سمجھی میں بلچل
نخل اُمید میں بھر پور رہیں شیریں پھل
لو مقرر یہ ہوا آج گورنر جنرل

۱۳۶۴ھ

(۶) مادرِ بلدت مس فاطمہ جناح

(قائد اعظم نے ایک اجتماع میں فرمایا تھا جب مشکلات سے دل برداشتہ ہوتا تو میری بہن ہمت لاتی تھی)

سلامت قائد اعظم رہے اور اُس کی ماں جانی
بنا جناح رہی فاطمہ نے کی سچائی

یہی جمہوریت ہے، ہے اسی کا نام آزادی
مسلمانوں میں آیا پھر سے دورِ فارغ البالی
بنائے سلطنت ہندستان میں پڑ گئی پھر سے
ہوئی کانوں کی جنت اب صد اللہ ہوا کبر کی
لیا پلٹا زمانہ نے مٹیں گی کلفتیں ساری
سلامت حق تعالیٰ حضرت جناح کو رکھے
ہماری کامیابی کا اسی کے سر رہا سہرا
خلوص دل سے تبدیل پیش کر یہاں تہنیت

(۵) قائد اعظم گورنر جنرل مملکتِ پاک

مشکلیں قائد اعظم کی رہیں حل ہو کر
قابلِ داد ہے یہ ہمتِ عالی اس کی
قوم کی منکر میں دن رات گھلایا خود کو
ہر مخالف کو تدبیر سے دکھایا نچپا
گلشنِ پاک کو اللہ رکھے اب شاداب
حق تعالیٰ کی یہ ہے شانِ کبریٰ تبدیل

(۶) مادرِ بلدت مس فاطمہ جناح

(قائد اعظم نے ایک اجتماع میں فرمایا تھا جب مشکلات سے دل برداشتہ ہوتا تو میری بہن ہمت لاتی تھی)

بحمد اللہ دونوں خادمانِ ملکِ بلدت ہیں
یہ بیشک اُمتِ مرحوم کے خضر و سچا ہیں

ملا اس کو تدبیر اس کو یارائے شکیبائی
 بہن جناح کو دسی تاگراں گزے نہ تنہائی
 خدا رکھے ہیں شیدا قوم و ملت کے بہن بھائی

۶۱۹ ۲۴

کیا اسلام کے اوصاف کا اللہ نے حامل
 دیا ہارون موسیٰ کو خدا نے قوت بازو
 دعا ہے تبدیل خستہ کی بہر سال تہنیت
 آہ قایدِ اعظم :-

(۷) وفاتِ حسرت آیات

مقتدائے ملک و ملت رہبر محکم گئے
 شکر کرنے جانبِ خلاقِ دو عالم گئے
 عمر بھر قائم رہے جس بات پر یہ جم گئے
 آئے جو ہنستے ہوئے با دیدہ پر نم گئے
 چھوڑ بیٹھے حوصلے یکبارگی دم خم گئے
 سازشِ اغیار کے اندیشہ پیہم گئے
 ٹھوس تجویزیں کئیں اقوالِ مستحکم گئے
 مغفرت سے حق کی سوئے جنتِ آدم گئے
 اُمتِ مرحوم کے بہی قایدِ اعظم گئے

جین دنیا سے سدھائے حضرت جناح آج
 منزلِ مقصودِ پاکستان پہنچا کر ہمیں
 درسِ خودداری دیا ہم سب کو قولِ فعل سے
 ان کی تقریروں نے وہ پید کیا جوش و خروش
 زچ ہوئے ان کی سیاست کے مخالف اس قدر
 ملکِ پاکستان اپنا منضبط ایسا کیا
 آہ یہ بیوقت کی ہے موت نقصانِ اعظم
 رحمت اللعالمین کے ہو تصدق میں نجات
 عالمِ اسلام تبدیل کیوں نہ ہو گا سوگوا

(۸) دیگر

بیا اس موت کا ماتم ہے پاکستان میں گھر گھر
 منظم کر دیا سارے مسلمانوں کو سرتاسر
 عطا جنت میں کرنا قصرِ عالی خالقِ داور
 بیا اللہ کی رحمت نے بھی جناح کو بڑھ کر

۱۳ ۵ ۶

جدائی قایدِ اعظم کی ملت کو گراں گذری
 بنائے سلطنت ہندوستان ہیں الہی اس نے
 معاون یہ تیرے محبوب کی اُمت کا تھا دائم
 بلا شک ہو گئیں مقبول تبدیلِ خستہ اسکی

(۹) برائے لوح مزار قایدِ اعظم

ہوئے دُنیا ئے دولِ حضرت جناح بھی نصرت
بفضلِ ایزدی ایسے نقوشِ زندگی چھوڑے
مسلمانوں کو دلوائی نئی اک سلطنت اس نے
شفاعتِ زحمت اللعالمین کی اس کو حاصل سے
نہ کیوں ہو عالمِ اسلام میں چاروں طرف ماتم
کہ جن کو دیکھ کر بحرِ تحیر میں پڑے عالم
بجہد اللہ کس خوبی سے پاکستان ہوا قائم
عطا اس کو خداوندِ جہاں کر جنتِ آدم

سن ہجری کے تبدیل ساتھ سالِ عیسوی کہو
گیا پانے پاکستان۔ ہے گورتِ ایدِ اعظم

۱۳ ۵ ۶۴ ۶۱۹۴۸ { ۵۸۱ + ۱۳۶۴

شہیدِ ملک قایدِ ملت نواب دے لیاقت علیجاں مرحوم

(۱) پروزارتِ عظمائے مملکتِ پاکستان

منتخب قایدِ اعظم نے رکھے ہیں محکام
قوم پر جان و نسا کرنے کو تیار ہیں سب
بیتدل اس کی ہوں تجاویز نہ کیونکر اعلیٰ
سلطنت ان کی نہ کس طور رہے مستحکم
مرحبا ایک سے ہے ایک یہ بڑھ کر ہم
جس کا ہے واہ لیاقت سا وزیرِ اعظم

۶۱۹۴۴

(۲) جنگِ کوریا میں امدادِ گندم پاکستان

عرض کر دم وزیرِ اعظم را
گندم پاک را بہ کوریا داد
بہر دیگر شریک جنگ مشو
جنگِ کوریا میں پاکستان
بر عطائے تو سخت حیرانم
نفع از فیض تو چہا یابم
من ازین فتنہ عدو عالم

این مثل بے ہشا بہ من گفتہ

دھن سگ ز نغمہ دوختہ ام

۶۱۳۶۹ = ۸ - ۱۳۶۶

(۳) آنریبل لیاقت علیخاں کا گھونسا

دبے بارہ احسان سے غیر اس کے
بتا تائے یہ راہِ حق کجروں کو
ہوس ملک گیری کی ذلت کا باعث
نہ آشوک چکر نہ چرخ سے مطلب
ہے مضمرد تیر کی اک شان اس میں

بفضل خدا ہے شرافت کا گھونسا
ہے اللہ کی بس اطاعت کا گھونسا
نہ کیوں کر پڑے سر پر شامت کا گھونسا
دکھایا ہے مومن کی طاقت کا گھونسا
نفاست ذہانت فراست کا گھونسا

مدد پاکستان پر حبیب ہند نے اوج بھنگ کی اور
علیائے شکرت کی تو لیاقت علیخاں کے گھون
لکھایا کہ بارہ جواہر سے دیا جائے گا

عدو لاسکے اس کی کیا تاب بیدل
بلاشک... ہے خان لیاقت کا گھونسا

۱۳ ۵ ۱۱

آہ قایدت حضرت علیہ

(۴) قطعات تاریخ وفات

تائیدت کو مارا طمع زر کے لئے اکبر ملعون کا اللہ کے ظلم شدید
مرحبا ماہ محرم میں ہوا ہے جہانِ حق قصرِ عالی پائے گا جنت میں یہ مردِ شہید
بیدل غمگین ستم ڈھایا شقی القلب نے
تاتل مردودان کا تھا کوئی آلِ یزید

۱۳ ۵ ۱۱

(۵) دیگر

آج ہیں خان لیاقت رہرو ملکِ عدم
کر کے مستحکم یہ پاکستان کو جنت گئے
بیدل خند جدائی مدتوں سے شاق تھی
تائیدِ عظم سے ملنے قایدت گئے

۱۹ ۶ ۵۱

(۴) دیگر

گراں بارائے قوم کو ان کی فرقت
چلے ہیں بٹھا کر نقوشِ محبت
بہت رحم دل تھے بہت بامروت
رہے ایک سچے ہی خواہِ بلیت
حقیقت میں تھے پختہ کارِ سیاست
کشادہ ہوا ان کے لئے بابِ رحمت
لیاقت نے کیا آہ پائی شہادت

لیاقت علی خاں جہاں سے سدھارے
دلوں میں سدا یاد تازہ رہے گی
نگاہِ کرم تھی رعیت پر ہر دم
مہاجر کی شکروں سے خالی نہ پایا
تدبیر سے مرعوب تھے کل ممالک
خداوندِ عالم بہشت بریں سے
محرم ہے بیدل مہرِ احترام

یادِ رشکال

(۱) یومِ وفاتِ خلدِ آشتیاں حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناح بانی پاکستان

تھی یہی تاریخ جس کو آج گزے تین سال
سچی بچید کا ہے پھل جس کی یہ سب جاہ و مال
ہے تعجب خیز جس کی ہر سیاست کا کمال
آج جو خاکِ لحد میں ہے پڑا سویا لہرِ حال
ہے بچا جتنا کریں اس مرنے والے کا نلال
زخمِ یہ وہ ہے نہ ہو گا عسمر بھر جو اندمال
دے ہمیں توفیق اس کی بھی خدائے لایزال
خلد میں اللہ بخشے اس کو عیشِ لازوال

گوہرِ نایاب جس دن خاک میں اپنا ملا
وہ بلیتِ بہمت، دلانی جس نے آزادی ہمیں
کارنامہ ہے اسی اعلیٰ گہرِ "جناح" کا
ڈال دی جس نے بنا اس ملک پاکستان کی
یاد کو اس کی بھلا دیں یہ کبھی ممکن نہیں
ہے دلوں پر اہل پاکستان کے گہرا یہ داغ
ہاں مگر اس کے لئے مریم ہے صبر و شکر کا
کیجئے اس کے لئے ہر دم دُعائے مغفرت

ہم کو لازم ہے رہے اس بات کا ہر دم خیال
 نعمت توحید پر رطب اللساں ہو بال بال
 آنکھ بھر کر دیکھ لے ہوگی نہ دشمن کی مجال
 کیجئے و تا تم زمانہ میں تدریج کی مشال
 دشمن بد میں کمی اپنے لیجئے آنکھیں نکال
 ہو مگر ماضی سے بڑھ چڑھ کر یہ صورت یہ حال
 توڑ ڈالیں گر ضرورت ہو یہ مکاروں کا مجال
 سرخرو پھر آپ کو رکھے گارت ذوالجلال

جس سے بتدل ملت بیضا ہے اب تک سو گوار

وائے آیا قاید اعظم کا وہ یوم وصال

(۲) یوم وفات قاید اعظم پر محترمہ ماوریلٹ مس فاطمہ جناح مدظلہ العالیہ کی تقریر
 مرد عاتل اپنی ذمہ داریاں محسوس کر
 تو نے اہلی ہے بنا جس سلطنت کی خون سے
 کر نصیحت پر عمل میں فاطمہ جناح کی
 قبضت کشمیر کر لے نوک سے شمشیر کی
 ریڈیو پر نشر یہ ہوگی دوبارہ ہو بہو

(۳) یوم حضرت علامہ اقبال نور اللہ مرقدہ (۲۰ اپریل ۱۹۵۱ء)

سدا برتری اس نے ملت کی چاہی
 نہ ہو اس کے اقوال سے کم نگاہی

تالیش نہ کیوں لب پہ اقبال کی ہو
 چاہئے یوں رکھیں یاد تازہ

کہ بن آب جیسے تڑپتی ہے ماہی
جو کی بات منہ سے عمل سے نیا ہی
اسی عہد زریں کی دنیا سرا ہی
تدا بیر کے بل پہ کی سرا ہی
شعرا اس کا تھا دین کی خیر خواہی
پڑھالے کے جوشِ انخوت سپاہی
مٹا دی غلامی کی سب راہی
سر بزہنہ پر رکھا تاج سہا ہی
مسلط تھی جس کے سبد پر تہا ہی
بھا آخرشش جانبِ حشد راہی

دعا بہر تاریخ بیدل کی یہ ہے

ہو اقبال کی مغفرت یا الہی

(۴) یوم شہادت قائدِ ملت نواب زادے لیاقت علی خان

جسمِ پاکستان میں ناسور ہے یہ لاعلاج
گورہا نواب زادہ تھا ملک کا مزاج
بہتری ملک کے مد نظر تھے کام کاج
اور ضرورت کے ہماری تھا بہت زائد تاج
اس نے رکھ لی ہند کے بیکم مسلمانوں کی لاج
کس لئے ہر شخص کے دل پر بھلا کرتا دراج

یہ تھا مضطرب دردِ قومی سے ایسا
الوالعزمیوں کا دیا درس اس نے
زمانہ تھا جب سرنگوں مومنوں سے
مفت زکے سونے ہوؤں کو جگایا
گذاری اسی دہن میں سب زندگانی
اٹھا ہر کوئی سرا، تحصیل پہ رکھ کر
ہوئے سرخرو خطہ پاک لے کر
ہمیں پھر سے تحتِ سلاطین لایا
عسرض دُور کردی وہ گردِ نجوست
بنا کر بہ ہر طور خود دار سب کو

خونِ ناحق پر لیاقت کے ہے ملتِ شمساً
آہ یہ مخدوم اک خدمت گزار قوم تھا
عہد میں اس کے رہے فارغ البالی کا دو
اس کی نیکی کا ثمر بہتات تھی ہر چیز کی
خانماں برباد سب آکر ٹھکانے سے لگے
دے دیا سب کو سہارا ایک نازک وقت میں

گل دلوں پر اس نے یہ چھوڑا محبت کا اثر
پیشکش ہر دم و عاٹے مغفرت کا ہے خراج
کیوں تصدق میں تہی کے ہونہ بخشش کا یقین
زیب سرائی کے رکھا شہادت کا یہ تاج

خونچکاں جس پر ہیں بیدل رائدن چشمانِ قوم
کسا وہ سوگ ارتحال قایدِ ملت ہے آج

۱۵۱۵ یگر

ہے نواب زاوے کی یہ سرخروئی
شہادت بھی ماہِ محرم میں پائی
کٹی خدمتِ قوم میں عزتِ گانی
چلے آخرت میں یہ لے کر کسائی
ہوا ملک گرویدہ لطف و کرم کا
سبھی کے دلوں میں محبت سمائی
بکریا نخبِ بخشش کا سامان ان کی
حداوندِ عالم کی ہے کبریائی

کلیجے نہ کیوں منہ کو آجائیں بیدل
لیاقت علی خاں کی یاد آج آئی

(۶) یومِ عالیجناب مرزا اسد اللہ خاں غالب

آج دن آیا اسد اللہ کا
جو زبان کا مستند استاد ہے
ثبت ہے ہر صفحہ دل پر کلام
بسکہ نقشِ مانی و بہزاد ہے
ہیں تختیوں میں بلند پروازیاں
دور رس کیا طبع آزاد ہے
اس نے پیدا کی ہیں وہ وہ خوبیاں
جس سے دنیائے سخن آباد ہے

زندہ بیدل رہتے ہیں اہل کمال
میرزا غالب کی آئی یاد ہے

(۷) یوم حضرت وارث شاہ

خوب لکھا ہیر وارث شاہ نے
 آشکارا کر دیا گل حلق پر
 ان کا حسن و عشق تھا عالم فروز
 بل گیا درجہ شہادت کا انہیں
 ہے زبان دانی شاعر نے نظیر
 ہر برس بیدل منائیں یوم سوگ
 آفریں مرد خدا آگاہ کوچہ
 عاشق صادق کی رسم و راہ کو
 کیا بھلا نسبت ہے مہر و ماہ کو
 مغفرت منظور تھی اللہ کو
 درس ہے گویا ترقی خواہ کو
 یاد رکھئے اُسے وارث شاہ کو

۱۳۵۷۲

(۸) یوم خوشحال خان کھٹک

خان خوشحال کا سرور ہے آج
 کیوں کھٹکتا نگاہ میں نہ کھٹک
 اس کی نظموں نے پھونک دی اک روح
 ہے کھٹک کو صد آفریں بیدل
 مئے کہنہ سے پُر ہوا ساغر
 جب کہ حکام ملک تھے جاہل
 جوش مردہ دلوں میں تھا وافر
 واہ پشتو زبان کا شاعر

۱۳۵۷۲

(۹) یوم قاید بلیٹ نواب بہادر یار جنگ مرحوم

آج ہے یوم بہادر یار جنگ
 بہتری ملک میں کوشاں رہا
 کھینچتا تھا یہ دلوں کو بزم کے
 مانع تکمیل مقصد تھی اجل
 خادم بلیٹ تھا یہ عالی نژاد
 تھا سدا بد نظر سب کا مفاد
 تھی کشش تقریر میں حد سے زیاد
 چل دیا دنیا ئے دوں سے نامراد

قوم نے بیدل منایا اس کا دن
 ہو گئی تازہ بہا درحشاں کی یاد

۱۳۵۷۲

قیامِ سلطنت ہائے نو

(۱) انڈونیشیا میں قیامِ سلطنت

یہ خداوندِ دو عالم کا ہے انعامِ مزید
آج والندیزیوں نے مان لیں شرطیں تمام
زندگی آزاد قوموں کی ہے سچی زندگی
آدمی کو چاہیے رکھے سدا ہمت بلند
اس کا سال تہنیتِ بیدار لکھو بے بہا
مملکت کا ایک والی قومِ مسلم کو کیا
سرپرستی کا جو دعویٰ تھا وہ واپس لے لیا
خاکِ دنیا میں رہا وہ جو غلام ہو کر جیا
ہے معاون بس الوالعزموں کی ذاتِ کبریا
لطفِ خالق سے ہوا آزاد انڈونیشیا

۱۳ ۴۹

(۲) قیامِ سلطنت لبیا در افریقہ

حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو بخشی سلطنت
بے اگر درکار بیدار اس کا سال تہنیت
کیوں نہ ہوں اس دین پر اپنے پرانے شاد آج
کہدے... لبیا بھی ہوا اغیار سے آزاد آج

۱۳ ۴۱

(۳) قیامِ سلطنت مالادیلو

بارگاہِ حق سے اب اکرام کی بھر مار ہے
فیضِ حق شامل ہے گر اسلام کو ہو گا عروج
مستفیض ہونے لگا مسلم کو پھر سے تختِ تاج
آج چلا وہ دن کہ جب عالم میں ہو گا اپنا راج
سلطنتِ دی لو خدانے واہ مالادیلو آج

۱۳ ۴۲

(۴) مراکش کی جدوجہد برائے آزادی

پالسی ہے اہل مغرب کی عجب انداز کی
براعظم افریقہ میں چلبے شور و شر
اُس سے دب جاتے ہیں جو سینہ سپر ہو کر لڑا
تنگ آیا ہے مظالم سے ہر اک چھوٹا بڑا

چھوڑ دیں بیدار اسے آزاد اب اہل فرانس
تا کہ... ہو جائے مراکش اپنے قدموں پر کھڑا

۱۳ ۴۲

ملت ہائے اسلام کی بیداری

راہ حکومت ایران کا قیل کے کاروبار پر ملکی قبضہ اور برٹش کمپنی کی بیداری

خوابِ غفلت سے ہو گئے بیدار
چاہتا ہے مصدق خود وار
ہر طرف سے یہ اٹھ رہی ہے پکار
کمپنی کا ہے بند کار و بار
سچ ہے لا اعتبار ہیں کفار
جو کھٹکتا تھا مدتوں سے خار
لڑنے مرنے پر ہو گئے تیار
تھا ارادہ لگائیں زر کی مار
نفت نُو چل سکے نہ تیرا اوصار
یہ بھی ہے اک گرہ کٹوں کا یار
ہاں ہر یمن بھی گئے اب ہار
خود چلائیں گے تیل کا بیوپار
حق سے محروم کب رہا حقدار
دل جہلوں کی ہے آہ کا یہ شرار
سب ہے بیدار کرشمہ قدرت
دیکھ تیل آج اور تیل کی دھار

اہل ایران اب بفضلِ خدا
گھر کی دولت سے گھر رہے بھر پور
ہے رعیت کو اعتمادِ اہل پر
کر لئے ضبط تیل کے چٹھے
کھینچ کر زر کیا ہے ملک تباہ
اب رگِ حیاں سے دیادہ نکال
جبکہ برٹش کی پالیسی نہ چلی
زور سے کام جب نکل نہ سکا
پر مصدق ہے قول کا صادق
ثالثی کو بڑھا تھا امریکہ
چل سکی کچھ نہ ان کی دلائی
اہل ایران چل گئے اس پر
منحصر فتح ہمتوں پر ہے
کیوں نہ سرمایہ دار چل اٹھیں

(۲) برٹش آئل کمپنی کے ملازمان کا آبادان کے کارخانہ سے اخراج
 کر دیا برٹش کو خارج جلد آبادان سے
 ہارمانی پراک عسالی حوصلہ انسان سے
 ملک نے پائی اماں برطانیہ شیطان سے
 جمع اسٹرٹنگ کئے ایران کے تومان سے
 شکر ہے اللہ کا بیدل سن اخراج لکھ
 واہ یہ انگریز نکلے خطہ ایران سے

(۳) سلطنت ایران کا سلطنت انگلیشیہ سے تعلقات منقطع

سب تعلق کر دئے برٹش سے اک دم منقطع
 ہو گئے پرحل مصدق کی ڈپٹ سے دم بخود
 خطہ ایران سے اکھڑا قدم انگریز کا
 ہیں یہ حق پر حق تعالیٰ حق انہیں دلوائے گا
 اس نئی رفتار سے بیدل یہ ثابت ہو گیا
 عہد و پیمان بیچ ہیں اس شاہ کے فرمان سے
 زچ ہیں دولت مند یہ اس بے سرو سامان سے
 ملک نے پائی اماں اس دشمن ایمان سے
 عالم سلام ہے مرعوب ان کی آن سے
 واقعی بگڑا ہے اب ایران انگلیستان سے

(۴) پروفیسر احمد شاہ بخاری متعینہ یو این او کی آزادی ٹونیشیا کے لئے تقریر

کے کسی طرح سے ہو ٹونیشیا کا مرحلہ
 کامیابی میں نخل آیا ٹھکوں کا اک گروہ
 آہ بیدل بے رخی سے جب کلیجیک گیا
 یو این او سے ایشیا کا ہے تقاضا بار بار
 اس لئے ٹھنڈا پڑا ہے آج تک یہ کاروبار
 ہے بخاری نے نکالا اس جلے دل کا بخار

(۵) مصر میں دور جدید سپہ سالار افواج جنرل نجیب کی حکومت

ساروق شاہ مصر کو معزول کر دیا
 سردار فوج آج بسا سربراہ قوم

سازش خلافت شاہ جو کی تھا اہم یہ کام
انگریز مصر چھوڑ کے چل دیں تسماتر
پیش منظر ہے اس کے سر اسر فلاح ملک
پہلے سے تاڑ لی تھی یقیناً نگاہ قوم
اور آبنائے کی ہو محافظ سپاہ قوم
یوں دوڑ کر رہا ہے یہ سب اشتباہ قوم
بیدل بتا رہی ہے سلامت روی کی ریت
جنرل نجیب ہے یہ بجا خیر خواہ قوم

مخالفین کی ریشہ دو انیان

(۱) افغانستان کی حکومت کا دشمنوں سے ساز و بانز کر کے پاکستان بھیجا مطالبہ

تن خاکی جمال الدین کا افغان لے آئے
ملے گی خاک کیا خاک لحد کی جہرہ سائی سے
نہ ہرگز چین ہوگی گور میں بھی مرنے والے کو
فلاح قوم تھی گر پیر و نقش قدم ہوتے
سروں میں اب سما یا ہے پٹھانستان کا سودا
انہیں گمراہ کر دیتی ہیں زر کی بھوکریں اکثر
نگاہیں پھیر لیتے ہیں یہ بھڑکانے سے اعدا کے
حکومت کو نہیں کچھ ان کی پاکستان سے نسبت
خداوند و عالم ان کو راہ راست پر لائے
رہیں افغان پاکستانوں کے قوت بازو
خصوصیت آج افغانوں کو ہے بیدل یگانوں کے

مگر روح انھوت پاکے ترکان عثمانی
دلوں سے محو کر ڈالی اگر تلقین روحانی
الوا العزمی جو اس مرد محباہد کی نہ پچانی
تڑپ اٹھتی تن بیجان میں پھر روح مسلمانی
گراں ہے عالم اسلام پر ان کی یہ نادانی
روالالچ میں ہو جاتے ہیں سب افعال شیطانی
پھر اپنی قوم و ملت بھی نظر آتی ہے بیگانہ
کہاں انصاف جمہوی کہاں شخصی متم رانی
یہ ہر صورت ہو آپس میں محبت کی فسر اوانی
بے صلح صفائی بات اک کی ایک نے مانی
ذکیوں حیراں ہو اب روح جمال الدین افغانی

(۲) شورش ڈوگرا اور کشمیر
 ہئے تعصب سے ممالک کا زوال
 چاہیئے راجہ کو پر جا کا خیال
 دشمنوں کے ساتھ کر کے ساز باز
 خونِ مسلم کا بدل لینے کو اب
 یہ کسی کے تابع و سرماں نہیں
 لاپچی دولت کے سب ہیں پیش پیش
 شیر مردوں کے بھی منہ لگتے لگی

اس سے شیرازہ بکھرتا ہے تمام
 کل مذاہب کا روائے احترام
 بیگناہوں کا محیا یا قتل عام
 بھر گیا جہرگوں میں جوشِ انتقام
 دستِ قدرت میں ہے سب ان کا نظام
 پھر سے آڑے آچلے زر کے عنلام
 مینڈکی کو ہو چلا پیدا ز کام

ان کے قول و فعل پر بیدل نہ جا

آہ بے پیری ہیں کشمیری تمام

(۳) اجتماع سپاہ ہند بر حدود مملکت پاکستان

الاماں بھارت کے پوتوں کا فلک پر ہے دماغ
 کام اس رو باہ بازی سے نکل سکتا نہیں
 بیت پرستوں سے کہاں مرعوب ہونے لگے
 جوش زن ہو گا رگوں میں جب مسلمانوں کا خون
 ہم کو ایک بازیچہ اطفال ہے میدان جنگ
 سچ کے آگے جھوٹ پاسکتا نہیں ہرگز فروغ

مجمع کرنے لگے فوجیں حدودِ پاک پر
 قبضہ کشمیر رکھ سکتے نہیں اک انچ بھر
 جن دلوں میں ہے فقط اللہ کا خوف و خطر
 دشمنوں کو ڈالنی پڑ جائے گی تیغ و سپر
 بڑھتے ہیں لے کر تھیلی پر سدا ہم اپنا سر
 حق پرستوں کا معاون ہے خدائے دادگر

ہند کی دھمکی ہے اہل پاک کو بیدل عبث

گپڈوں کی بھینکیوں کا کیا ہے شیروں پر اثر

(۴) جوان ہمت سید زمان کا نسب کا غلام مصطفیٰ پٹننرا ایس پی کو قمعاً سوئی چند گرفتار کرنا

قوم کا بیری ہوا ثابت عن سلام مصطفیٰ
عمر بھر پولیس میں کی مجرموں کی دیکھ بھال
اپنی وقعت کھو کے بیدل اسٹیج کی مثل

(۵) خان بہادر فضل الکریم خاں سیکرٹری آباد کاری کے گھر کراچی میں بھوت کی توجہ

رکھ دئے جس نے بہت شیروں کے بڑے چیر کر
بیدل خستہ بلا شک اس مثل پر ہو عمل

خان بہادر کو ڈراتا آج ادنیٰ بھوت ہے
آہ باتوں سے کہاں لاتوں کا جانا بھوت ہے

۱۹ ۶ ۵۲

(۶) احباب گندم نما اور جو فروش

آگیا اس درجہ نا اہلوں سے اُفت کو زوال
درد و دکھ میں بھی کسی کا غم نہیں کھاتے ہیں یہ
لغزش احباب پر بھی ہے تاسف سے گریز
ہے انہیں پرواہ کیا غرقِ تدامت ہو جہاں
رنگ عالم دیکھ کر بیدل نہ کیوں ہو جی اچاٹ

دیکھ کر اہل وفا کے بھی اڑے جاتے ہیں ہوش
دوست کی فکروں میں بھی ہے ان کو فکرِ نادانوش
بن گئے وہ عیب جو ہونا تھا جن کو عیب پوش
ہو گئے آپے سے باہر رہتے ہیں مینا بدوش
آشنا اکثر ہیں اب گندم نما جو فروش

۱۹ ۶ ۵۵

(۳۷) منشی حیات محمد خاں صاحب گنگوہی کاتب دیوان ہند

حیات محمد نے دیوان لکھا
ہوئی سال کی فکر بیدل کو جس دم

بڑی زندگی ہو بڑے ہوں مراتب
ندا غیب سے آئی ... خوشخط ہے کاتب

۱۹ ۶ ۵۳

سیر

پہنچ

(حیات محمد خاں کاتب راجگڑھ روڈ کوکھی ۵۲ لاہور)

ضمیمہ

(۱) قیام پاکستان بموقعہ سوراج ہند
 ٹھکتے ٹھکتے خود زمین سے جا لگا ہائی کمانڈ
 کس کے بل پر پھر بھلا چرخہ چلائے کوئی رائنڈ
 قائد اعظم نے اٹا بھر لیا ہے اور ڈانڈ
 اکبری اقبالی کی نقلیں اڑائیں لاکھ بھانڈ
 دیکھ لیں سارے مخالف شور ہا کیسا گرائنڈ
 کیا ہی کچھ سوراج یاروں کو ملا انگلش برانڈ

(۲) مولانا ابوالکلام آزاد صاحب پریذیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس
 ہو گئے ہیں صدر اب علامہ آزاد پھر
 کیوں نہ بندے ماترم کا شوز اٹھے گا مزید
 کنسٹی ٹیوشن ہند کا پھر سے نیا ہو گا عیاں
 جامہ اردو کی ہوگی پھر نئی بنجیہ گری
 پوچھ بڑھائے گی بچپاری گٹوماتا کی اور
 ہونے جائے مسجدوں کے سامنے باجرہ روا
 نے جراثیم پر تک یہ آپ کا ہم کو عروج
 آپ کی یہ زندگی ہے موت سناری قوم کی

دہلی کمانڈ - گاندھی جی کی مجلس عالیہ (۲۷) شو = قماشہ (۳) برانڈ = بڑا (۳) مونٹ بیٹن = گورنر جنرل بھارت (۵) انگلش برانڈ = انگریزی ٹاپ

بیشتر تشہ گاؤں کے مانا کوئی ضیغہ میں آپ
 فکر و غم سے قوم کے بیکرا اور بے غم میں آپ
 خواہش آزاد گئی لیگ سے برہم ہیں آپ
 یہ غلط دعویٰ ہے مسلم کے شریک غم میں آپ
 کانگریس کے بندہ بے دام و بے درہم ہیں آپ
 گردشِ تختِ سلطانی سے نامحسرم ہیں آپ
 غیر کے ہاتوں میں کٹ پتلی بنے ہر دم میں آپ
 کبھی لئے ہم سے الگ رہ کر خوش و خرم ہیں آپ

سیاست پر تو رو باہ بازی ہے ضرور
 کیوں نہ گاندھی جی کو ہو گا آپ پر یہ اہتمام
 قوم در ماندہ سے اپنی آپ میں روٹھے ہوئے
 منخرت اپنوں سے ہیں اغیار سے ہے ساز و با
 لیگ کی سب بندتوں سے مطلقاً آزاد ہیں
 بے طرح چکر میں چرخہ کے پٹے میں رات دن
 بے بسی ہے آپ کی ظلم وزارت سے عیاں
 ہے جدائی آپ کی ہم کو بہت تکلیف وہ

دے مہار کب ادبِ بدل حضرت آزاد کو
 دشمنانِ دین کے پھر قایدِ اعظم ہیں آپ

ہندو بھارت کی کرم فرمائیاں

(۱) مسلمانانِ بہار کا قتل عام

رکھا روا ہے قتل ہر اک دیندار کا
 پرساں وہاں کوئی بھی نہ تھا حالِ زار کا
 کچھ اشک کر سکے نہ مداوا شرار کا
 نکلا تڑپ تڑپ کے ہے دم شیر خوار کا
 جو پاسکے کہن نہ ٹھکانہ مزار کا
 نازل عذابِ جلد ہو پروں و درگاہ کا

اغیار نے یظلم کیا ہے بہار میں
 سب طفل و مردوزن ہوئے مقتول بے دریغ
 زندوں کو سب گھروں میں پکڑ کر حبلا دیا
 ماں جان توڑتی تھی بلکتا تھا لال بھی
 ان بیکسوں کا خون نہ جائے گارا نیگاں
 لبریز ہو چلا ہے پیالہ گناہ کا

کیا اعتبار کافر لا اعتبار کا
دیکھیں مال کار بھی اس ٹوٹ مار کا
ملتا صلہ ہے حوصلہ ناکار کا
ہوگا اتار جلد ہی بیجا خسار کا

گاندھی کے پیروں کی ہمتا بھی دیکھ لی
اس جبرم کی سزائیں بھگتتا ہیں ایک دن
ہے ظلم ناروا کو حکومت سے دشمنی
قدرت کا واقعی ہے بہت سخت انتقام

بیتدل ہے جو رو ظلم مذاہب میں ناروا
ہے سفلہ بن یہ خون خرابا بہار کا

(۲) دارالسلطنت دہلی میں مسلمانوں کا قتل عام

ہے نجل نادر کی جس سے داستان پر محن
کا ملان فن کی سونی پڑ گئی یہ آجسمن
یہ ہمتا ہے تری اے دشمن پیماشکن
جان دینے پر تلے ہیں باندھ کر سے کفن
مفلسی نے کر دیا ناچار دولت ہے زوہن
نوچتے بازار میں لاشوں کو ہیں زاع و زغن
تھا کبھی رشک گلستانِ ارم حسن کا چین
وضع داری کے نمونہ تھے یہاں کے مزدون
ڈرہے مٹ جائے نہ اس ہلٹر میں تہذیب کھن
تھا پھکاری بھی یقیناً اپنی کھلی میں گن
گولیوں کی مار سے چھلنی ہوا ہے تن بدن
فرشِ دیبا پر جو خوابِ ناز میں تھے سیم تن

قتل و غارت نے کیا وہلی کو ایسا پائمال
آج ویراں سر بسر ہے یہ ہنرمندوں کا ویس
کیا عدوئے دین آزادی اسی کا نام ہے
چین کا محلوں سے کبھی باہر نہ نکلا تھا قدم
چین کی فتیاضی کا ڈنکہ چار سو جبتا رہا
دس عبرتیں شہیدانِ وطن کا یہ مال
بے وہی پیشہ جہاں آباد جو مشہور تھا
مٹ مٹا کر بھی بہت باقی تھی اس کی آن بان
شہان سے اس کی ہویدا عظمتِ دیرینہ تھی
نشہ دولت میں تھا شہر گراہلِ دول
بچ لے زندہ جو وہ مردوں سے بھی بدتر ہیں اب
لوٹتے ہیں ظلم کے مارے وہ انگاروں پر آج

گردن منصور بنے اور حلقہ دارورسن
چھید ڈالا سینہ مسلم کو اے پیمان شکن
رنگ بیشک لائے گا خون شہیدان وطن
یہ حکومت کے منافی سر بسرے شور و شن

کیا یہ قدرت پھر سے دہرائے لگی اگلا سبق
سب دلوں پر تیرے ظلم ناروا کا داغ ہے
ان مظالم کی ادا کرنا ہے قیمت ایک دن
فی الحقیقت ہے تدبیر سے جہاں بانی مراد

خانہ ویرانی کو بیدل اب کہاں تک روئے
گل خرابی جہاں آباد بھی ہے دل شکن

(۳) غلامانہ ذہنیت حکام ہند

کیا تعجب ہے اگر ان ٹھہر دلوں کا سر پھرا
ان کے جوڑو ظلم کا ہے شوز ہر جانب سیا
جونک بن کر چوستے ہیں خون یہ سر شخص کا
اٹھ گیا ان کے دلوں سے یک بیک خون خدا
سہ گنا کر ڈوا کر یلا نیم پر حڑھ کر ہوا

ہے ملی آخر کئی جگ میں غلامی سے نجات
آل سہیوان دلوں سب نے مرہ شیطاں میں ہیں
پاکے دہن دولت لگے ہیں آج ڈینگیں مارنے
ان کو آزادی ملی آپے سے باہر ہو گئے
بالیقین ان پر مثل تبدیل یہی صادق ہو آج

(۴) سکھوں کا مسلم مسافروں کو چلتی ریل گاڑی سے پھینک کر ہلاک کرنا

مظالم سے بچا ان کے کوئی سکھ نہیں
شقی القلب ہیں بچوں کو اور بوڑھوں کو بھی مارا
اٹھاتے ہیں مگر پٹ پٹ کے سر بخت دو بار
محض کریان کے بل پر ہے غضب و غضب

مچار کھائے اودھم ہر طرف نا اہل سکھوں سے
کیا ہے قتل نامردوں نے مستورات کو اکثر
مقابل مرد ہوں ہیں دم تو پھر چھپ بھی نہیں چلتی
لگے ہیں قتل و غارت جا کے کرنے اب ٹریوں میں

دو بار اہت ہیں ثانی اور نگ زیب ہو پیدا

گر وہ گوبند کی اہمت کے پھر سے ہوں پیکار

(۵) آنریبل چیف جوائہر لال نہرو پر چند مہاسبھا میں پارلیمنٹ مکنتورٹی حکومت کا الزام

مفت کا الزام رکھتے ہیں جو اہر غسل پر
دورس نظروں میں ہے غسل جو اہر کی پرکھ
چن کو زیبا ہے مناسب انہیں کا انتخاب
دور آزادی کو لے ڈوبے نہ آپس کا نفاق
جانچ سکتے ہیں مگر اس کی بیدل آب تاب

شہ ہے اچھا قدردان جو ہر کا یا ہے جو ہری

۵۱۳۶۶

(۶) دہلی کے مسلم مریضان اسپتال پر بلوایٹوں کا حملہ اور ان قتل بے دریغ

قوموں میں احترام ہے یہ ریڈ کر اس کا
دھلی میں قتل جا کے کیا اسپتال میں
آزادی وطن ہے سلامی سے بدترین
ان بد تمیزیوں سے نمایاں ہے سفلی پن
بیدل ہے ان کے واسطے صادق ہی مثل

محفوظ سب مریض ہیں تیمار دار ہیں
کیا بھوت دشمنوں کے سروں پر سوار ہیں
رسوائے حلق ہند کے یہ نابکار ہیں
گل رہبران ملک بہت شرمسار ہیں
مرتے کو آج مارتے شاہ مدار ہیں

۶۱۹۶۶

(۷) ہند کی شورش میں قتل و قارت

نیا میٹھے بٹھائے شر نکالا
ہراک مسح کو کر ڈالیں شوالا
بہت سی اُلجھنوں میں لاکے ڈالا
اکڑتے خان صاحب سے ہیں لالا
حُدار کھے گا اپنا بول بالا
کرے گا کفر کا منہ جسد کالا

تے اعدائے دینِ مسلم و ستم پر
دلوں میں جوشِ آب یہ موجزن ہے
وجودِ پاک ہے کانٹا نظر میں
کرشمہ ہے یہ شانِ کبریا کا
ہمیں پرواہ کیا ان دشمنوں کی
رکھے گا دینِ حق کو ستر و خرو حق

ہیرا رکرتے ہوں کوہے سبھا
اندھیرا چھٹ کے نکلے گا اُجالا
کہ... آغوش سلامت نے پالا

ایم گری سلامت لٹا تھا
ایمیری والدہ مرحومہ کا

مد ہوگا وہی جس نے ہمیشہ
مصائب جلد تزیہ دور ہوں گے
سچھے بیدل خدار کھے گا محفوظ

۱۹۴۷ء

(۸) قتل مسلمانان ہند

الاماں آنکھوں میں نقشہ پھر گیا اسپین کا
اک غمیرہ ہند بھی آخسر ہوا اسپین کا

۱۹۴۸ء

(۹) مسلم رعایائے ہند پر ظلم اور اس کا استقلال

آج ہنتے جو ہیں کل ان کو پڑے کارونا
لائے گا تلخ ثمر تخم عداوت لونا
ان مظالم کا کوئی رد عمل بھی ہونا
گر گر کر رہے محض بات کی وقعت کھونا
کہ... تپانے سے بکھر جاتے زاید سونا

۱۹۴۸ء

ہستی مسلم یہاں تک ہند میں مٹنے لگی
ہو گیا بیدل عیاں دہلی کے قتل عام سے
ظلم سے جائیں حکومت کی نہ بنیادیں ہل
جلد اعدا کو بھگتتائے سزائے اعمال
دیر ممکن ہے پر اللہ کے اندھیر نہیں
جو تدارک نہ کرے اس سے ہے فریاد عبت
ہمتیں ہوتی ہیں مردوں کی مصائب بلند

(۱۰) حکومت ہند کی بیجا سختیوں پر

سختیوں پر سختیاں ہیں الامان وا حذر
پھر مچا رکھا ہے ہر سو قتل و غارت کے ہذر
التجبا ہے داد کو پیچھے خدائے داد کو
خاک کر ڈالے جلا کر آتشیں دلی کا شر
زود تر اس خاک دلی کیسے میں ہوگا
اس نرالے کو میں چلنا ہے تلخ سونا

ہند میں ٹکنا مسلمانوں کا مشکل ہو گیا
اولا کر کے نہتا ہمتیں کر دی ہیں پست
اب دلوں سے جا چکا اللہ سے صبر و قرار
کیا عجب مسمار ہو جائے بنائے کفریہ
رنگ کچھ لا کر رہے گی جلد اپنی بکیسی
کھو کلی ہو جائیں گی نخل حکومت کی جڑیں

جلد ملیا میٹ ہو جائے گا سارا کروفر
ہے علامتِ محنت کی جو ہیں عیاں چوٹی کے پر

۶۱۹ ۴۸

(۱۱) اجمیر شریف میں مسلمانوں کا قتلِ عام

ابتدائی میں پڑ گیا سارا حکومت کا نظام
ورنہ کیا باعث جو ہو سکتی نہیں ہے روک تھام
محو کر ڈالیں زمین ہند سے مسلم کا نام
خطہ اجمیر میں اس دم چاہئے قتلِ عام
قہر میں اللہ کے پکڑے نہ جائیں امتِ عام
پیش خمیہ ان کی بربادی کا ہے یہ لاکلام
ہاتھ دھو بیٹھیں نہ آزادی سے یہ زر کے غلام
کاروبارِ سلطنت میں کام دے کیا عقلِ خام
سلطنت کی چاہئے مضبوط ہاتھوں میں زمام
چاہئے دربارِ خواجہ کا بھی پورا احترام

۶۱۹ ۴۸

(۱۲) سلطنتِ ہند کی بد نظمی

ہر قول و فعل مہل ہر بات میں دغل ہے
گویا دماغ میں بھی آیا ہوا خلل ہے
چوروں کی بن پڑی ہے جو بات بڑھل ہے
سیدھی بھلا بتاؤ کوئی بھی ان کی گل ہے
یاروں کی چشکومت بندرکانا ریل ہے

۶۱۹ ۴۸

ملک پر اوبار کی بیشک گھٹا چھا جائیگی
بیدلِ خستہ سمجھئے ان کو آثارِ زوال

ہو گئے آپے سے باہر ہند کے پیرو جواں
کچھ نہ کچھ ہے واقعی اس وال میں کالا ضرور
ہے بظاہر یہ کہ بل کر کر لیا ہے ساز و باز
جس طرف دیکھو فنا ہونے لگی یہ اقلیت
پائمال کفر ہے گویا یہ پاکیزہ دیار
ہے مینا یا خوب گاندھی کے ہمسا کا اصول
سخت نازیبا جہانداری میں ہے ظلم و ستم
تھڑوں سے پاوشاہت کا سنہلنا ہو حال
شرطِ اولِ حکمرانی کے لئے انصاف ہے
اس ستم رانی کا بیدل جلد تر ہو سدباب

بھارت کی سلطنت کی ہے روشِ نرالی
دعدہ جو یہ کریں گے اس کو بھی بھول جائیں
تک آگئی رعیت ہے کنٹرول سر پر
کھانے کا پکا ہے ظالم میں حکمراں اب
جو کچھ کر رہے ہیں بیدلِ روا ہے ان کو

معزولی شاہان و رؤسا

(۱) قیصر ولیم شہنشاہ جرمنی کی بموقع جنگ عظیم تخت سے دست بردار ہو کر میدان جنگ سے ہالینڈ چلا جانا ولیم کی بد نصیبی آخر یہ رنگ لائی لاکھوں خدا کے بندے ناحق کٹاؤٹے ہیں یہ وعویدار فتح زکلا شکست خوردہ تقسیم جرمنی کی تجویز ہو رہی ہے پرویس میں ہے بیدل شہری کی حیثیت سے قیصر نے تاج شاہی جلد ہی اتار پھینکا

(۲) ہنر امپیریل مجسٹی شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم برطانیہ کی تاج و تخت سے دست برداری عشق کی نیرنگیاں ساری ملا دیں خاک میں آج تک عالم میں ماتم کو بہن کا ہے بسا زور و زربھی عاشق ناشاد کو درکار ہے

زمرہ عشاق میں ایڈورڈ ہشتم فرد ہے
اس نے تاج سہ کیا جو پائے رنگین پریشمار

(۳) معزولی ہنر مجسٹی شاہ فاروق حسد یو مصر

دست بردار ہوئے تخت سے شاہ فاروق قاہرہ شہر پہ نازل جو ہوا قہر نجیب ہر بے ہرنے بھی مہر کی آنکھیں پھریں

کر نہ تھی اس کے سوا اور کوئی دوسری راہ ہو گیا آ کے مسلط یہی علاء الدین سپاہ شاہ بدبخت کے سہ سے ہوئے یک دم بدخواہ

چھوڑ کر مسندِ شاہی ہوئے آوارہ ملک

مطلقاً مصر میں باقی نہ رہی شکلِ نساہ

بیتدل خستہ جو ایامِ مصائب آئے

شاہِ فاروق سے کل فوج ہوئی باغی آہ

(۴) شاہِ طلال والی شرقِ اردوئن کی معزولی

کہ جبارڈن پہ مسلط ہیں مغربی دلال

رہے جو ملک پران کا اثر تمام وکمال

ہر اک قدم پہ بنے ان کی سدا زالی چال

رہا مزاج کا خود دار اور ٹیکند خیال

ہوئے ہیں تخت سے طلال بے سبب محروم

برائے نام کیا شاہ طفلِ مکتب کو

کیا بنے ڈپلومیسی سے حکومتوں کو تباہ

پھنسا نہ شاہ کسی طور ان کے پھندگیں

بنا کے یاروں نے پاگل کیا الگ بیتدل

کہ... آج تاج سے جو دستکش ہوئے طلال

(۵) اکھنڈ ہندوستان کے نوابان و راجگان تاج و تخت سے محرومی

وہ گرفتارِ مصائب اور ہم آزاد ہیں

دستاہیں بن گئیں بھولی ہوئی سی یاد ہیں

اب بھجوری پُرانی کملیوں میں شاد ہیں

ورث سے محروم ساری آل اور اولاد ہیں

اب خدائے پاک سے یہ طالبِ امداد ہیں

ہو گئے سارے پرنسز ہند کے بے ملکہ مال

وہ جو عیش پروری زرباشیاں فیاضیاں

آل و عثمان لے گئے اور چھن گئے سب تاج و تخت

شکر کیا نسلوں کا ان کی ہو خدا کو علم ہے

ہند میں در خواستیں سب ان کی ٹھکرانی گئیں

بیتدل خستہ یہی ہے ان کی معزولی کا سال

وائے گل نواب و راجہ خانساں برباد ہیں

(۶) دیگر

مٹائے ہیں نواب و راجہ تمام یہ بھارت نے بانڈھا نحوست کا تخت
 نہ کیوں آل و اولاد ہوختہ حال پڑی ہے یہ اللہ کی مار سخت
 یہ سب کچھ زمانے کا ہے انقلاب وئے ہیں پلٹ یک بیک ان کے بخت
 اگر اس کا درکار بیدل ہے سال
 کہو... آہ ان کے لئے تاج و تخت

(۷) زمینداری کی ضبطی

انقلاب دہرنے کا پاپٹ دی ہند کی مال جو پیاروں کا تھا وہ آج اخیاروں کا ہے
 تھار ریاست پر زمینداروں کا سارا کروفر اس کے چھن جانے سے سختہ حال بیچاروں کا ہے
 بیدل خستہ اگر درکار اس کا سال ہے
 کہیے... دورِ فاقہ مستی سب زمینداروں کا ہے

(۱۸) برکامیابی عزیز محی الدین سلمہ عرف چندامیاں درپولین ٹریننگ کالج

محی دین آگے ٹریننگ سے
 واہ چندامیاں میں چاند لگا
 کیوں ترقی نہ ہو مدارج میں
 سرخرو رکھ اسے خدائے جہاں
 کورس تکمیل کر کے سرکار
 یہ سہاگہ مزید ہے زبرد
 پائے گا اپنی محنتوں کا
 دے سکندرز کا بخت سرخرو

کامیابی کا سال ہے بیدل
 شکر ہے اک ٹرینڈ انسٹیٹیوٹ

(۳۹) پر تولد فرزند عزیز قمر الدین سلمہ ملٹری کنٹرولر

مرحبا اللہ نے کیا چاند سا بیٹا دیا
وہے خدائے پاک اس کو زندگی کامیاب
ان کے آغوشِ محبت میں کرے انکھیلیاں
باغِ عالم میں ہے وایم خد او بند جہاں
سن کے بیدل نے کہا سالِ لاؤ فی البدیہہ
کیوں نہ ہو ماں کا دلارا اور یہ جان پدر
عیش و عشرت کے مزے دنیا میں ٹوٹے عمر بھر
ہو بلبستہ اقبالِ دادی جان کا نورِ منظر
شاد ماں باغِ علاء الدین کا تازہ ثمر
کیا عطا ہے حق ہے قمر الدین کا تختِ جگر

۱۹۶۵

(۳۰) برائے انتقالِ رستم ہند حمید اپہلوان مرحوم

رستم ہند ستان بھی چل بسا دنیا سے آج
نظامِ کربتہ یہ مغرب کے سفر پر آج کل
مغرب ہے اس کو ترے محبوب کی ہمت میں تھا
تجھ کو بیدل چاہیے اس کا ارسالِ وفا
اس نے ماری تھیں بہت نامی گرامی کشتیاں
ہو گیا راہِ عدم میں دفعتاً گویا دواں
بخشدے رحمت کی اپنی خالق کون کون مکان
لکھ... قضا سے آہ کیا ہارا حمید اپہلوان

سفر پر آپ پہلا تھا۔ راہ میں
کھلا پورے یہ تو پیش آیا
تیم پستان بھر پہلوان کے ہر

(۳۱) بر تشریف آوری قبلائے محترم عراقی پیر سید عاصم الکیلانی نقیب اللہ شرف کا حضرت عبدالقادر گیلانی

قدم رنجہ ہوئے ہیں سید عاصم نقیب اللہ شرف
ہیں نگرانِ آپ درگاہِ مقدس عبدالقادر کے
ہوئے آمد سے ان کی شاد ماں کل اہل پاکستان
خدا اللہ سے ہے یہ رہیں دلشاد دنیا میں
بحمد اللہ چہرے سے عیاں ہے نور ایمانی
رہی ذاتِ گرامی جن کی اک فخرِ مسلمانی
بصدِ عزت، ہمیں لازم ہے کرنا ان کی مہمانی
خدائے پاک سے ان کو عطا ہو عمر طولانی

وزو و حضرت والا کا سن بیدل نے یہ لکھا

کہ... آج آئی ہے تشریف شریف پیر گیلانی

(۳۴) بر شادی خانہ آبادی عزیز محمدی سید فرزند ولید مکرمی محمد ذکر یا ضنا جلیلی
 بنے آج نوشاہ یحییٰ مسیاں میں
 رہے شاد و آباد جوڑا ہمیشہ
 کٹے عیش و عشرت میں سب زندگانی
 محبت یہ وایم رہے روز افزوں
 سن تہنیت اس کا بیدل یہی ہے
 مبارک بنے کو بنی گھر میں آئی
 الہی ہو عمروں میں ان کی رسائی
 رہے ان سے مانوس ساری خدائی
 دلوں میں ہوا حکام دیں سے صفائی
 ہے یحییٰ کی اب مر جبا کتخدائی

(۳۵) بر شادی خانہ آبادی برخوردار محبوب احمد سید خلیف الرشید پر اورم عبدالواحد صاحب

اعزہ نہ کیوں خرم و شاد ہوں
 دُھن بخت آورے بنتِ جمیل
 گلستانِ عالم میں پھولیں پھلیں
 خدا نعمتوں سے کرے سراز
 لکھا تہنیت کا یہ بیدل نئے سال
 ہے وَاَجِدُكَ وَوَلَدًا بِنَا
 بفضلِ خدا خوب جوڑا ملا
 دلوں کی مرادیں یہ پائیں سدا
 نصیب ان کا یا اور ہو عمریں سوا
 مبارک ہو محبوب ہے کتخدائی

(۳۳) شادی خانہ آبادی برخورداری فاروق سلمہ بنت خواجہ چراغ حسین صاحب

بہنی پیاری بہنی بنتِ خواجہ
 محبت ہو فزوں دُھن میں
 میسران کو عیشِ حبا وداں ہو
 پھلیں پھولیں گلستانِ جہاں میں
 سدا رکھے خدا جوڑے کو خوشحال
 رہیں انعامِ حق سے فارغِ آلبال
 جوانِ اقبال ہوں یارب جوآنِ سال
 کھلائیں گویوں میں لال سے لال

رکھے اللہ بیدل شاد و آباد

کہ... یہ فاروق بھی چلدی ہے خسرال

(۱۱۲) برقاٹِ حسرت آیات ہنرا کسلینسی آصف علی مرحوم سفیر سیوزر لینڈ از مملکت ہند
 قلب کی حرکت نے رُک کر زندگانی کی تمام
 کانگریس کے ہم نوا آصف علی اب تک ہے
 تابع فرمان گاندھی جی کے سرتاسر ہے
 شافع محشر ہے جب ان کا رسول محترم
 تبدیلِ خستہ لکھو یہ ان کا سال انتقال

موت کے آگے طبیعوں کی کہاں حکمت چلی
 ان کے زیرِ سایہ یہ تخریک بھارت میں پئی
 تھی مسلمانوں کی بیداری سے ان کو بے کلی
 ہے یقینِ رحمتِ حق کی عاقبت ہوگی بھلی
 وائے کیا دنیا سے جلت کر گئے آصف علی

(۲۵) بر تقرری ہنرا کسلینسی چودھری خلیق الزماں گورنر صوبہ مشرقی بنگال

رہے کیوں نہ بنگال دارالامان
 خدا نے عطا کی ہیں سب خوبیاں
 ویا بیدھڑک کونسلوں میں بیاں
 بہی خواہ ہے قوم کا بے گماں
 ہر اک اس کی آمد سے ہوا شادماں
 مٹے خود بخود اختلافِ زباں

بنا حاکم صوبہ ہے چودھری
 مقرر بھی ہے یہ مدبر بھی ہے
 سدا لیک کی اس نے خدات کیں
 شغف بے طرح ملک و ملت ہے
 رعیت کو ہے اس کے دم سے سنگوں
 ہوں اپنے پرانے بھی ایک دل

کہا سالِ تبدیل نے یہ فی البدیہہ

گورنر ہوا ہے خلیق الزماں

(۳۲) وزارتِ دولتات کی شکست

لگا ہے ساتھ ملٹری کا شاخسانہ بھی
 نگاہیں پھیر لے کیسے نہ پھر زمانہ بھی
 جو ڈھونڈے نہیں بلتا ہے ایک انہ بھی

ہوئی ہے پھر سے منظم حکومت پنجاب
 خود اپنے گھر میں رعیت کو چین جب نہ ملے
 ہوئی اناج کی افراط آج خوابِ خیال

کیا نئے ملک کو بد باطنوں نے تختہ حال
 مذہب کی آڑ میں لے لی ہیں قیمتیں جانیں
 روا ہیں ان کو سب افعال مجرمانہ بھی
 منافقوں نے تراشہ نیا بہت سا بھی
 وہاں جسریں پڑے بے پناہ ہیں ہر سو
 کہ سر چھپانے کو ناپید ہے ٹھکانہ بھی
 بہت دلوں کو دکھایا ہے تبدیل خستہ
 ہوئی شکست وزارت یہ دولت تازہ بھی

۱۹۶۵ء

(۳۳) ڈی لیکر

یہی تھا منشا منافقوں کا مفاد کچھ شور و شر سے ہوگا
 چلانہ پر ساز و بازان کا عیاں رکھے مفت راز اپنے
 پڑی جھگتنی سزا ہے الٹی مشل یہی ان پر آئی صادق
 گئے جو روزوں کو بخشوانے گلے پڑی اور نماز اپنے

۱۹۶۵ء

(۳۴) قیام منسٹری آریبل فیروزخان لون

کر دیا ہے منسٹری کو ختم
 ایک کی بھی نہ کر سکی تکمیل
 رو میں خود اپنی بہہ گئی رو
 ہیں تحبا ویز کا غدوں پر سو
 آج گندم تو کیا نہیں ہے جو
 اس قدر سرد پڑ گیا بازار
 مرحبا وور بیٹی حکام
 کی مرتب ہے یہ وزارت نو

(۳۵) منسوخی میلہ چراغان لاہور

مجمع ہونے نہ پائیں گے تماشائی کہیں
 ہے بہت پُر لطف تبدیل مارشل لا کا نفاذ
 فوج کے حکام نے یہ حکم سنا کر
 لیجئے... میلے چراغان میں زہرات کو

(۳۶) میجر جنرل اعظم خاں کی خوش انتظامی

قتل و غارت سے بچا تھا شور و شر
تھے منافق ہر جگہ پر پیش پیش
پا کے قبضہ تھے نکالا فوج نے
حق تعالیٰ ان کو رکھے کامیاب
چوب تھے بیدل بلٹری کی گرفت

چند دن تھی شہر کی حالت زبون
بے گناہوں کا بہار رکھا تھا خون
تھا جو اعدا کے سروں میں کچھ جنون
دولت آنہ کی جگہ آئے ہیں نون
کیوں نہ.... اعظم خاں دم سے ہو سکون

۱۹۵۳ء

(۳۷) تعمیر مکان بر خوردار محمد مبین سلمہ ایم۔ اے

حق مبارک کر یہ تعمیر حلیب
سال لکھ بیدل دعا کے ساتھ یہ

آل کو صدیق کی آباد رکھ
یہ ملکین اس کے خدایا شاد رکھ

۱۳

کلام یادگار غریق مرحوم

میرے والد بزرگوار مولوی محمد مبین صاحب غریق مرحوم (خدا غریق رحمت کرے) اپنے زمانہ کے مشہور
شعرا میں سے تھے آپ کا انتقال ۱۲۹۷ھ میں ہوا۔ علاوہ چند شائع شدہ کلام کے دو ضخیم دیوان پُرانی
وضع کے نوٹے کاغذ پر لکھے ہوئے چھوڑے تھے۔ مجھے شاعری کا شوق ہونے پر یہ ارمان ہوا کہ ان کو شائع
کراؤں۔ اُس وقت ایک کائنات صاحب میرے ہموطن اُسے تحریر کرنے پر آمادہ ہوئے اور وہیں ہمراہ اسی
وعدہ پر لے گئے کہ ۳ ماہ بعد جب آؤں گا تو مکمل دے سکوں گا۔ واپسی پر انہوں نے فرمایا کہ ان کا سامان سفر
ریل میں جوڑی ہو گیا افسوس یہ مسودہ بھی ضائع ہو گیا۔ میں عرض نہیں کر سکتا کہ مجھے ان انمول جواہر پاروں
کے گم ہونے کا کس درجہ قلق ہوا۔ مشکل سے مشکل زمینوں میں بیساختہ قلم فرسائی کی گئی تھی۔ جو چند
اشعار اپنی یاد سے میں ناظرین پر تکمیل کو پیش کر رہا ہوں۔ یہ آج سے قریباً ستو سال پیشتر کی زبان

ہے۔ اس کی بے ساختگی اور صفائی اس خیال کو مد نظر رکھ کر اور بھی قابل داد ہے۔

جو دوں پارہ ہلا عرش بریں کا
بنے مرآۃ حیرت۔ پیکرِ حسن
نخالت سے چھپا مغرب میں خورشید
عزیزِ قلمِ مکرِ سخن ہوں
درِ غم ہجر سے ہوں بیتاب
کیا کیا مجھے کوہِ وین دکھائے
خوش ہوتا ہے دیکھ خط کو مجنوں
میں نہ لیتا کبھی تاواں سے دہائی دیتا
کچھ بھی گرا اپنی حقیقت کے شناسا ہوتے
دانشِ خال پہ گزتا نہ کبھی۔ کاکل کا
گر بُرا تجھ کو وہ کہتے ہیں تو کہنے سے عزیز
تو نے عیار کسے جنگ و جدل میں مارا
بل بے کافر ترے ابرو کی کماں کا انداز
کس کو چھوڑا تری آنکھوں نے بھلا بن مارا
میرا اور ذوق نے چھوڑا نہ تھا کچھ تو نے عزیز
کیا ہی سر سبز تے گلزارِ عدم عالم کا

عزیزِ قلمِ بحرِ فنا کا کہیں پتہ نہ چلا

پھر کے ہے ڈھونڈتی چشمِ حجابِ پانی میں

ان حسینوں کے دلا وعدہ باطل پہ نہ جا
 یوں نظر آتی ہے زنجیر میں شکل مجنوں
 دیکھ بوتل میں نہ ساقی مئے انگور چھپا
 ہر مڑگاں کا ترے کھا کے جو بھاگا تو مرے
 تری خوشامد میں اپنا ساقی گذر چکا ہے شباب آدھا
 دیا پر اک دن دید سنا سے نہ بھر کے جام شراب آدھا
 ہوئے ہیں شوق القمر کے منکر۔ برائے تصدیق کافروں کو
 دکھا دے غرق سے اے پری رُو لگا کے مُنہ پر نقاب آدھا
 مر گئے عشق کا اثر نہ گیا
 ہو کے سر سبز باغ عالم میں
 ہو گیا خشک آہ سے و تکریم
 وخت میں یوں پھرے ہے آوارہ
 شتا کوئی نہ اس در و حیر کا نکلا
 ت پھر دیدہ گریاں نے پرشے موتی
 قی ہے فرش سے تاعرش غریق اک عالم
 (از طبع شدہ ترجیح بند جواب
 شتی و چو سلامی چو نسیم و چو ذکی
 سے دز کے ٹھکانہ نہیں لکھتے ہیں فری

جھوٹی کھلتے ہیں قسم لیکے دہن میں تنکا
 باندھ لے طفل کوئی جیسے رن میں تنکا
 ماہ تاباں نہ میان شب و بجور چھپا
 سینہ میں زخم چھپا زخم میں ناسور چھپا
 سر گیا آہ در و سر نہ گیا
 سرو سا کوئی بے ثمر نہ گیا
 چشم گریاں سے اشک تر نہ گیا
 ضعف میں کیوں غریق گھر نہ گیا
 جس کو دیکھا وہی بس طالب زر کا نکلا
 پھر کوئی و تدر شتا سانہ ہنر کا نکلا
 پھر بھی ارمان نہ اس دیدہ تر کا نکلا
 (عبارتے فہرندان خود
 ایں غلامان سگ کوئے تو پیدا و خفی
 نگہ لطف سے محروم رہیں یہ نہ کبھی

ان انوی عبدالواسع صفا۔ ۲۔ تخلص انوی حاجی عبدالسلام صفا۔ ۳۔ تخلص انوی محمد نسیم صفا۔ ۴۔ تخلص انوی عبدالرزاق صفا

رزق سے عسلم و عبادت سے ہو راحت طلبی
 بہ عنایاتِ خداوندیہاں لم یزلی
 ہوتی زخرد و ہوش کساں ادنی
 رشد و ارشاد سے حاصل ہو صلاح ابدی
 فارسی، ترکی و ہندی، عربی و ہندی
 مرحبا سید مکی مدنی و العسربی

دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقی

تھا جو وہ آنکھ کی پتلی و فلک کا تارا
 چھٹ گیا جبکہ وطن مجھ سے مرا سہوارا
 فکرِ نفقہ میں پڑا پھرتا ہے مارا مارا
 غمِ دوری سے رفیقوں کی ہے دل صدیارا
 ملکِ پنجاب میں آکر دل مضطربا
 حالتِ ترع میں افتادہ ہے یہ بے جا
 ہو کے خوش ترور سے ماروں میں اسیم مارا

مرحبا سید مکی مدنی و العسربی

دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقی

قطعات تاریخ بروفات غریق مرحوم

(انروئی کامل مولوی دلدار علی صاحب مذاق بدایونی رحمتہ اللہ علیہ)

آہ آن سبحان ثانی فاضل جنت مآب
 یعنی آن ڈپٹی کلکٹر مولوی یاسین بنام
 ناظم سلاک فصاحت عالم افضل الخطاب
 بود و ذکرِ حُسن و حسن و نفازی بالخطاب
 لفظِ یاسین و سرِ یاسین و کون رسالت

x x x x x x x x

می شود حاصل ترا سال وفات آن جناب

انرا حقوی محترم عبدالرزاق صاحب ذکی مرحوم :-

ذکی غزلق کی اب مقطع غزل سے لکھ
 غزلق لکچہ فردوس میں ہوا یا سین
 انرا عم محترم مولوی محی الدین صاحب مرحوم :-
 غزلق مولوی یا سین جو ڈپٹی کلکٹر تھا
 سر و تقیت حالت سے ہاتھ نے دیا فرودہ
 سن وفات کو تو سابق البیانی میں
 پھرے ہئے ڈھونڈتی چشمہ جاب پانی میں
 مال مرگے اُس کے خدا دانا و عالم ہئے
 جلال دین کا پوتا نہر کوثر پر ملازم ہئے

دستار نہیں ناکمل ہیں جو کچھ محفوظ تھیں لکھ دی گئیں مرحوم کی وفات ۱۲۹۰ھ میں ہوئی

غزلیات بیدل کے چند اشعار

دند کی، دکھ کی، الم، غم کی آرزانی مجھے
 نوح دم دی دہار نے خنجر کی آسانی مجھے
 سجدہ دیکھے لئے تیرے بنی میری جبین
 لکھ دیا اللہ نے روز ازل دینا جو تھا
 اُفت احباب بیدل کھنچ کر لائی یہاں
 روحانی اب خنجر کی گلوئے سخت جاں تک ہے
 بلا کی چپ لگی ہے داستانِ غم مری سُنکر
 تھکے زہر و حرم تک جا کے شیخ و برہن دونوں
 دم کے جانے والے مر رہے جانے کہاں جا کر
 سب کچھ فیض بندہ فیض تصحیح الملک بیدل
 پھر بھی تو مرنے نہیں دیتی گراں جانی مجھے
 تشنہ لب تھا دیدیا اس آبنے پانی مجھے
 سو نپ دی اللہ نے کعبہ کی دربانی مجھے
 خط پیشانی میں ہے جو کچھ ہی پیش آئی مجھے
 اب کہاں لطفِ سخن ذوقِ غزل جوانی مجھے
 یہ سارا حوصلہ قاتل ہمارے امتحاں تک ہے
 بنا بیٹھا ہے بُت کوئی نہ ہوں تک نہ ہاں تک ہے
 غنیمت ہے ہمارا دم قدم کوئے بتاں تک ہے
 نہ منزل کا ٹھکانہ ہے نہ گروکارواں تک ہے
 زباں دانی ہماری مستند اہل نہاں تک ہے

میری دنیا تمام ہونے لگی
منتقل میرے نام ہونے لگی
پائمال عوام ہونے لگی

گیا تھا بے سرو ساماں یہ سماں لیکے آیا ہوں
جلو میں حسرتیں پہلو میں ارماں لیکے آیا ہوں
تڑی رحمت کے بل پر بارِ عصیان لیکے آیا ہوں
حیاتِ جاوہاں عمر گریزاں لیکے آیا ہوں
دکھانے دوستوں کو خیم پہاں لیکے آیا ہوں

نوٹ:- اس غزل کے پہلے تین اشعار میری گور کی لوح پر کندہ کرادیئے جائیں :-

متاعِ دل و حباں لٹائے چلا جا
زمانہ سے دامن چھڑائے چلا جا
برستے میں بھلی گرائے چلا جا
مری بات بگڑی بنائے چلا جا
قیامت کی بھوک لگائے چلا جا
چلے بس جہان تک چلائے چلا جا
صدائے انا الحق لگائے چلا جا

گہر بار ہیں تیرے اشعار بیدل
فصاحت کا دریا بہائے چلا جا

صبح پیری کی شام ہونے لگی
قیس صحرا نورد کی جاگیر
شاعری کو زوال ہئے بیدل

جہان رنج و غم سے یاس و حرماں لیکے آیا ہوں
مرے آنے سے رونق بڑھ گئی گورِ غربیاں کی
حسد اوندا اگر تو بخشدے بندہ نوازی ہئے
کسی کی یاد میں مر کے جینا پڑ گیا مجھ کو
مرا آنا یہاں بہر غزلِ خوانی نہیں بیدل

نوٹ:- اس غزل کے پہلے تین اشعار میری گور کی لوح پر کندہ کرادیئے جائیں :-

محبت کی بازی لگائے چلا جا
حوادث کا پہلو بچائے چلا جا
میں روتا ہوں تو مسکرائے چلا جا
ادھر دیکھ مٹھ پھیر کر جانے والے
ابھی خفتگانِ لحد جاگ اٹھیں
تلاطم میں کشتی عمر رواں ہئے
رہے دارِ منصور کی یاد تازہ

تمہیں

(پنجاب پریس لاہور)

دیگر

عمر دی فانی تو دنیا دی ہے بیگانی مجھے
 بے خدائے نظم سے ربطِ سخندانی مجھے
 چاک تھا کل تک گریبان پیرین کڑے ہو آج
 عمر رفتہ کے مٹے آثار مانند احباب
 پھر غضب ان پر محبت کی فراوانی مجھے
 ہے بجا سمجھیں اگر تلمیذِ رحمانی مجھے
 دن بدن عریاں کٹے دیتی ہے عریانی مجھے
 زندگی آئی نظر دریا کی طغیانی مجھے
 دن کو ترساتی رہی راتوں کی طولانی مجھے
 تھی سر بالیں کھڑی پھر بھی نہ پہچانی مجھے
 در بدر بھٹکا رہا ہے ضعفِ ایمانی مجھے
 داؤدِ محشر سے اب یہ ہے پشیمانی مجھے

دیگر

گلی ان کی محشرستاں ہو گئی ہے
 کدووتِ دلوں میں نہاں ہو گئی ہے
 نہیں میں نہیں ہاں میں ہاں مل رہی ہے
 مٹے کوہن قیس کے سب فسائے
 عدم کے سفر پر کمر باندھ لی ہے
 یہ سب فیض تھا داغِ معجزِ بیاں کا
 جوانی میں تھیں زندگی کی بہاریں

وفا ہی نہیں جلس کیا بے بدل
 زمانہ میں ہر شے گراں ہو گئی ہے

دیگر

آسمان کرنے لگا ہو کے گوں سر فریاد
 کس کے برتے یہ کروں میں سر فریاد
 کرتا اللہ سے تیری محبت خود سر فریاد
 یہ ہے کم مانگی پیر معناس پر سر فریاد
 سب کے سب لوگ زبان پر میں مجھے فریاد
 میری فریاد کے صدقے میں ہے گھر فریاد
 میں دہن پر ہوں پہنچے ہے فلک پر فریاد
 دم بخود رہ گئی اللہ کے گھٹ کر فریاد
 لے نہ لے کر ستم گارے ستم کر فریاد
 کر سکا وار پر منصور نہ جرم کر فریاد
 میرے نالے ہیں نصرت اور نظام فریاد
 ڈوب کر بحر میں کرتا ہوں گھر فریاد
 تھک کے تیرے کرتا ہے مقدر فریاد
 میری رگ رگ میں ہے پیوست ہر فریاد
 سن کے فریاد کو کہتے ہیں مگر فریاد
 سس سے سس تک نہ پہنچتی ہر فریاد

تابل غور مضامین سخن ہیں دیدار
 داو پر راگ کی کرتا ہے سخن فریاد

آئی بھولے سے کبھی جو مرے لب پر فریاد
 عقل حیران زباں بند مکدر فریاد
 ہوتی آئیں محبت میں رو اگر فریاد
 ہے صراحی کے دہن پر جو صدائے ثقل
 جو تیرے ستم ایجاد نہ بھولیں گے کبھی
 نیند ہے خلق خدا کی مے نالوں سے اچاٹ
 اپنی چادر سے سوا پاؤں پسارے غم نے
 میری فریاد کی فریاد کو پہنچا نہ کوئی
 ہونہ جائے تہ و بالا کہیں عالم کا نظام
 مرتے دم تک نہ دیار از محبت کا پتہ
 بے نیازی نے تری لوٹ مچا رکھی ہے
 سوزِ دل کو ہے عبت دیدہ پر نم سے گلا
 میری پھوٹی ہوئی قسمت کے بنا نیوالے
 ہمہ تن درد ہوں دکھ کی مے شنوائی کہاں
 لطف اندوز وہ نالوں سے مے ہوتے ہیں
 پاؤں عرش ہلانا کوئی دشوار نہ تھا

دیگر

دل جلوں کا جو فیصلا نہ ہوا
غیر آبادہ و فنا نہ ہوا
لاکھ تدبیر کی لکھا نہ سٹا
صدقے اللہ کی کریمی کے
ہمسفر رہ گزارِ فانی میں
مٹنے اُن پر مٹے جو حق کے لئے
دیکھتے جو نہ دیکھ پائے کلیم
کیا بھلا دین کا بھلا کرتے

حشر کیا خاک پھر ہوا نہ ہوا
یہ بھی اچھا ہوا بُرا نہ ہوا
رزق زائد نہ ایک دانا ہوا
مجھ کو اندیشہ جزا نہ ہوا
ایک بھی بندہ خدا نہ ہوا
آج میدانِ کربلا نہ ہوا
وہ لبِ بامِ رومنا نہ ہوا
ہم سے دُنیا کا بھی بھلا نہ ہوا

ہے رسانی طبع کیا بیدل
گر مقرر ترا رسانی ہوا

دیگر

میں سے پرے کر جو مصطفیٰ ہوتے
نورِ پہلے ظہور بعد ہوئے
تم نہ ہوتے جو شافعِ محشر
شافعِ محشر ہے جو وہ بیدل

پھر خدا کی قسم خدا ہوتے
ابتدا تھے نہ انتہا ہوتے
حشر سب کے جدا جدا ہوتے
شرم آتی ہے پارسا ہوتے

دیگر

غمِ ہر دو عالم سے آزاد ہیں ہم
تخیل کی دُنیا میں آباد ہیں ہم

طرح — ”کھٹی فغاں وہ بھی جیسے ضبط فغاں سمجھا تھا میں“

زندگی چند روزہ جاوداں سمجھا تھا میں
 الاماں جو ربتاں راحت رساں سمجھا تھا میں
 اُن کی سرگوشی بھی اقرار نہاں سمجھا تھا میں
 بہر نئی افتادِ عالم بڑھ کے ہاتھوں ہاتھ لی
 میری خودداری سے پابندی نہ اس کی ہوتی
 کشتی عمر رواں گردابِ غم میں چھوڑ دی
 کیا بیاں کرتا خلوصِ آرزو کی دستاں
 چل رہا ہوں جاوہِ اُلفت میں انکے ساتھ تھا
 جستجوئے گل میں کانٹوں سے اُلچھ کر رہ گیا
 اب جہاں سُنتے، جہاں ہیں ان کا ذکر خیر ہے
 میں کلیجے سے لگائے ہوں قفس میں بھی نہیں
 رختِ ہستی دوش پر لے کر عدم کی راہ لی
 سنتِ آدم مرے اخراج سے تازہ ہوئی

اس جہان بے حقیقت کو جہاں سمجھا تھا میں
 کا ہمیشہ دل کی حسابِ دستاں سمجھا تھا میں
 پڑ گئے پتھر سمجھ پر مہوں، کوہاں سمجھا تھا میں
 اس کو بھی انعامِ ربِّ دو جہاں سمجھا تھا میں
 سجد ہائے در کو بھی قیدِ مکاں سمجھا تھا میں
 کوششِ سناصلِ رسی کو رائیگاں سمجھا تھا میں
 بدگماں اُن کو نصیبِ دشمنان سمجھا تھا میں
 حسرتوں کے قافلہ کو کارواں سمجھا تھا میں
 زندگانی کو بہارِ بے خنزاں سمجھا تھا میں
 زخم ہائے دل کو اپنے بے زباں سمجھا تھا میں
 چارہ ہی تنکوں کو روحِ آشیاں سمجھا تھا میں
 ورنہ خود کو زندگی میں ناتواں سمجھا تھا میں
 سر زمین ہند کو حثتِ نشاں سمجھا تھا میں

ہو گیا اُفتاں و خیراں حاضرِ بزمِ سخن
 اس کو بیدلِ خدمتِ اُلگے دُوزباں سمجھا تھا میں

دیگر

کوئے جاتاں ہے قناتی اللہ کی منزل مجھے
 عمر رفتہ دے گئی فردائے محشر کی خبر
 دیدیا اللہ نے روز ازل دینا جو تھا
 سخت جانی سے نشانِ آب تک باقی نہ تھا
 قلم عصیاں سے بہ نکلا امیدِ عفو پر
 یا دیری ان کی محفل سے کبھی جاتی نہیں
 بیخود شی عشق میں قرب خدا حاصل مجھے
 دورِ ماضی میں ملے آثارِ مستقبل مجھے
 حُسن کی دولت تجھے بخشی تڑپتا دل مجھے
 تشنہ لب رویا ہے برسوں خنجرِ قاتل مجھے
 لے گیا مجھدار سے خود کھنچ کر ساحل مجھے
 کر ہی لیتے ہیں کسی کے جرم شامل مجھے

قطعات تاریخ

بر کامیابی امتحان الفارسی ایس (لندن) از عزیز ڈاکٹر صادق حسین ایم بی بی ایس خلیفہ محمد علی صاحب
 بچے صادق حسین ایس ایس شاو باش
 حق تعالیٰ کیوں نہ اس کی سعی کرتا پارور
 تہنیت کا سال تبدیل نے کہا یہ فی التبت
 کامیابی میں معاون تھی دعائے والدین
 واہ ہے اک ماہر فن ڈاکٹر صادق حسین

آنزویل محمد علی کا تقریر وزارت عظمیٰ پاکستان پر ۱۳۷۲ھ

نشین الحاج ناظم دین کے
 ب پاکستان کی کیبنٹ بنی
 لہرانی سے کسی طرح خجبات
 نئے تکمیل ان کی جلد تر
 میں نہ ہو بیدل امیدِ منفعت
 مردِ خوش تدبیر خوش انجام ہیں
 مجتمع بڑھ چڑھ کے سب حکام ہیں
 آج کل ہر شے کے دُگنے دام ہیں
 جو پڑے اب تک اُدھوئے کام ہیں
 قایدِ عظم کے یہ ہم نام ہیں



برکامیابی برخورداری شاہدہ سلیمان بنت پروفیسر محمد تسنیم صدیقی ایم اے بریلی کالج
 بار آور میری مٹی کی ہوئیں سب کوششیں
 ماہر انگلش کی بیٹی اڑھ لاکھ کی منہ
 سرخ رو رکھے سدا اس کو خداوند جہاں
 نطف بے پایاں سے ہوتا ہے
 کامیابی کا لکھو پیدل یہ سال تہنیت
 مرحبا یہ شاہدہ خاتون ایم اے کراچی

۱۹۰۶ء

بر انتقال پرملا لہو عبدالرحمان صدیقی مرحوم ایم ایل ایل بی علیک

روانہ عزم کو ہوئے عبدالرحمان
 مسافر کی یک دم کٹیں سب سناڑیل
 نمونہ تھے اخلاق و انسانیت کے
 پروت کے پتلے محبت میں کاہل
 بہت درد قومی سے دل تھا موثر
 بڑے حوصلہ مند اور مغرور عاقل
 طبیعت بھی جو پائے علم و ہنر کھتی
 سہل تھی ہر گرجاں کو مشکل کے
 چلے آہ یہ مخلص اہل بدلت
 کرے مغفرت ان کی اللہ بیدار
 ندا غیب سے بہر تاریخ آئی
 ارم میں ہوئے عبدالرحمان کاہل

مرحوم عبدالرحمان صدیقی (متوطن سندھ) ایم اے ایل ایل بی کراچی کے ڈاکٹر عبدالرحمان
 بجنوری اور آپ علیگڑھ میں ہم جماعت تھے ناموں میں تفریق کرینگے لیکن ایک سندھی لکھے لگے دھڑکے
 ڈاکٹر بجنوری کے انتقال پر آپ نے پھر صدیقی لکھنا شروع کر دیا۔ آپ اور سر شہباز قریشی صاحب
 ان کے انتقال کے بعد کچھ دنوں کو علیحدگی رہی۔ مرحوم ڈاکٹر انصاری کے ہمراہ طرابلس کے
 قوم کی فلاح دیہیہ و کیلئے ممالک غیر میں سفر کرتے رہے۔ کلکتہ کارپوریشن کے صدر کی حیثیت سے
 پیش پیش رہے اور درکنگ کمیٹی کے سرگرم نمبر تھے آخر میں بنگال کے گورنر کے نائب رہے۔
 نے لائف انشورنس کمپنی شروع کی جو اب تک کامیابی سے چل رہی ہے۔ خیابان سے مغفرت لکھیں
 خوش خلق اور فداکار ملک و ملت تھے ان کی وفات ناقابل تلافی ہے۔ خدا مغفرت کرے اور ان کو

فتح کوہ پیمائی برمونٹ ایورسٹ

ظاہر شد پر رکھ کر رہے گرا آدمی کو شاں
 سے یہ دھن لگ ہی تھی اہل مغرب کو
 بل بوتے ثمر اس سعی پیہم کا
 کیوں اہل وطن کو ناز ہو ایسے سپوتوں پر
 الزبتھ کی فال نیک ہے یہ کامرانی کی
 اہر اس شادمانی کی رخستی یہ نقصان ہے

ہیں مشکل کوئی ایسی کہ جو حل ہو نہیں سکتی
 ہمالہ کی بلندی چڑھ چڑھا کر دیکھ لیں پوری
 بالآخر جا کھڑی کی انتہائے کوہ پر چھنڈی
 ہیں مردان ہم اک نیوز لنڈی ایک نیپالی
 بروز تلج پوشی دفعتاً پہنچی یہ خوشخبری
 الوالعزمان عالم سے صدائے مرحبا نکلی

رہا بتدل یہ کرنل ہنٹ کی ٹولی کے سرسہرا
 ہلاری ٹین سنگ دونوں نے فتح آج چوٹی کی

۱۹ ۶ ۵۳

ہالی کی ایورسٹ چوٹی (گوری شنکر) تک رسائی کیلئے قریباً ایک تہ سال سے اقوام یورپ کے کوہ پیما صاحبان کو شال
 کے اور چند عین بھی اس سعی میں برفباری کی نذر ہوئی جن کی لاشیں بعد کے جائیوالوں کو برف میں دبی ہوئی ملیں
 کچھ سال ریجنڈیمبرٹ سوٹز لینڈ کے باشندے کی زیر نگرانی جو حملہ آور گئے وہ ۲۸۲۱۸ فٹ کی بلندی تک پہنچ کر واپس
 آئے اس میں بھی ٹین سنگ شامل تھا۔ موجودہ پارٹی ۱۳ اداں دن سعی تھی جو کرنل ہنٹ کے زیر اثر گئی تھی اس میں کل
 ۱۰ شخص تھے جن میں ڈاکٹر۔ فوڈ گرافر سائیس دان اور مشہور کوہ پیما شامل تھے۔ اس فتح کا سہارا انہیں اس ٹولی کے
 سربراہ جن کے سر کرنا لے مسٹر ہلاری اور مسٹر پائین سنگ تھے۔

دن ای پی ہلاری جس کو ملکہ موجودہ انگلستان نے کے۔ ای۔ بی۔ ای کا خطاب عطا کیا ہے ۳۴ سال
 کی عمر میں نیوز لینڈ میں شہد کی کھتیاں پالتا ہے اس کے باپ کا کہنا ہے کہ یہ ہمت کوہ پیمائی کی شہد خودی کا نتیجہ ہے
 جو اتنی فتح میں جنگ عظیم دوم میں ملازم تھا۔ فوج سے علیحدگی پر پہاڑ چڑھنے کی مشق کرنے لگا۔ ۲۹ مئی کی صبح پانچ
 بجے لگے چڑھائی سیدی تھی اور سیدھا کاٹنا پڑا قریباً ۵۰۔۱۰ بجے چوٹی پر پہنچ گئے تھے۔ اس میں ٹوپ ہاں اتار دیا اور
 اس وقت ہاں قیام کیا اس میں کی سے زیادہ دیر پھر ناممکن رہا تھا۔ گوٹنٹ ہلاری ہند اور حکومت نیپال کے جھنڈے چوٹی پر
 لٹا کر دئے تھے اور واپس آئے۔

(۲) نار کے ٹین سنگ: ۱۹۱۴ء میں موضع کہن جن جو ایورسٹ چوٹی کے نیچے مشرقی نیپال میں علم سے بے بہرہ ہے اور غٹوڑی انگریزی بول سکتا ہے۔ ایام طفلی میں گھر سے فرار ہو کر یہاں پہنچا اور وہاں رہتا رہتا ہوتا رہا۔ یہ شریا قوم کا ایک فرد ہے عمر ۳۹ سال، فی الحال قیام دارجلنگ میں ہے یہاں اس کی حکومت نیپال نے اس کی کوہ پیمائی کی صلاحیت کے پیش نظر ٹین سنگ (شیر) کا خطاب دیا ہے۔ اس نے اس کی کامیابی پر جارج میڈل عطا کیا ہے۔ اس کے مکان بنانے کیلئے چندہ ہو رہا ہے۔ اس کو ریگا نیپالی گورنمنٹ نے اس کو نیپالی تارا) کا خطاب دیا ہے اور دن ہزار نقد عوام کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ نیپال میں اپنی سابقہ جائے قیام میں رہنا چاہتا ہے۔

جنرل نجیب کا معصوم شاہ فواد دویم کو معزول کر کے

مملکت مصر کی ری پبلک کا صدر مقرر ہونا

نجیب ہو گئے مصر کے صدر آج خدا دے حکومت کو وسعت بنا
رہا کرو فروہ نہ وہ تاج و تخت شہنشاہیت کا مٹا سب سے
ہے بیدل غضب گردش روزگار ہوا ختم نے آج مصر فواد

بدقولہ و ختزنیک اخترمیاں متین سلمہ

واہ پیدا ہوئی ہے بنت متین عید میں عید رسول آئی
ہو میسر سعادت دارین دولت علم حق سے بھر پائی
اس کے ماں باپ کو خدا رکھے ان کے دم سے تہا آئی

لکھ ولادت کا سال یہ بیدل

خوب ہے یہ ظفر کی ماں جانی

ایظرف المتین مولود کے بھائی کا نام ہے۔